

ان خاتم النبیین لابی بعدی

الہدوی
الابی بعدی
ماہنامہ

سرحد شہر مولانی

حکومت پاکستان
ممبر وزارت صحت
نیشنل انسٹیٹیوٹ برائے تعلیماتِ اسلامیہ

ہمسایہ نیکوئی میں رہنا دنیا کا قدرتی
قانون ہے نہ ملے گا کبھی چرپر میرا

نبی کے نام سے شہادت ہی شہادت ہے
فضائلِ جہل میں رہنا سبابت ہی سبابت ہے
لگا کے جان کی بازی بتایا تو نے اے عالم
جوان کی راہ میں پگھلے سلامت ہی سلامت ہے
رسول اللہ کے عشاق سے سکواف کی حرکت
یہ بولہبی سزاؤں کی شدت ہی شدت ہے
اے آصفِ کلمہ حق کی صدا اپنی دیونی ہے
سزا اس جرم کی جو ہو سعادت ہی سعادت ہے

دورِ حاضر کے
غازی علی مدین شہید

قیدی شہید پاکستان • عامر چیمہ شہید جونی
رفیق شہید پاکستان

ماہنامہ لانی بعدی لاہور

اپریل، مئی 2006ء

سرپرست علامہ پیر سید محمد محفوظ شاہ مشہدی

محمد افضل رشید نقشبندی
0321-4192539

چیف ایڈیٹر
سید محمد اجمل گیلانی

قانونی مشیر
ملک محمد حنیف

ایڈیٹرز
شیخ مشتاق احمد نورانی
علامہ محمد منور نورانی
سقاری محمد افضل باجوہ

محمد ضیاء الحق نقشبندی

سب ایڈیٹر: محمد صلاح الدین سعیدی، اسد اللہ حیدر نورانی، مولانا اختر حسین قادری

مختصر سوانح

پیر زادہ آفتاب احمد نورانی
راہنما محمد اشرف آصف جلالی
مفتی محمد اشرف قادری
مفتی محمد اشرف قادری

زیر سیاحت

حضرت پیر سید اکبر علی شاہ گیلانی

تذکرہ قیادت

علامہ پیر سید محمد عرفان مشہدی
علامہ حاجہ خاتون حسین رضوی

ذکرِ عقول

پیر سید فیض علی الدین شاہ قادری
سید اکبر سید یحییٰ اشرف رضوی

مختصر سوانح

حافظ تقاری پیر کامران علی خوری
حضرت مولانا محمد ابراہیم قادری
پیر سید اجمل گیلانی، قاری محمد یوسف یحوی
پیر خادم حسین شریقری، مولانا محمد انور فریدی
محمد حامد رضا نورانی، مولانا محمد متقی جعفری
تکیم نام حسن نورانی، مولانا محمد حنیف جانی
مولانا نصیر احمد ایوب قادری، مولانا نورانی
مولانا محمد اشرف شاہ، حاجہ محمد اکرام بیگم
حاجی ملک محمد نواز محمد عارف خان قادری
خوبہ ظہیر احمد، حاجی محمد الیم علی

پیر سید محمد اشرف قادری 2006ء

پیر سید محمد اشرف قادری

پیر سید محمد اشرف قادری

سب آفس: جامعہ اکبریہ فیض العلوم اکبر آباد، کوئی میاں تحصیل سرحد کے ضلع شیخوپورہ

پیر محمد خان لغاری سے محمد حسیب چاچا پرنٹنگ پریس ڈھاکہ، مولانا محمد حیدر نورانی سے محمد انور جلالی

دفتر ماہنامہ "لانی بعدی" مدینہ مسجد 108 راوی روڈ لاہور
0321-4192539-0300-4601473

سرکاری
و کتابت

حسن ترتیب

صفحہ نمبر	موضوع	صفحہ نمبر
3	مفتی محمد عمران	1
4	مفتی محمد عمران	2
6	مفتی محمد عمران	3
8	مفتی محمد عمران	4
13	امام حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ	5
23	امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ	6
35	امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ	7
51	امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ	8
55	امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ	9
61	امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ	10
67	امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ	11
75	امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ	12
83	امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ	13
87	امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ	14
91	امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ	15
95	امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ	16
99	امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ	17
107	امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ	18
113	امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ	19
117	امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ	20
125	امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ	21
129	امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ	22
133	امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ	23
151	امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ	24
169	امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ	25
175	امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ	26
179	امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ	27
183	امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ	28
193	امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ	29
204	امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ	30
233	امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ	31
280	امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ	32
322	امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ	33
326	امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ	34

شیخ الاسلام والمسلمین قائد ملت اسلامیہ

حضرت امام الشاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ

اور تحریک تحفظ ناموس رسالت کے شہداء

محمد رفیق شہید - حافظ قیصر شہید - عبد الرحمن عامر چیمہ شہید

اور تمام اسیروں کے نام

WWW.NAFSEISLAM.COM

گر قبول افتد زہے عز و شرف

میچنگ ایڈیٹر

محمد افضل رشید نقشبندی

درس قرآن

مفتی محمد عمران: دارالافتاء جامعہ نعیمیہ لاہور

لَا تُشَارِكُ فِي تَعَالَى: اِنَّ الَّذِيْنَ يُوْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي

الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاَعْدَلَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا

بے شک وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایذا پہنچاتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت میں اللہ کی لعنت ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے ذلت آمیز عذاب تیار کر رکھا ہے۔ (سورہ الاحزاب آیت ۵۷)

آیت مبارکہ میں شاتمان رسول کی سزا و عذاب کا بیان ہوا اور جو لوگ اپنے اعمال و افعال مذیہ کے ذریعے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اقدس میں توہین کا ارتکاب کرتے ہیں اور بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ادب و احترام اور تعظیم کو ترک کر کے اللہ اور اس رسول کے لئے اذیت کا باعث بنتے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت و منزلت کو توہین و تنقیص کے ذریعے کم کرنے کی سعی رائیہ کرتے ہیں وہ جان لیں اللہ تعالیٰ ایسے بد بختوں کو اپنی رحمت و فضل سے ہمیشہ کے لئے محروم کر دیتا ہے۔ اور دنیا و آخرت میں یہ ملعون و مقہور ہوں گے۔

محولہ بالا آیت میں شاتمان رسول کے لئے لعنت کا لفظ آیا ہے۔ امام کمال الدین ابن ہمام رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں لعنت کا معنی ہے اللہ تعالیٰ کا کسی کو اپنی رحمت سے محکوم کر دینا اور وہ کر دینا۔ اس معنی کی روشنی میں واضح ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے گستاخان رسول کو اپنی رحمت و نوازش سے محروم کر دیا۔ فقط دنیا ہی میں اپنی رحمت سے دور کرنے کی بات نہیں کی اس لئے کہ اگر بات اس طرح ہوتی تو دنیا میں ملعون لوگ یہ گمان کرتے کہ وہ آخرت میں قرب الہی کی لذت سے ضرور بہرہ ور ہوں گے فرمایا یہ لوگ اس کاٹل ہی نہیں کہ کسی لمحہ لفظ بھی میرا قرب حاصل کریں یہ آخرت میں بھی ناکام و نامراد ہوں گے کیونکہ آیت میں دنیا و آخرت کی لعنت کا ذکر ہے۔ یہ ہمیشہ ہمیشہ و دایم ملکہ ہیں گے۔

مذکورہ بالا آیت میں واحد لہم (ان کے لئے عذاب تیار کر رکھا ہے) کا لفظ واحد ہوا یہ کلمہ تاکید ہے اس لئے جب کوئی آقا اپنے غلام کو حالتِ غفلت میں ملے کسی تیاری کے سزا دیتا ہے تو امکان ہے کہ یہ عذاب اس عذاب سے کم ہوگا۔ پہلے سے تیار کیا گیا ہو۔۔۔ پس ناراضگی ختم ہوئی تو عذاب دسرا بھی ختم ہو گیا۔ اور جو عذاب پہلی تیاری و آمادگی سے دیا جائے وہ ختم نہیں ہوگا۔ اور اس کے اثرات ہمیشہ ہیں گئے۔ اللہ تعالیٰ نے گستاخوں کے لئے عذاب پہلے ہی تیار کر رکھا ہے تاکہ کسی کو خوف و شہت ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے باتِ صرف عذاب تک محدود نہیں رکھی بلکہ مزید تاکید فرمائی کہ وہ عذاب عذاب مہین ہے اور عذاب مہین بڑی کی تکلیف دہ ہے اس لئے رساں اور دوا آئینہ سزا کو کہتے ہیں جو بحرِ م کو ہر جگہ ذلیل و خوار کر کے رکھ دے اور اس کو اتنی تکلیف پہنچائے کہ دوسرے بھی عبرت حاصل کریں تاکہ آئندہ کوئی شخص ایسی جسارت قبیحہ کا مرتکب نہ ہو۔

غازی عامر چیمہ شہید تیری عظمت سلام

سلطان مقصود آٹوز

یہاں پر تمام گاڑیوں کے بریک، شاہر، ایک، ڈسک، الٹی، پیٹ

پریشر پلیٹ، الٹی لیدر کا سامان بازار سے با رعایت دستیاب ہے

اور مرمت کا سامان بھی دستیاب ہے

ملک چرائی دین آٹومارکیٹ

7702600 PP-7722524

بادامی باغ لاہور

درس حدیث

مفتی محمد عمران: دارالافتاء جامعہ نعیمیہ لاہور

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ ایک نابینا صحابی کی لوٹڈی تھی جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سب و شتم کرتی اور بدگوئی کیا کرتی تھی وہ صحابی منع کرتا مگر باز نہ آتی ڈنٹ ڈپٹ کرتا تب بھی نہ رکتی تھی۔ ایک رات اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بدگوئی کی اور سب و شتم کرتی رہی پس صحابی نے خنجر لیکر اس کے پیٹ پر رکھا اور دباؤ ڈال کر اسے قتل کر دیا۔ چنانچہ اس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان سے ایک بچہ بھی برآمد ہوا جس سے وہ خون میں لٹ پٹ ہو گئی۔ صبح کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس بات کا ذکر ہوا تو آپ نے لوگوں کو جمع کر کے فرمایا میں نے ایسا کرنے والے کو اللہ کی قسم دیتا ہوں اور میرے حق کی جو میرا اس پر ہے کہ وہ کھڑا ہو جائے۔ پس نابینا صحابی کھڑے ہوئے لوگوں کو پھاندتے اور لرزاتے ہوئے بڑھے یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آگے جا بیٹھے عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ میں اس کا مالک تھا وہ آپ کو سب و شتم اور ہجو کرتی تھی میں منع کرتا تو باز نہیں آتی تھی ڈنٹ ڈپٹ کرتا تب بھی نہ رکتی۔ میرے اس سے دو بیٹے ہیں جو موتی جیسے اور وہ میری غمخوار تھی گزشتہ رات جب وہ آپ کو شب و شتم کرنے لگی اور ہجو گوئی کی تو میں نے خنجر لے کر اس کے پیٹ پر رکھ دیا اور اس پر دباؤ ڈال کر قتل کر دیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لوگو! گواہ رہنا کہ اس کا خون رائیگاں گیا۔ یعنی گستاخ رسول کا قتل معاف ہے۔

مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا کہ گستاخ رسول واجب القتل ہے اور نابینا صحابی کی غصہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت و الفت کا بین ثبوت ہے کیونکہ نابینا آدمی معمولات زندگی میں دوسرے کی مدد کا محتاج ہوتا ہے اور صحابی رسول نے اپنی محتاجی کو

ملفوظ خاطر نہ رکھتے ہوئے گستاخ لوٹڈی کو قتل کر دیا۔ اور آنے والی نسلوں کو پیغام دیا کہ تمہارا کتنا ہی کوئی زیادہ عزیز کیوں نہ ہو حضور کی عزت و ناموس کے سامنے اس کی کوئی حیثیت نہیں۔ اگر وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اقدس میں توہین کرتا ہے تو اس کے ناپاک جسم کو ہمیشہ کے لئے نیست و نابود کر دو۔ اور خود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے گستاخوں کو قتل کرنے کا حکم دیا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فتح مکہ کے دن مکہ میں داخل ہوئے اور آپ کے سر مبارک پر خود تھا۔ جب آپ نے اسے اتارا تو ایک آدمی عرض گزار ہوا ابن نطل کعب کے پردوں سے لپٹا ہوا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسے قتل کر دو۔

نوٹ: ابن نطل کا قتل بھی توہین رسالت کی وجہ ہوا۔

کعب بن اشرف گستاخ کے قتل کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کو بھیجا اور اس کے قتل کا سبب گستاخی قرار دیا۔ (بخاری ص ۵۷۶: قدیمی کتب خانہ) ابورافع گستاخ رسول تھا اسے قتل کر دیا گیا۔

تمام اہل علم کا اس بات پر اجماع ہے کہ گستاخ رسول واجب القتل ہے اور اس کی توبہ قبول نہیں جیسا کہ قاضی عیاض نے نقل کیا ہے۔ قال ابو بکر بن المنذر اجمع عوام اهل العلم على ان من سب النبي صلى الله عليه وآله وسلم يقتل (الشفاء ص ۱۳۳ ج ۲ طبع روضۃ القرآن پشاور)

شفاء کے اگلے صفحہ پر ہے۔ يقول من سب رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم اور شتمہ او عابہ اور تنقصہ قتل مسلما کان اور کافرا ولا يستتاب

مسودہ دین تیار رسالہ لین

گروپ آف الکریم گرافکس دربار مارکیٹ لاہور رابطہ 0321-4300824

اداریہ

شہدائے ناموس رسالت اور حکومتی بے حسی

قارئین محترم! ”ماہنامہ لائبنی بعدی“ کا تحفظ ناموس رسالت نمبر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ قدرے تاخیر کا سبب مضامین کی تیاری اور دیگر تحریر کی مصروفیات ہیں۔ ۱۴ فروری کے شہداء ناموس رسالت محمد رفیق شہید اور حافظ محمد قیصر شہید کی شہادت اس خاص نمبر کا خصوصی محرک تھا۔ یہ خاصی شمارہ دلوں کے کھیتوں کی آبیاری کرنے کا طریقہ ہے تاکہ باقی امت کے دلوں میں عشق رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیج پروان چڑھتا رہے۔ اور جب کبھی عالم کفر عاشقان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا امتحان لینا چاہے تو سروں کی یہ فصل تیار ہو۔

اندھیروں کے سوداگر اگر کفر کی سیاہی بڑھانا چاہیں تو سروں کے یہ چراغ ہر دور میں روشن رہیں۔

یہ اس خاص نمبر کا سبب تالیف ہے۔ الحمد للہ غازی عامر چیمہ شہید نے جرمنی میں جام شہادت نوش کر کے ہماری اس فکر کی تائید کی کہ یہ فصل قیامت تک لہلہاتی رہے گی۔

عالم کفر سے تو ہمیں کبھی بھی خیر کی توقع نہیں رہی لیکن ہمارے کفر نواز حکمرانوں کا منفی رویہ انتہائی قابل مذمت ہے۔ جرمنی حکومت کی زبان کے الفاظ کی تائید ہمارے حکمران کر رہے ہیں۔ کہ غازی عامر چیمہ نے خود کشی کی ہے۔ ہماری وزارت خارجہ کے دلال یورپ کی دلالی میں حد سے بڑھ جاتے ہیں۔ ہوتا تو یہ چاہیے تھا کہ عالمی قوانین کے مطابق وزارت خارجہ اپنا کردار ادا کرتی۔ دیار غیر میں شہید کو قانونی مدد فراہم کرتی۔ لیکن افغانستان عراق میں لاکھوں جانوں کا سودا کرنے والوں کا ایک شخص کے پاس سے حرکت میں نہ آتا ان کی جینٹل کے لئے کوئی بڑی بات نہیں۔

سوال یہ ہے کہ ڈیڑھ ماہ سے زائد عرصہ حراست میں رکھنے کے باوجود گوانتا نامو بے کے عقوبت خانوں کی طرز پر شہید کے خلاف کوئی مقدمہ کیوں درج نہ ہوا۔ اور اس معاملے میں ہی ہمارا سفارت خانہ خاموش تماشائی کیوں بنا رہا۔ اس کا جواب دیا جائے اگر بالفرض یہ معاملہ خود کشی کا ہے تو آخر اس عقوبت خانے میں وہ کیا حالات پیدا ہوئے کہ یہ انتہائی اقدام غازی عامر چیمہ شہید کو اٹھانا پڑا اس کی جواب دہ بھی ہماری اور جرمنی کے دونوں حکومتیں بنتی ہیں۔ اگر جرمن حکومت کے اس بیان پر نظر ڈالی جائے۔ کہ غازی عامر چیمہ شہید نے عقوبت خانے کی کھڑکی کی گرل سے اپنی شرٹ کی رسی بنا کر خود کو پھانسی دے دی تو درج ذیل سوال پیدا ہوتے ہیں۔

- ۱۔ شرٹ کی رسی بن ہی نہیں سکتی زیادہ سے زیادہ پٹی کی شکل ہو سکتی ہے۔
- ۲۔ جب کوئی بندہ خود کو پھندا لگاتا ہے تو پاؤں زمین سے اٹھنے کی صورت میں ایسا ممکن ہے جب کہ ایسا ہوا نہیں اور ممکن ہی نہیں۔
- ۳۔ کیا ساری رات کوئی سیکورٹی اہل کار موجود نہیں ہوتا کہ صبح کو اس بات کا پتہ چلا۔
- ۴۔ پوسٹ مارٹم کروانے میں مجرمانہ تاخیر آخر کیوں کی گئی؟
- ۵۔ پوسٹ مارٹم رپورٹ مزید تاخیر سے کیوں آئی۔
- ۶۔ میت کو جرمنی ہی میں دفن کئے جانے پر اصرار کیوں۔

یہ وہ سوال ہیں جن کے جواب دونوں حکومتوں کے کسی نمائندے کے پاس نہیں۔ اس کے علاوہ شہید کو جس جیل میں قید رکھا گیا اس کی شہادت ہی اس سے پہلے تشدد سے قیدیوں کی ہلاکت کے حوالے سے ہے۔ عامر چیمہ شہید کو موآہٹ نامی جیل میں رکھا گیا۔ جو ۱۳۰ برس قبل تعمیر کی گئی۔ عامر چیمہ کی شہادت سے تین ہفتے پہلے جرمن اسمبلی نے ۵ جیلوں کے بارے میں رپورٹ جاری کی۔ اس جیل میں ۲۰۰۱ء سے لیکر ۲۰۰۵ء تک ۱۱۲۰ اموات ہوئی جن میں سے ۸ کو خود کشی قرار دیا گیا۔ اس بارے میں حکومت پاکستان آخر جرمنی کی زبان کیوں استعمال کر رہی ہے۔ مقامی صحافیات کو کچھ

ہوے خانہ پوری کے لئے ایک وفد برلن گیا ہے جو تحقیق بھی جرمن رپورٹوں سے ہی کرے گا۔ ظاہر ہے نتیجہ کیا ہوگا سب کو معلوم ہے۔

مزید برآں جنازے کے حوالے سے حکومت کا پراسرار کردار انتہائی شرمناک ہے۔ یہ حکومتیں آنی جانی چیزیں ہیں۔ حکمران یاد رکھیں انہیں ایک دن مرنا بھی ہے۔ اور وہ رپورٹ جو فرشتے پیش کریں گے وہ بدل نہیں سکتی۔ اس لئے ہمارے وزارت خارجہ کے کل پرزے جرمن کی نہیں عوام پاکستان کی ترجمان کریں۔

عوامی ترجمانی یہ کہ عامہ چیمہ ہمارا ہیرو ہے۔ جس نے پاکستانی قوم کا سر فخر سے بلند کر دیا ہے۔ جرمنی کی عدالت میں بے خوف اپنی کاوش کو تسلیم کرنے والا کبھی خودکشی نہیں کر سکتا۔

حکومت پاکستان جرمنی میں پاکستانی سفیر کو فوراً برطرف کرے، اور جرمنی سے سارے تعلقات منقطع کرے۔ یہی عوام پاکستان کے جذباتوں کی ترجمانی ہوگی۔ ورنہ یہ یاد رکھیں۔ ہر چیز کو فنا ہوتا ہے باقی صرف میرے رب کی ذات ہے۔

نسیم جانب بطحا گزر کن
ز احوالم محمد را خبر کن

۱۲ ربیع الاول بروز منگل بوقت نماز مغرب نشتر پارک کراچی میں ملک پاکستان کی تاریخ کا بدترین دہشت گردی کا واقعہ رونما ہوا عین حالت نماز میں ریموٹ بم دھماکہ کر کے، اہل سنت کی صف اول کی قیادت کو نشانہ بنایا گیا۔ جس میں سنی تحریک کے مولانا محمد عباس قادری، افتخار بھٹی، جے یو پی کے حافظ محمد تقی تحریک عوام اہل سنت کے حاجی حنیف بلو، انجمن طلباء اسلام کے پیر محمد پیرل جو کہ مرکزی سیکرٹری جنرل تھے۔ جامعہ امجدیہ کے شیخ الحدیث مفتی محمد مختار صاحب سمیت ۶۰ کے قریب مقتدر زعمائے اہل سنت شہید ہو گئے۔

اس سانحہ کے فوراً بعد ہی حکومتی طوطوں نے رٹ لگانا شروع کر دی کہ یہ خودکش

حملہ تھا۔ بالفرض یہ مان بھی لیا جائے تو کیا خود کش حملہ کہنے سے حکومت اپنی دہریہ داریوں سے عہدہ برآہ ہو جائے گی۔

کراچی کی دگرگوں حالت کس سے پوشیدہ ہے۔ عرصہ راز سے ایجنسیوں کی پالی، دہشت گرد تنظیم نے وہاں ظلم کا بازار گرم کر رکھا ہے۔

حکیم سعید کا قتل ہو یا محمد صلاح الدین کا قتل آخر ہر ایک کی نگاہیں تنظیم کی جانب اٹھتی ہے۔

وہ حکومت جو کرکٹ میچوں پر فول پروف سیکورٹی دیتی ہے۔ عاشورہ کے جلین کی طرح کے جلوس کو تحفظ فراہم کرتی ہے۔ اور گورننس کی دائمی آخر اس دن کہاں تھی۔

ہمیں معلوم ہے جہاں حکیم سعید کے قتل کا مقررہ کردہ مجرم حکومتی چھتر تلے آتے ہی گورنر بنا دیا جائے وہاں کسی سے انصاف کی توقع نہیں۔ ہمیشہ کی طرح ایک کمیٹی بنائی گئی ہے۔ جو مہینہ گزرنے کے بعد بھی جہاں سے چلی تھی وہیں پر ہے۔

چند دن بعد کسی حکومتی عہدیدار کا بیان آتا ہے۔ کہ حکومت مجرموں کے قریب پہنچ چکی ہے۔ حکومت اس بات میں حق بجانب ہے کیونکہ حکومت مجرموں سے دور تو ہوتی نہیں کیونکہ سارے مجرم حکومت کے قریب ہی ایوان اقتدار میں ہیں۔

اس ملک میں لیاقت علی خاں سے لیکر آج تک کوئی دہشت گرد قاتل گرفتار نہیں ہوئے۔ ہاں اگر حملہ کسی حکومتی فرد پر ہو تو گرفتار بھی ہو جاتے ہیں اور جلد ہی سزا بھی پا لیتے ہیں اور اگر جنرل پرویز مشرف پر حملہ کرنے والے پکڑے جاسکتے ہیں تو اس سانحہ کے مجرم ابھی تک کیوں روپوش ہیں۔

سنی تحریک حکومتی مادھوؤں کو ایک آنکھ نہیں بھاتی تھی۔ گزشتہ کچھ عرصے میں ایک تنظیم کی جانب سے سنی تحریک کے ۳ سیکڑا نچارج شہید ہوئے اور تو اور جب اس سانی تنظیم پر بی بی دور میں کریک ڈاؤن ہوا تو اس دوران ڈیویوں پر جو پولیس افسران تھے۔ حکومت میں آتے ہی انہیں چن چن کر مارا گیا۔

صدر محکمات نے سنی تحریک سے لسانی تنظیم کے خلاف ثبوت وصول کئے۔ کیا پنجاب صدر پہلے جرائم کی فہرست نامہ کافی تھی کہ آپ نے مزید فہرست طلب کی۔ اس کے علاوہ اہل سنت کے ان نام نہاد لیڈروں کا کردار بھی شرمناک ہے جو حکومت سے اختلاف کے طالب ہونے کی بجائے اپنے مقدمے اللہ کی بارگاہ میں درج کروا کر بری الذمہ ہونا چاہتے ہیں اور اس مرحلے میں حکومت کے معاون کا کردار ادا کر رہے ہیں۔ وہیادور بھییں مسلمانوں کے کلمات کا قول ہے۔

”سب سے بڑا جرم اپنی قوم سے خیانت کرنا ہے۔“

ہم حکومت وقت سے یہ پوچھتے ہیں کہ کیا وجہ ہے اس سانحہ کے بعد حکومتی لیگ کے بڑے بڑے چلے ہو رہے ہیں۔

لیکن ”سنی کانفرنس“ کی اجازت منسوخ کر کے حکومت پنجاب ایک فرقے سے اپنی وابستگی کا کھلا ثبوت دیتی ہے۔ جو نام نہاد زعمائے اہل سنت اس پسپائی کو اعلانیہ قبول کرتے ہیں۔ انہیں قیادت کا کوئی حق نہیں رہتا۔ حکومت وقت نوٹ کرے۔ اگر ناموس رسالت کے اسیران جو بقول حکومت دہشت گرد ہیں رہا نہیں کیا جاتا اور لسانی تنظیم کے جو حقیقی مجرم ہیں گرفتار نہیں کیے جاتے تو ہم کسی امن عامہ کی ضمانت نہیں دے سکتے۔

اور نہ پھر تخت گرانے جائیں گے اور تاج اچھالے جائیں گے۔

محمد علی رضوی

گستاخ رسول کی سزا قتل

مرتب: حافظ شاہد اقبال جامعہ نعمانیہ لاہور

انگریزی اقتدار کے زیر سایہ کئی بد باطن لوگ گستاخی رسول کا ارتکاب کرتے تھے اور مسلمانوں کے جذبات کو مشتعل کرتے رہے ہیں۔ بعض اپنی بد باطنی کا اظہار کھلے بندوں نہ کرتے تھے مگر کسی نہ کسی طریقے سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات والا صفات پر حرف گیری کرتے تھے۔ ایسا ہی ایک واقعہ ۱۳۳۵ھ کو جوپور (بھارت) میں ہوا۔ سکولوں کے طلباء کو انگریزی کا ایک پرچہ حل کر نیکا حکم دیا گیا۔ جس میں ایسی عبارت ترتیب دی گئی تھی جس کا انگریزی سے عربی ترجمہ کرنا مقصود تھا اور اس انگریزی عبارت میں توہین رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اقرار تھا۔ مسلمان جوپور (بھارت) نے تختین کی اس بری حرکت کا سخت نوٹس لیا اور وہاں کے مولانا عبد الاول جوپوری مرحوم نے ۶ رمضان ۱۳۳۵ھ کو اعلیٰ حضرت عظیم المرتبت فقیہ اعظم فاضل بریلوی امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک استفسار بھیجا اور گستاخان رسول کی اس چال پر فتویٰ طلب کیا جس میں اہانت رسول موجود تھی۔

مولانا عبد الاول جوپوری نے بتایا کہ ایک مسلمان ممتحن کی نگرانی میں دو مسلمان استادوں نے انگریزی سے عربی میں ترجمہ کرنے کے لئے ایک پرچہ مرتب کیا جس میں سب سے بڑے سوال کے نصف نمبر رکھے گئے تھے، اس سوال میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مقدسہ میں گستاخی اور توہین کے الفاظ نقل کئے گئے، مولانا عبد الاول جوپوری مرحوم نے اس امتحانی پرچے کی عبارت کے درج ذیل الفاظ بھی نقل کئے۔ (نقل کفر کفر نباشد)

”ابن عبد اللہ نے اس قبیلہ میں تربیت پائی تھی جو عرب کی

اصلی زبان بولنے کے لحاظ سے شریف ترین تھا اور اس کی

فصاحت کی سنجیدگی با موقع سکوت پر عمل کرنے سے تصحیح اور ترقی ہوتی رہی باوجود اس فصاحت کے محمد ایک ناخواندہ وحشی تھا۔ بچپن میں اسے نوشت و خواند کی تعلیم نہیں دی دی گئی تھی۔ عام جہالت نے اسے شرم و ملامت سے مبرا کر دیا تھا مگر اس کی زندگی ایک ہستی کے تنگ دائرہ میں محدود تھی او وہ اس آئینہ سے (جس کے ذریعہ سے ہمارے دلوں پر عقل مندوں اور ناموروں بہادروں کے خیالات کا عکس پڑتا تھا) محروم رہا۔ تاہم اس کی نظروں کے سامنے ان کتابوں کے اوراق کھلے ہوئے تھے جس میں قدرت اور انسان کا مشاہدہ کرتا کچھ تمدنی اور فلسفی توہمات جو اسے عرب کے مسافر پر محمول کئے جاتے ہیں پیدا ہو گئے تھے۔“

امتحانی پرچے کی یہ عبارت لکھنے کے بعد مسلمانان جوہنپور اور مولانا عبدالاول جوہنپوری نے دریافت کیا کہ آیا پرچہ مرتب کرنے والے، اس پر نظر ثانی کرنے والے، اس کا دیدہ دانستہ ترجمہ کرنے یا اسے نقل کرنے والے اور ان ناشائستہ الفاظ کا تکرار کرنے والے نام کے مسلمان اسلام میں کس سزا کے مستحق ہیں؟ اور ان کا اسلامی معاشرہ میں کیا مقام ہے۔

جوہنپور کے مقامی علماء کرام نے اس مسئلہ پر اپنی رائے کا اظہار کیا اور شاتم رسول کی اس گستاخانہ حرکت پر قتل کا فتوا دیا مگر مسلمانان جوہنپور مطمئن نہ ہوئے چنانچہ یہ استفسار اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی خدمت میں پیش کیا گیا تاکہ آپ گستاخان رسول کی شرعی سزا کو دلائل کی روشنی میں واضح کریں کہ شرع شریف کا ان کے بارے میں کیا حکم ہے؟ جس کا آپ نے ان الفاظ میں جواب عنایت فرمایا۔

اعلیٰ حضرت امام الشاہ احمد رضا خاں کا فتوا

(فتاویٰ رضویہ جلد ۶ ص ۳۷ مکتبہ مطبوعہ رضویہ آرام باغ کراچی)

رَبِّ اعُوْذُبِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيْطَانِ ، وَاَعُوْذُبِكَ رَبِّ اَنْ
يُحْضِرُوْنَ ۝ وَلِلَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لُحْمٌ عَذَابٌ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ
يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا
۝ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلٰى الظّٰلِمِيْنَ ۝

ان نام کے مسلمان کہلانے والوں میں جس شخص نے وہ ملعون پرچہ مرتب کیا وہ کافر مرتد ہے، جس جس نے اس پر نظر ثانی کر کے برقرار رکھا وہ کافر مرتد ہے، جس جس کی نگرانی میں تیار ہوا وہ کافر مرتد، طلبہ میں جو کلمہ گو تھے اور انہوں نے اس ملعون عبارت کا ترجمہ کیا، اپنے نبی کی توہین پر راضی ہوئے یا اسے ہلکا جانا، یا اسے اپنے نمبر گھٹنے، یا پاس نہ ہونے سے آسان سمجھا، وہ سب بھی کافر مرتد، بالغ ہوں، خواہ نابالغ۔

ان چاروں فریق میں سے ہر شخص سے مسلمانوں کو سلام کا مہرام میل، جوں حرام، نشست پر خاست حرام، بیمار پڑے تو اس کی عیادت کو جانا حرام، مرجائے تو اس کے جنازے میں شرکت حرام، اسے غسل دینا حرام، کفن دینا حرام، اس پر نماز پڑھنا حرام، اس کا جنازہ اٹھانا حرام، اسے مسلمانوں کے گورستان میں دفن کرنا حرام، اسے ثواب پہنچانا حرام، بلکہ خود کفر و قاطع اسلام، جب ان میں کوئی مرجائے اس کے اعزہ و اقرباء، مسلمین اگر حکم شرع مانیں تو اس کی لاش دفع عفو شکے لئے مردار کتے کی طرح بھنگی چھاروں سے ٹھیلے میں اٹھوا کر کسی تنگ گڑھے میں ڈلوا کر، اوپر سے آگ پتھر جو چاہیں پھینک پھینک کر پاٹ بھر دیں کہ اس کی بدبو سے ایذا نہ ہو، یہ احکام ان سب کے لئے ہیں اور جو ان میں نکاح کئے ہوئے ہیں ان سب کی جو روکیں (بیویاں) ان کے نکاحوں سے نکل گئیں۔ اب اگر قربت ہوگی حرام، حرام، حرام اور زمانے خاص

ہوگی۔ جو اس سے جو اولاد ہوگی ولد الزنا ہوگی، عورتوں کو شرعاً اختیار ہے کہ عدت گزر جانے پر جس سے چاہیں نکاح کر لیں ان میں جسے ہدایت ہو اور توبہ کر لے اور اپنے کفر کا اقرار کرتا ہوا پھر مسلمان ہو، اس وقت یہ احکام جو اس کی موت سے متعلق تھے، ختم ہو گئے اور وہ ممانعت جو اس سے میل جول کی تھی جب بھی باقی رہے گی، یہاں تک کہ اس کے حال سے صدق ندامت و خلوص، توبہ و صحت اسلام، ظاہر و روشن ہوں، مگر عورتیں اس سے بھی نکاح میں، ایس نہیں آسکتیں، انہیں اب بھی اختیار ہوگا کہ چاہیں تو دوسرے سے نکاح کر لیں، یا کسی سے نہ کریں، ان پر کوئی جبر نہیں پہنچتا۔ ہاں ان کی مرضی ہو تو بعد اسلام ان سے بھی نکاح کر سکیں گی۔

شفاء شریف ص ۳۲۱

أَجْمَعَ الْعُلَمَاءُ أَنَّ شَأْنَهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُنْعَصُ لَهُ كَافِرٌ وَالْوَعْدُ جَارٍ عَلَيْهِ بِعَذَابِ اللَّهِ تَعَالَى وَمَنْ شَكَّ فِي كُفْرِهِ وَعَذَابِهِ فَقَدْ كَفَرَ

”یعنی اجماع ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والا کافر ہے اور اس پر عذاب الہی کی وعید جاری ہے اور جو اس کے کافر و مستحق عذاب ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہوگا۔“

نسیم الریاض جلد چہارم ص ۳۸۱ میں امام ابن حجر مکی سے ہے۔

”مَا صَرَّحَ بِهِ مِنْ كُفْرِ الشَّابِّ وَالشَّاكِّ فِي كُفْرِهِ هُوَ مَا عَلَيْهِ اِتِّمَتْنَا وَغَيْرُهُمْ

”یعنی جو یہ ارشاد فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کرنے والا کافر اور جو اس کے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر، یہی مذہب ہمارا آئمہ و غیر ہم کا ہے۔“

روح الامین کی جلد ۳ ص ۳۲۱ پر ہے

لَوْ اُرْسِدَ وَالْعَادُ بِاللَّهِ تَعَالَى تُحَرِّمُ امْرَاَتَهُ وَيُجَدُّ ذَا النِّكَاحِ بَعْدَ

اسلامیہ وَالْمَوْلُودُ بَيْنَهُمَا قَبْلَ تَجْدِيدِ النِّكَاحِ بِالْوُطَى بَعْدَ النِّكَاحِ بِكَلِمَةِ
الْكُفْرِ وَلِذَلِكَ نَأْتِيَنَّ أَنْ بِكَلِمَةِ الشَّهَادَةِ عَلَى الْعَادَةِ لَا يَجْدِيهِ مَا لَمْ
يَرْجِعْ عَمَّا قَالَهُ لِأَنَّ بَيَاتِيَا نُهُمَا عَلَى الْعَادَةِ لَا يَرْتَفِعُ الْكُفْرُ إِذَا مَاتَ
الرَّسُولُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ وَاحِدًا مِنْ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ
الْصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ فَلَا تَوْبَتَهُ لَهُ وَإِذَا شَتَمَهُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ مُكَرَّرًا
يُعْفَى وَاجْتَمَعَ الْعُلَمَاءُ أَنْ شَتَمَهُ كَافِرٌ وَمَنْ شَكَّ فِي عِلَالِيهِ وَكَفَرَهُ
كَفَرُ امْلَقَطَا كَاكْثَرِ الْوَالِي لِلَا حَتَّصَارِ

یعنی جو شخص معاذ اللہ مرتد ہو جائے اس کی محبت حرام ہو جاتی ہے پھر اسلام
لائے تو اس سے جدید نکاح کیا جائے اس سے پہلے کلمہ کفر کے بعد کی محبت سے جو بچ
ہوگا حرامی ہوگا اور یہ شخص عادت کے طور پر کلمہ شہادت پڑھتا رہے گا کہ وہ فائدہ مند ہے گا
جب تک اپنے اس کفر سے توبہ نہ کرے کہ عادت کے طور پر مرتد کے کلمہ پڑھنے سے
اس کا کفر نہیں جاتا، اور جو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا کسی نبی کی شان میں گستاخی
کرے، دنیا میں بعد توبہ بھی اسے سزا دی جائے گی، یہاں تک کہ اگر نشہ کی ہے ہوش
میں کلمہ گستاخی بکا، جب بھی معافی نہ دینے اور تمام علمائے امت کا اجماع ہے کہ نبی صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کرنے والا کافر ہے اور کافر بھی ایسا کہ جو
اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔“

فتح القدیر امام محقق علی الاطلاق جلد چہارم ص ۴۰۷ میں ہے۔

كُلُّ مَنْ أَبْغَضَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَلْبِهِ
كَانَ مُرْتَدًّا فَالسَّابُّ بِطَرِيقِ أَوْلَى وَأَنْ سَبَّ سَكْرَانٌ لَا يُعْفَى عَنْهُ
یعنی جس کے دل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کینہ ہو ہے وہ مرتد ہے
تو گستاخی کرنے والا بدرجہ اولیٰ کافر ہے اور اگر نشہ بالا اکراہ پیا اور اس حالت میں کلمہ
گستاخی بکا جب بھی معافی نہ کیا جائے گا۔

بحر الرائق جلد پنجم ص ۱۳۵ میں بعد کلمہ مذکور ذکر کر کے ص ۱۳۶ پر فرمایا۔

سُبَّ وَاحِدًا مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ كَذَلِكَ فَلَا تَكُفُّهَ الْأَلْبَابُ مَعَ الْبَيْتِ ۖ
فَاجْعَلِ الْفَكَ أَوْ الرَّدَّ تَوْبَةً ۚ إِنَّ كَلَامَكَ مَقْبُولٌ ۚ

یعنی کسی نبی کی شان میں گستاخی کرے، یہی علم ہے کہ اسے معافی نہ دی گئی ہو۔
چونکہ اس کا الگ قانون ہے گا کہ مرتد کا ارتداد سے مراد تو اس طرح ہوا کہ جسے یہ
تو وہاں قرار پاتا ہے جہاں تو پہنچ جاسکے اور یہی علی علیہ السلام کو اس کی نبی کی
شان میں گستاخی اور کلموں کی طرح نہیں، البتہ یہاں اسلاف معافی نہ دی گئے۔
وہ احکام عامہ سے مطلقاً مستثنیٰ ہیں۔

اَلَا صَلَّیْ عَلَیْكَ الْبَیْتُ اَلْبَیْتُ اَلْبَیْتُ اَلْبَیْتُ ۚ وَتَسْلُوْنَ ۚ وَاحِدًا مِّنَ الْأَنْبِیَاءِ
تَسْلُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی عَلَیْهِمْ اَنْتَعَزَ فَسَلَّمَ ۚ فَلَا تَوْبَةَ لَہُمْ اَنْفَعًا وَارْتِجَاعًا
اَلْقَلْبَ اِنَّ قُلُوبَہُمْ کَافِرٌ ۚ وَفَرَّ شَکَّہُ فَرَّ عَلَیْہِمْ وَکُفْرَہُ کُفْرٌ
یعنی اگر کوئی شخص مسلمان کہتا ہے کہ میں نے علی علیہ السلام کی گستاخی کی ہے
شان میں گستاخی کرے، اسے یہ کہ معافی نہ دی گئی ہو۔ اس سے اسے اس سے مراد
الغالب ہے کہ یہ کہہ کر اسے اس کے گھر میں لے کر آئے ہوں۔

فَعَلَّی لَقَوْلِ الْوَحْدَةِ اَلْحَرَقُ مَدْلَمٌ تَحْتَ ۚ وَفَرَّ شَکَّہُ فَرَّ عَلَیْہِمْ وَکُفْرَہُ کُفْرٌ
عَلَّی اللّٰهَ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم ۚ اِنَّ کَانَ بِہِ لَا تَقْبَلُ تَوْبَتَہُ سِوَاہُ ۚ اَجَلًا لَّہَا
مَنْ تَقْبَلُہُ اَوْ شَہِدَ عَلَیْہِ اَلْبَیْتُ بِحَلْفِہِ ۚ اَمَّا اَلْمُحْكَمُ اَلْبَیْتُ
یعنی کسی نبی کے خلاف علیہ السلام کی گستاخی میں گستاخی کی صورتوں کی طرف
نہیں، بلکہ طریقہ کے مرتد کو بعد تو یہ معافی دینے کا علم ہے کہ اس کا مرتد کے لئے اس
کی اجازت نہیں۔

اَلْاَشْہَاءُ اَلْاَشْہَاءُ (قلمی) باب ۱۰

لَا تَصِحُّ رِقْدَةُ الشُّكْرِ اِنَّ اَلرَّدَّ بِسَبِّ النَّبِیِّ عَلَیْہِ اللّٰهَ تَعَالٰی
عَلَیْہِ وَسَلَّم ۚ اِنَّہُ لَا یَقْبَلُ عَدَا وَتَقْبَلُ اَلْبَیْتُ اَلْبَیْتُ وَخَلَّتْ اَلرَّدَّ بِسَبِّہُ اَمَّا
اِنَّہُ سَعَلَکُمْ اَمَّا سِوَاہُ ۚ وَجَعِ اَوَّلُہُمْ بِرَجْعِہِ اَمَّا طَعْرُ الْعِیُونِ اَوَّلًا اَعَادَ عَلَیْہِ

وَدَعَاهُ لَمْ يَدْعُ فَنَ فِي مَقَامِهِ الْمُسْلِمِينَ وَلَا أَهْلَ مِلَّةٍ وَأَمَّا بَلَقَى فِيمَ حَقَرَهُ
كَمَا الْكَلْبُ وَالشَّرْتُكَ الْفَحْ كَقَرَّ أَمِنْ الْكَافِرِ لَا هَلَى وَالْأَشْهَادُ عَلَى
عَسَلِمٍ بِالْمَرْفُةِ وَهُوَ زُجْرُجٌ فَكُنْتَ الْأَحْكَامُ الَّتِي لِلْمَرْفُةِ مَا تَابَ مِنْ
حَسْبُ الْأَحْكَامِ وَبَعْدَ الرُّوحَةِ وَهَوْلُهُ لَا يَغْفِرُ لَهْ أَمَّا هُوَ لِي مَرْفُةِ
تَقْبِلُ لَوْ بَعْدَ هِي الدُّنْيَا لَا لِمَ دَفَعَتْ بِسَبِّ الَّتِي عَلَى الْمَلِكِ لَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَلَا لِي بِكَ كَيْفَ الَّتِي كَمَا عَمِي بِهِ فِيمَا بَقِيَ أَوْ عَمِي الْعَمِي

[illegible]

آلہوی قمریہ علامہ قمر الدین علی ہاشمی صاحب دہلوی کا علم ہلال میں ۱۳۵۶ھ

کار سے نکل گئی۔ اٹھاس مذکورین کے تفرقہ و ارتداد میں اصلاً اہل سنت تھیں، وہ بارہ اسلام
در فتح و جنگ احکام، ان کی توبہ اگر بچے ال سے ہو، ضرور مقبول ہے، وہاں اس میں
اختلاف ہے کہ سلطان اسلام انہیں بدعتیہ اسلام صرف تعویذ سے یا آپ بھی سوائے
موت دے۔ وہ جو توبہ اور اس کے بعد کی بہت کتب محتویہ میں ہے کہ اس کی توبہ
مقبول نہیں اس کے بھی معنی ہیں اور اس کی بحث یہاں بیکار ہے۔ کہاں سلطان اسلام
اور کہاں سوائے موت کے احکام، حدود وغیرہ، صرف ظہور نہیں ہیں کہ اگر کوئی
اہل بیت کے سلطان، سنی، و ائمہ اربعہ کی شیعہ کی کتاب میں مذکور ہو
کہ طوائف تھے، لیکن یہ سچا ہے، جو اپنے میں سے کوئی نہ کہنے کی کتب، اور اگر کہتے
تھے صرف ان کے مذہب سے ہے نہ کہ آپ اپنے اپنے مسلمانوں کے ان کو دیکھتے
تھے ہی دیکھتے تھے۔

فخر اہل سنت

علامہ سید محمد محفوظ شاہ مشہدی

مناظر اسلام

علامہ سید محمد عرفان شاہ مشہدی

و دیگر امیران ناموس و رسالت کی عظمت کو اسلام

منجانب

مولانا قاری محمد ریاض جلالی خلیفہ اعظم دہلی

بازاری، ہوسٹل، جسٹس، اسلام آباد، ضلع کراچی

سلسلہ شریعت پیشکش درتوہین رسالت

بعد الٹ چناب پریف جمنس صاحب (فاق شرقی عدالت پاکستان
لاہور) نے اس کے بارے میں ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام ہے "پاکستان کے

اشعری نے فرمایا۔

كان يهوديا فاسلم لم يهود قال احلس قال لا احلس حتى
يقتل قضاء الله ورسوله ثلاث مرات فاصبر به القتل

ترجمہ یہ یہودی تھا مسلمان ہونے کے بعد پھر یہودی (یہاں کہہ کر مرتد) ہوا گیا۔
حضرت ابو موسیٰ اشعری نے حضرت معاذ بن اہل کو پٹختے کے لئے کہا۔ انہوں نے تھیں
بار فرمایا جب تم سے قتل نہ کرنا چاہا ہے میں نہیں دیکھوں گا اگر مرتد کا طعن اس کے
رسول کا فیصلہ ہے چنانچہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے اسی وقت
قتل کر دیا۔

گستاخ رسول کی سزا

عقاف کعب سے پہلے اس نے قزوین رسول کے سر تک پہنچا کر کہہ دیا کہ میں تم
کو کفر سے روکتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے دیکھا تو حضرت انس رضی اللہ عنہ
تھا جس سے روکتا ہے کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کفر سے روکتا ہے
میں نے فریاد کیا تو اس نے اسے صدمہ سے روکا اور اس کی سزا دے دی کہ اسے شہید کر کے
وہاں اسے قتل کعب کے پہاڑ میں لٹکا جائے آپ نے فرمایا اتھو اسے قتل کر دو۔

یہ عہد انہی تین مرتبہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے پیغمبروں کی سزا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سزا میں قتل کر دیا۔ ان میں سے پہلی سزا ان کے لئے تھی کہ وہ ان کے
ان کے دو گانے دانی لکھ دیاں اس لئے دی گئی تھیں کہ وہ حضور کی خدمت میں انکار کیا
کرتے۔ جب حضور نے اس کے قتل کا حکم دیا تو عقاف کعب سے باہر نکال کر دیکھا گیا
اور مسجد حرام میں مقام ابراہیم اور مذہب کے مہمانوں کی گردن مار دی گئی۔

دیکھا ہے کہ اس دن ایک شخصیت کے لئے عزم تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے لئے عدالت فرمادے گا مگر انہی شخصوں میں سے ایک شخص نے مقام ابراہیم اور مذہب کے
مہمانوں کو قتل کیا جو اس بات کی دلیل ہے کہ گستاخ رسول باقی مرتد ہیں۔

الجماع امت

قال محمد بن سحر بن اجمع العلماء ان طائفة من بني علي الله
عليه وسلم المصطفى كثر والوحيده جاز عليه عذاب الله له وحكمه
هذه الامة القليلة ومن تنكبها في **الغرة** و **عذبة** كثر

[illegible]

وَقَالَ أَبُو عَلِيٍّ إِنَّ الْحَقَّ لَا يَكُونُ أَحَدًا مِنَ الصُّلَفِ أَوْ حَقْلٍ
فِي وَجْهِهِ لَمَّا كَانَ مُسْلِمًا

[illegible]

و احسن الامه على اهل بيت محمد من المسلمين و ساداته
 زير امر الله كما جاء في الحديث ان الله عز وجل يحب
 من اهل بيته من اهل بيت محمد و آل محمد و آل آل محمد

قال أبو بكر بن المنذر أجمع عوام أهل العلم على أن من سب
النبي صلى الله عليه وسلم يقتل قال لألك مالك بن النسي و الثيث
و أحمد و استحقاق وهو مذهب الشافعي قال القاضي أبو الفضل وهو
مقتضي قول أبي بكر الصديق رضي الله تعالى عنه ولا تقتل نبيه أحد
هو لاء و سجنه قال أبو حنيفة و أصحابه و الثوري و أهل الكوفة

والا وراعی فی المسلمین الکتاب فالتواهی ردہ

ترجمہ امام ابو بکر بن عبد ربیع نے فرمایا، عام علماء اسلام کا اجماع ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سب کر کے مل جلایا جائے گا، ان ہی میں سے مالک بن انس ایسے امام اسحاق رحمہ اللہ ہیں اور یہی شافعی کا قائل ہے۔

قاضی میاض نے فرمایا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول کا یہی معنی ہے (مگر فرماتے ہیں **ما ہذا** کی اس کے **نہ** ایک اس کی تہہ بھی اول میں ملے جائے گی۔ امام ابو حنیفہ کے شاگردوں کا اس میں کوئی شک نہیں۔ **ما ہذا** امام ابو حنیفہ کا قول بھی اسی طرح ہے کہ **نہ** ایک یہ بات ہے۔

ان جميع من سب النبي صلى الله عليه وسلم او عابه او اذله او نقصا في نفسه او نسبه او قبحه او حوصلة من يوصف به او عرق من به او شبهه او بشى طرقي السب له او الا وراعه عليه و النقص و تشابه او الغص عنه و العيب له فلهو مات له و الحكم له حكم السب و يخل كذا فيه ولا يستحق فصلا من اصول هذا كتاب على هذا المقصد و لا يعرى فيه تصويرا كان او تلوينا

و النسخة القدری من لدن الصحابة و جوان الله عليهم الی علم حراء
ترجمہ: اے مالک! یہ وہ شخص جس سے کسی نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گالی دی یا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف کسی ٹیپ کو منسوب کیا حضور کی ذات اقدس سے آپ کے سب ۱۰۰ یا آپ کی کسی خلعت سے کسی شخص کی نسبت کی یا آپ پر غصہ لائی کی یا جس کے طریق سب بات یا حقیر شان مبارک یا آلات عہدہ کی طرف کسی ٹیپ کو منسوب کرنے کے لئے حضور کو کسی چیز سے تشبیہ کی وہ حضور کو برا بھلا کہے گا، یہ سب اہل حق کے لئے گالی دینے والا ہے۔ اے مالک! یہ وہ شخص جس میں علم میں قطعاً کوئی اشتباہ نہیں کرتے۔ امام اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ امام ابو حنیفہ تو ہیں یہ یا اشتباہ کہتا ہے اور یہ سب علماء امت اور شافعی و مالکی کے لئے عیب و گالی ہے۔

ہے کہ اگر کسی نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی ایک بال مبارک کی طرف بھی غیب منسوب کیا تو وہ کافر ہو جائے گا اور امام محمد نے ”مبسوط“ میں فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گالی دینا کفر ہے۔

ولا خلاف بین المسلمین ان من قصد النبی صلی اللہ علیہ وسلم بذلک فهو ممن ینتحل الاسلام انه مرتد یتحقق القتل ترجمہ: کسی مسلمان کو اس میں اختلاف نہیں کہ جس شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اہانت و ایذا رسانی کا قصد کیا اور وہ مسلمان کہلاتا ہے وہ مرتد مستحق قتل ہے۔

یہاں تک ہمارے بیان سے یہ بات واضح ہو گئی کہ کتاب و سنت اجماع امت اور اقوال علماء دین کے مطابق گستاخ رسول کی سزا یہی ہے کہ وہ حداً قتل کیا جائے، اس کے بعد حسب ذیل امور کی وضاحت بھی ضروری ہے۔

۱۔ بارگاہ نبوت کی توہین تنقیص کو موجب حد جرم قرار دینے کے لئے یہ شرط صحیح نہیں کہ گستاخی کرنے والے نے مسلمانوں کی مذہبی جذبات کو مشتعل کرنے کی غرض سے گستاخی کی ہو، یہ شرط ہر گستاخ نبوت کے تحفظ کے مترادف ہوگی اور توہین رسالت کا دروازہ کھل جائے گا۔ ہر گستاخ نبوت اپنے جرم کی سزا سے بچنے کیلئے یہ کہہ کر چھوٹ جائے گا کہ مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مشتعل کرنا میری غرض نہ تھی۔ علاوہ ازیں یہ شرط کتاب اللہ کے بھی منافی ہے۔ سورہ توبہ کی آیت ہم لکھ چکے ہیں کہ توہین کرنے والے منافقوں کا یہ عذر کہ ”ہم تو آپس میں صرف دل لگی کرتے تھے، ہماری غرض توہین نہ تھی“ نہ مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مشتعل کرنا ہمارا مقصد تھا۔ اللہ تعالیٰ نے مسترد کر دیا ہے اور واضح طور پر فرمایا:

لانتعت ذروا قد کفرتم بعد ایمانکم (بہانے نہ بناؤ ایمان کے بعد تم نے کفر کیا۔)

صریح توہین میں نیت کا اعتبار نہیں ”راہنما“ کہنے کی ممانعت کے بعد اگر

کوئی صحابی نیت توہین کے بغیر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ”راعنا“ کہتے تو وہ واسمعوا للکافرین عذاب الیم کی قرآنی وعید کا مستحق قرار پاتا، جو اس بات کی دلیل ہے کہ نیت توہین کے بغیر بھی حضور کی شان میں توہین کا کلمہ کہنا کفر ہے۔
امام شہاب الدین خفاجی حنفی ارقام فرماتے ہیں۔

المدار فی الحکم بالکفر علی الظواہر ولا نظر للمقصور والنیات ولا نظر القرائن حالہ

توہین رسالت پر حکم کفر کا مدار ظاہر الفاظ پر ہے، توہین کرنے والے کے قصد و نیت اور اس کے قرائن حال و نفس، یکھا جائے گا۔

ورنہ توہین رسالت کا دوازلہ بھی بند نہ ہو سکے گا کیونکہ برگستاخ یہ کہہ کر بدنی ہو جائے گا کہ میری نیت اور ارادہ توہین کا نہ تھا..... لہذا ضروری ہے کہ توہین صریح میں کسی گستاخ نبوت کی نیت اور قصد کا اعتبار نہ کیا جائے۔

یہاں اس شبہ کا ازالہ بھی ضروری ہے کہ اگر کسی مسلمان کے کلام میں ننانوے وجوہ کفر کی ہوں اور اسلام کی صرف ایک وجہ کا احتمال ہو تو فقہاء کا قول ہے کہ کفر کا فتویٰ نہیں دیا جائے گا اس کا ازالہ یہ ہے کہ فقہاء کا یہ قول اس تقدیر پر ہے کہ کسی مسلمان کے کلام میں ننانوے وجوہ کفر کا صرف احتمال ہو کفر صریح نہ ہو لیکن جو کلام مفہوم توہین میں صریح ہو اس میں کسی وجہ کو ملحوظ رکھ کر تاویل کرنا جائز نہیں۔ اس لئے کہ لفظ صریح میں تاویل نہیں ہو سکتی، قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا۔

قال حبیب ابن الربیع لان ادعاء التاویل فی اللفظ صراح لا یقبل

ترجمہ: حبیب بن ربیع نے فرمایا کہ لفظ صریح میں تاویل کا دعویٰ قبول نہیں کیا جائے گا۔
کسی کلام کا توہین صریح ہونا عرف اور محاورے پر مبنی ہے معذرت کے ساتھ بطور مثال عرض کرتا ہوں کہ اگر کسی کو ولد الحرام کہا جائے اور کہنے والا لفظ ”حرام“ کی تاویل کرے اور کہے کہ میں نے ”المسجد الحرام“ اور ”بیت اللہ الحرام“ کی طرح معظّم محترم کے معنی میں یہ لفظ بولا ہے۔ تو اس کی یہ تاویل کسی ذی فہم کے نزدیک قابل

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دیگر انبیاء نے اس امر اللہ تعالیٰ سے اس نعمت پر
 اپنے کہ "آپ صحت کو اختیار فرما لیں اور ہمارے سے سب سے بڑے شکر کا علم ہے۔
 (سورہ اعراف آیت ۱۷۹)

میں عرض کروں گا کہ گستاخ رسول پر گناہ کی حد جہاد کی حد سے کم ہے۔
 اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ حق ہے کہ اگرچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توحید
 حضور کی امت کے لئے بھی تسلیم کی ضرورت کا موجب ہے اور اس طرح اس حد کا
 پوری امت کا حق بھی یہاں تک ہے۔ لیکن یہاں تک کہ اس حد سے اس حد کے
 اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضور کے انکار سے اس حد سے اس حد کے اس حد سے اس حد سے
 دینی۔ جیسا کہ بعض دینی علماء فرماتے ہیں کہ اس حد سے اس حد سے اس حد سے
 ان احکام میں حضور کو اختیار ہے کہ اس حد سے اس حد سے اس حد سے اس حد سے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس حد سے اس حد سے اس حد سے اس حد سے
 اس حد سے اس حد سے اس حد سے اس حد سے اس حد سے اس حد سے اس حد سے اس حد سے

ولكن لا يجوز من احد بعد ذلك

کہا یہ قرآنی احکام سے اس حد سے اس حد سے اس حد سے اس حد سے اس حد سے اس حد سے اس حد سے اس حد سے

اس حد سے اس حد سے اس حد سے اس حد سے اس حد سے اس حد سے اس حد سے اس حد سے
 اس حد سے اس حد سے اس حد سے اس حد سے اس حد سے اس حد سے اس حد سے اس حد سے
 اس حد سے اس حد سے اس حد سے اس حد سے اس حد سے اس حد سے اس حد سے اس حد سے
 اس حد سے اس حد سے اس حد سے اس حد سے اس حد سے اس حد سے اس حد سے اس حد سے

اس حد سے اس حد سے اس حد سے اس حد سے اس حد سے اس حد سے اس حد سے اس حد سے
 اس حد سے اس حد سے اس حد سے اس حد سے اس حد سے اس حد سے اس حد سے اس حد سے

اس حد سے اس حد سے اس حد سے اس حد سے اس حد سے اس حد سے اس حد سے اس حد سے
 اس حد سے اس حد سے اس حد سے اس حد سے اس حد سے اس حد سے اس حد سے اس حد سے

”یعنی بعض کا مذہب یہ ہے کہ احکام شرعیہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سپرد کر دیئے گئے تھے جس کے لئے جو کچھ چاہیں حلال اور حرام فرمادیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ اجتہاد کے طور پر فرمایا تھا اور پہلا مذہب اصح اور اظہر ہے۔“

ان احادیث کی روشنی میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ اختیار حاصل ہو سکتا کہ کسی حکمت و مصلحت کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان منافقین پر قتل کی حد جاری نہ فرمائیں لیکن حضور کے بعد کسی کو یہ اختیار نہیں۔

آخر میں عرض کروں گا کہ توہین رسالت کی حد اسی پر جاری ہو سکے گی۔ جس کا یہ جرم قطعی اور یقینی طور پر ثابت ہو جائے۔ اس کے بغیر کسی کو اس جرم کا مرتکب قرار دے کر قتل کرنا ہرگز جائز نہیں۔ تو اتر بھی دلیل قطعی ہے۔ اگر کوئی شخص توہین کے کلمات صریح بول کر یا لکھ کر اس بات کا اعتراف کرے کہ یہ کلمات میں نے بولے یا میں نے لکھے ہیں۔ تو یقیناً وہ واجب القتل ہے۔ خواہ وہ کتنے ہی پہانے بنائے اور کہتا پھرے کہ میری نیت توہین کی نہ تھی۔ یا ان کلمات سے میری غرض یہ نہ تھی کہ میں مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچاؤں۔ بہر حال وہ مستحق قتل ہے۔

علیٰ ہذا وہ لوگ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین صریح کی تاویل کر کے اس کے مرتکب کو کفر سے بچانا چاہیں بالکل اسی طرح قتل کے مستحق ہیں جیسا کہ خود توہین کرنے والا مستوجب حد ہے۔ شاتم رسول کے حق میں محمد بن سحنون کا قول ہم شفاء قاضی عیاض اور الصارم المسئول سے نقل کر چکے ہیں کہ

وَمَنْ شَكَّ فِي كُفْرِهِ وَعَذَابُهُ كُفْرٌ

ناموس رسالت پر صیہونی حملہ کا پس منظر

میاں سلیم حماد سجادہ نشین داماد حج بیتہ لاہور

ارض خاکی کے وجود پر اولاد آدم کے اعمال کی جزا و سزا کی تاریخی نشانیاں اللہ تعالیٰ کے محبوبوں کے لئے انعام و اکرام اور مغضوبوں کے لئے عذاب کی داستانیں رقم اور مشاہداتی صورت میں موجود ہیں۔ ہر زمانہ میں اللہ تعالیٰ کے اطاعت گزار بندوں اولیاء کرام کو ہمیشہ فتوحات کی ارزانی، نعمتوں کی فراوانی اور حیات جاودانی حاصل رہی ہے۔ اس کے برعکس رب العالمین کے مافراہوں اور اس کے منتخب و پسندیدہ افراد، انبیاء و رسول اور اولیاء کرام کے باغیوں اور گستاخوں پر امیدوں کی طولانی، خواہشات کی جولانی، نفس کی من مانی اور فطرت حیوانی کی صورت میں عتاب یزدانی نازل ہوتا آیا ہے اور یہ سلسلہ ہمیشہ سے جاری ہے اور قیامت تک جاری رہے گا۔

جولوگ احکام الہی اور انبیاء و رسول کی اطاعت و فرمان کو پس پشت ڈال کر نفسانی خواہشات کی تکمیل میں دولت، شہرت، یا بالادتی اور اقتدار و اختیار کے حصول اور اپنے شوق حاکمیت کو پورا کرنے کے لئے لوگوں کی آزادی سلب کرنے کے اندھی تڑپ میں ہمہ وقت مبتلا رہتے ہیں۔ ایسے افراد، گروہ یا تو احمق و باطل کی تمیز سے عاری ہو جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی سماعت، بصارت اور قلب پر مہر لگا دیتا ہے۔ آنکھوں کے ہوتے ہوئے بینائی کانوں کے ہوتے ہوئے سماعت اور ذہن کے ہوتے ہوئے سوچ معطل ہو جاتی ہیں گویا چوپایوں سے بھی گئے گزرے ہو جاتے ہیں۔ خواہشات نفسانی انہیں بے قرار بھگائے پھرتی ہے۔ اور وہ انسانیت کی حدوں سے باہر ہو جاتے ہیں۔ یہ بھیانک صورت حال اس وقت پیش آتی ہے جب کوئی اللہ تعالیٰ کے احکام کی مسلسل نافرمانی اور نفس امارہ کی اطاعت میں منہمک ہو کر گناہوں پر پشیمان ہونے کے بجائے ان پر ناز کرتا ہے۔ نتیجہ ہدایت اور توبہ سے محروم ہو جاتا ہے۔

قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ کیا تم نے اس گٹھن کو دیکھا جس نے

اپنی ہوائے (نفسانی) کو اپنا معبود بنا لیا تو کیا تو اس کا ہو سکتا ہے؟ کیا تو گمان کرتا ہے کہ ان میں سے اکثر سنتے یا سمجھتے ہیں وہ تو بس چوپایوں کی مانند ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ گم کردہ راہیں۔
(الفرقان: ۴۳-۴۴)

”اور نہ کہا مان اس شخص کا جس کے قلب کو ہم نے اپنے ذکر سے غافل کر دیا اور وہ اپنی ہوائے (نفسانی) کے پیچھے لگ گیا اور اس کا کام حد سے بڑھا ہوا ہے۔“
(الکہف: ۲۸)

”کیا تو نے اس شخص کو دیکھا جس نے اپنی ہوائے نفسانی کو اپنا معبود بن لیا اور اللہ نے اسے جانے بوجھنے کے باوجود گمراہ کر دیا اور اس کی سماعت اور قلب پر مہر لگا دی اور اس کی بینائی پر پردہ ڈال دیا۔ تو اب کون ہے جو اس کو ہدایت دے اللہ کے سوا؟ کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے۔؟“ (الچاثیہ)

آج اگر ہم انسانوں کی پاکی خاکی پر نظر دوڑائیں تو کم و بیش ہر جگہ اور ہر قوم میں انفرادی و اجتماعی سطح پر مذہبی، سیاسی، معاشی، سماجی، فوجی اور تہذیب و تمدن میں انتشار و افتراق، افراط و تفریط، اکھاڑ بچھاڑ، الٹ پلٹ، غلط ملط، اور نفسا نفسی کا عالم طاری ہے۔ عالمی امن کی فاختہ خود ساختہ جھوٹے محافطوں، ان کے نمک خواروں اور بے دام غلاموں کے ہاتھوں خون میں لت پت آنسو بہا رہی ہے اور ہر سطح پر عدل و انصاف کے ایوانوں کو کھٹ کھٹا رہی ہے لیکن عدل و انصاف بھی اپنے اعلیٰ و ارفع مقام سے پستی میں گرا، ظالموں سے جزا تاج استبداد میں جڑا۔ ظالموں سے جزا تاج استبداد میں جڑا اور ظالموں کیسا مجبور و بے بس کھڑا دکھائی دیتا ہے اس لئے ہر سو ظالموں کی دھار اور مظلوموں کی چیخ و پکار بلند ہے اور داد فریاد بند ہے۔

انسان کو سینے پر آباد، زندہ رکھنے کے لئے خوراک اور بعد اموت آخری خاکی گھر مہیا کرنے والی ارض محترم پر جب بھی انسانوں کی سرکشی حد سے بڑھی اور ظلم و نا فرمانی کے اندھیرے کھلاوے ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے رحم کرم سے سزا سے پہلے ہدایت کا بندوبست کیا اور اپنا ایک منتخب نمائندہ نبی، پیغمبر اور رسول بنا کر بھیجا۔ جن اقوام نے راہ

ہدایت اختیار نہ کی انہیں غرق کرنے کے لئے مختلف اوقات میں مختلف احکام صادر صادر ہوئے اور اسی مہربان زمین نے قہرمان بن کر نافرمانوں اور خاموش مہربانوں کو اس طرح نیست و نابود کیا کہ ان کے نام و نشان تک مٹا دیئے۔ قرآن پاک ہمیں بتاتا ہے کہ مختلف ادوار میں مختلف اقوام پر کیوں اور کس کس عذاب الہی نازل ہوئے۔ عقل سلیم ہر لمحہ ہمیں یہ دعوت دے رہی ہے کہ موجودہ اتر حالات پر غور و فکر کریں اور وہ تاسور تلاش کریں جس کے سبب ارض خاکی اسن و سلاقتی سے محروم ہوتی چلی جا رہی ہے۔

اقوام عالم خصوصاً مسلم امہ کا ہر ذی شعور یہ جانتا ہے کہ بنی اسرائیل ایک ایسی قوم ہے جس کی فضیلت اور انعام یافتہ ہونے کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا۔
اے بنی اسرائیل میرا وہ انعام یاد کرہ جو میں نے تم پر کیا اور تمہیں دنیا جہاں والوں پر فضیلت بخشی۔“ (سورہ البقرہ ۶۱)

توریت انجیل اور قرآن کریم کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ ظہور اسلام سے قبل بنی اسرائیل اللہ تعالیٰ کے نزدیک افضل اور محبوب قوم تھی، قرآن حکیم میں دیگر اقوام کی نسبت بنی اسرائیل کا ذکر اہل کتاب، آل عمران، آل یعقوب، آل موسیٰ، آل ہارون اور یہود کے نام سے کثرت سے آیا ہے۔ بنی اسرائیل کی اکثریت جب اپنی فضیلت، محبوبیت کو عطاءئے ربانی کی بجائے اپنا دانگی و موروٹی حق سمجھنے لگی اور غرور و تکبر میں مبتلا ہو گئی تو اس نے احکام الہیہ کی نافرمانی اور شریعت میں من مانی شروع کر دی یہاں تک کہ بنی اسرائیل میں مبعوث ہونے والے چند انبیاء جن میں حضرت زکریا اور حضرت یحییٰ علیہم السلام بھی تھے قتل کر دیا۔ بنی اسرائیل میں آل یہودہ جنہیں یہود اور یہودی کہا جاتا ہے نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھی سلیب پر گاڑ کر اپنی دانست میں قتل کر دیا تھا لیکن قرآن حمید فرقان حمید نے اس راز کو افشا کیا کہ حضور عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے زندہ اٹھالیا گیا تھا۔

بنی اسرائیل کو فضیلت و محبوبیت سے محروم کر کے انہیں ذلیل و خوار کیوں کیا گیا؟
اس کا جواب قرآن پاک میں ہے کہ ”ان (یہودیوں) پر ذلت اور محاکم کی سزا کر دی

گئی اور وہ اللہ کے غضب کے مستحق ہو گئے۔ یہ اس لئے ہوا کہ وہ اللہ کی نشانیوں سے انکار کرتے رہتے تھے۔ انبیاء کو ناحق قتل کر ڈالتے تھے۔ یہ اس لئے ہوا کہ وہ نافرمانی کرتے تھے اور حد سے بڑھ جاتے تھے۔ (البقرہ ۲۱)

قرآن مجید میں بنی اسرائیل پر ایک عذاب نازل ہونے کا ذکر ملا ہے ”جب آپ کے پروردگار نے یہ جتلا دیا کہ وہ ان یہودیوں پر قیامت کے دن کسی ایسے کو مسلط رکھے جو انہیں شدید سزا میں مبتلا رکھے گا۔ بیشک آپ کا پروردگار بہت جلد سزا دینے والا ہے اور وہ بڑا مغفرت والا اور رحم والا ہے۔“ (اعراف: ۱۲۷)

قرآن مجید میں جہاں یہودیوں کی ذلت و رسوائی کا ذکر آیا ہے وہاں وہاں اس امر کی بھی تشریح کر دی گئی ہے کہ اگر ان میں سے کوئی نیک عمل کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے نیک عمل کا اجر دے گا۔ قرآن کریم میں ارشادِ ربانی ہے۔ ”البتہ جو لوگ ایمان لا چکے ہیں اور جو لوگ یہودی ہوئے اور انصاری اور صابی جو کوئی بھی اللہ اور آخرت پر ایمان لے آئے اور نیک عمل کرے سو ان کے لئے ان کے پروردگار کے پاس ان کا اجر ہے اور ان کے لئے نہ کوئی اندیشہ ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔“ (البقرہ ۸۱)

جس طرح ابلیس نے اپنی بزرگی، عبادتِ الہی، فضیلت اور بالادستی کے زعم اور غرور و تکبر میں مبتلا ہو کر حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے کے حکمِ الہی کی نافرمانی کی تو راندہ درگاہ ہو اور قیامت بے قرار و بے حال رہے گا۔ اسی طرح یہودی بھی اقوامِ عالم پر ہمیشہ اپنی بالادستی قائم رکھنے اور فضیلت و محبوبیت کو اپنا موروثی حق ماننے اور منوانے کے خلجان میں مبتلا بے قرار و بے حال ہیں۔ صدیوں سے ملک بہ ملک، گاؤں بہ گاؤں، شہر بہ شہر، کوچہ بہ کوچہ، در بدر خاک بسر ہو رہے ہیں، ذلت و رسوائی عذاب کی صورت ان پر طاری ہے۔

قرآن پاک میں جتنی مغضوب قوموں کا ذکر ملتا ہے وہ سب کی سب احکامِ الہی کی نافرمانی اور شریعت کی حدود توڑنے والی تھیں۔ انہیں ایسے عذاب دیئے گئے کہ وہ اسی وقت نیست و نابود ہو گئے لیکن یہودی کی نافرمانیوں اور انبیاء علیہم السلام کو قتل کرنے

کے سنگین جرائم کی سزا ذلت و رسوائی کیساتھ زندہ رکھنے کی ہے۔

یہودی قوم صدیاں گزرنے کے باوجود آج بھی اپنی فضیلت و نبوتیت اور خود اعلیٰ ارفع سمجھنے کے زعم میں مبتلا ہے اور دیگر اقوام عالم کو حقیر قرار دیتی ہے۔ خصوصاً مسلم امہ کو اپنا دشمن اول اور آخر خیال کرتے ہوئے اس سے بدترین سلوک روا رکھے ہوئے ہیں اس لئے مسلمانوں کی مکمل تباہی و بربادی کے گھناؤنے عزائم رکھتی ہے اور ان کی تکمیل میں غیر مسلم قوتوں کو استعمال کرنے میں بڑی چالاکی و مکاری سے ہمہ وقت مصروف عمل ہے۔ ماضی قریب میں صیبی جنگوں کا حقیقی سبب یہودی ہی تھے۔ موجودہ دور میں بھی مسلم امہ سے انتہائی بغض و عناد و دشمنی اور اپنے عزائم کی تکمیل کے لئے یہودیوں کا صہیونی گروپ امریکہ اور مغربی قوتوں کو اپنا آلہ کار بنا کر خون مسلم سے ہولی کھیل رہا ہے۔

اب یہ سوال اٹھتا ہے کہ اسلام اور مسلم دشمنی کا سبب کیا ہے؟ جواباً عرض ہے کہ اسباب تو بہت سے ہیں لیکن خصوصی طور پر یہودیوں کے بغض و عناد کی بنیاد یہ ہے کہ ظہور اسلام سے پہلے سرزمین عرب و یہودی آباد تھے۔ زراعت، تجارت اور صنعت و حرفت پر ان کا قبضہ تھا اور وہ عربوں کو ہر ممکن طریقے سے اپنے زیر اثر رکھے ہوئے تھے۔ مقدس کتب توریت اور انجیل میں چونکہ نبی آخر الزماں احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد کی خبریں اور نشانیاں آچکی تھیں اس لئے یہودیوں کو اپنی نافرمانیوں اور بد اعمالیوں کے باوجود یہ یقین تھا کہ بنی اسرائیل کی فضیلت اور محبوبیت کے پیش نظر جس طرح سابق ادوار میں انبیاء علیہم السلام بنی اسرائیل میں پیدا ہوتے چلے آ رہے ہیں، نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ان ہی میں پیدا ہونگے۔ نبوت کی موردی سعادت و سیادت انہی کے حصہ میں آئے گی۔ اسی بنیادی پر یہودی اپنی برتری و بالادستی جتانے کے لئے عربوں کو اکثر نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد اور نشانیاں بتاتے رہتے تھے تاکہ عرب قبائل پر ان کا اثر و رسوخ اور بالادستی قائم رہے۔

حضور خاتم الانبیاء محبوب خدا رسالت مآب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

پیدائش مبارک بنی اسرائیل کی بجائے معزز قبیلے بنی اسماعیل میں ہوئی۔ بلاد مقدس مکہ مکرمہ میں حضرت عبدالمطلب ہاشمی کے حسین و جمیل لاڈلے بیٹے حضرت عبد اللہ کی اہلی محترمہ حضرت سیدہ آمنہ بنت وہب کے لطن سے رحمت مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت کی خبر سن کر کائنات کی جملہ مخلوق مسرور و شاداب ہوئی لیکن یہودیوں میں صف ماتم بچھ گئی اس لئے کہ قادر مطلق نے تاج نبوت اور اعزاز نبوت بنی اسرائیل سے ہمیشہ ہمیش کے لئے چھین لیا۔ یہودیوں نے سید الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانے کی بجائے اپنی ذاتی اتانیت کی خاطر اللہ تعالیٰ کے اس فیصلے کو نہ صرف ماننے سے انکار کر دیا بلکہ ابلیس لعین کی طرح مخالفت میں ڈٹ گئے، آج تک اسی پر ظاہری اور خفیہ طور پر عمل پیرا ہیں۔ ہر میدان میں اسلام اور مسلمانوں سے اختلاف اور دشمنی کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ اگرچہ مسلمانوں کے مقابل یہودیوں کو ہر میدان میں شکست و ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا، فاتح ہونے کے باوجود مسلمانوں نے ہمیشہ اسلامی تعلیمات کے تقاضے پورے کرتے ہوئے یہود و نصاریٰ سے رواداری، اخلاق و مروت اور شرافت کا سلوک کیا۔ لیکن اس کے لئے جواب میں یہود و نصاریٰ نے ہمیشہ خباثت، خود غرضی اور احسان فراموشی کا مظاہرہ کیا، اس دور میں تازہ ترین بیہمانہ مظاہرہ فلسطین، افغانستان اور عراق میں دیکھا جاسکتا ہے۔

مسلمانوں سے یہود و نصاریٰ کی دشمنی کی بنیاد اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بیان فرمائی ہے۔

”تم نے نہیں دیکھا کہ جنہیں کتاب سے حصہ ملا تھا وہ گمراہی مول رہے ہیں اور چاہتے ہیں کہ تم بھی گمراہ ہو جاؤ۔“ (النساء، ۵، ۷)

یہود و نصاریٰ آپ سے ہرگز خوش نہیں ہو سکتے جب تک کہ آپ ان کے مذہب کے جیوکار بن جائیں۔ (البقرہ ۱۴۳، ۱۴۴) اے ایمان والو! جن لوگوں کو تم سے پہلے کتاب مل چکی ہے وہ ایسے ہیں کہ انہوں نے تمہارے دین کو ہلکی کھیل بنا رکھا ہے۔ ان کو اور کافروں کو دوست نہ بناؤ اور اللہ سے راتے رہو (المائدہ ۶، ۸) اے ایمان

والو! یہود و نصاریٰ کو اپنا دوست نہ بناؤ، وہ ایک دوسرے کے دوست ہیں اور تم میں سے جو کوئی ان سے دوستی کرے گا وہ انہی میں شمار ہوگا۔“ (المائدہ ۲، ۱۲) ”مومنوں کو چاہیے کہ مومنوں کے ہوتے ہوئے کافروں کو اپنا دوست بنائیں جس نے ایسا کیا تو پھر اللہ کے ساتھ اس کا کوئی سروکار نہیں (آل عمران ۳، ۱۱) ان اہل کتاب میں سے یا مشرکین میں سے جو لوگ کافر ہیں وہ ذرا بھی اس امر کو پسند نہیں کرتے کہ تمہارے اوپر کوئی بھی بھلائی تمہارے پروردگار کی طرف سے اترے۔“ (البقرہ ۱۳۱)

اہل کتاب اور کافر و کون ہیں؟ پیغمبر جن پر آسمانی کتابیں نازل ہوئیں ان کی امتیں اہل کتاب کہلاتی ہیں۔ مسلمانوں کے علاوہ یہودی اور عیسائی بھی اہل کتاب ہیں۔ ہندو، آتش، پرست، ستارہ پرست، بدھ اور لادین گروہ یا اقوام کو کافر کہا جاتا ہے۔ مومنوں کی پہچان اور نشانیاں جو قرآن پاک میں بیان کی گئی ہیں درج ذیل ہیں۔

”اللہ پر بھروسہ رکھتے ہیں اور اسی سے ڈرتے ہیں“ (الفعال ۱۰۹)

”جس قدر رزق انہیں دیا جاتا ہے اسی پر قناعت کرتے ہیں (ایضاً)

”نماز وقت کی پابندی کے ساتھ خشوع و خضوع سے ادا کرتے ہیں (ایضاً)

”ہر قسم کی لغویات سے احتراز اور اجتناب کرتے ہیں اور پاک صاف رہتے ہیں

(المومنوں ۱۰۱۸)

”اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ (ایضاً)

”امانت میں خیانت نہیں کرتے۔“ (ایضاً)

”اپنے قول و قرار سے منحرف نہیں ہوتے“ (ایضاً)

”اللہ کی دی ہوئی نعمتوں کو اس کی مخلوق پر خرچ کرتے ہیں (البقرہ ۱، ۱۱)

”اللہ کی راہ میں مال و جان سے جہاد کرتے ہیں۔“ (الحجرات ۱۰۰)

”اللہ کے احکامات اور رسول اللہ کے ارشادات پر کامل یقین رکھتے ہیں اور ان

میں قطعاً شک نہیں کرتے۔“ (ایضاً)

ان صفات کے حامل مسلمان مومنین کہلانے کے مستحق ہیں اور ایسے مومنین کے

راحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں فتح و نصرت، کامیابی و کامرانی، عزت و اعزاز، کافروں پر غلبہ اور زمین پر حکومت عطا کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ ”اللہ کا وعدہ سچا ہے اور اللہ سے بڑھ کر کون سچا ہو سکتا ہے۔“ (النساء: ۵، ۱۸)

”اللہ کافروں کو مومنوں پر ہرگز غالب نہ کرے گا۔“ (النساء: ۵، ۱۰) اللہ کبھی اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔“ (روم: ۲۱، ۱)

اگر مسلم امہ نے بحیثیت قوم اپنی حالت نہ بدلی، یعنی اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کامل اطاعت نہ کی، قرآن پاک اور نظام مصطفیٰ کو اپنا دوستر حیات نہ بنایا تو اس کا انجام اچھا نہ ہوگا۔ اس کا اندازہ کلام اللہ سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے۔ ”حق تعالیٰ کوئی دوسری قوم لے آئے گا، جو ان جیسی نہ ہوگی بلکہ اسے اللہ تعالیٰ سے عشق ہوگا اور اللہ تعالیٰ کو اس سے محبت ہوگی۔ وہ مسلمانوں پر شفیق اور مہربان ہوگی اور اللہ کے دشمنوں پر بھاری ہوگی۔ اللہ کی راہ میں جان و مال سے جہاد کرنے والی ہوگی اور وہ کسی بات سے خائف ہونے والی نہیں ہوگی۔“ (المائدہ: ۶، ۱۲)

یہودیوں کی منصوبہ بندی

اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں کے نتیجہ میں دنیا میں ایسے ہی ہاتھوں گم کردہ اپنی عظمت و امارت، سعادت و سیادت اور بالا دستی دوبارہ حاصل کرنے کے شدید خواہش یہودیوں کے قلب و ذہن کو ڈستی رہتی ہے۔ صدیاں گزرنے کے باوجود یہودیوں کو یہ بات سمجھ نہ آ سکی کہ دنیا فانی ہے اور اس میں موجود کسی شے کو اللہ تعالیٰ کی منشاء کے بغیر بقا حاصل نہیں۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے انبیاء و رسل کی اطاعت میں امتوں کا عروج اور ان سے وگردانی میں زوال ہے۔ اگر قارونیت شدادیت، نمرودیت، اور فرعونیت کی شان و شوکت، مال و دولت، اقتدار و حکومت اور انانیت نیست و نابود ہو چکی ہیں تو یہودیت و نصرانیت کو کیوں کر بھٹل سکتی ہے۔ یہود و نصاریٰ، اگر تعصب کی بناء پر یہ بات قرآنی حوالوں سے نہ دیکھنا چاہیں تو بھی ارض خاکی کے سینہ پر لکھی تاریخ پڑھ لیں اور عذاب الہی کی وہ نشانیاں اپنے سر کی آنکھ سے دیکھ لیں جو اس دور میں بھی قرآنی حوالوں کے

مطابق دریافت ہو رہی ہے۔

یہودیوں کو چاہیے کہ اپنی عظمت رفتہ کی یاد میں آنسو بہانے، دین اسلام کی مخالفت، ملت اسلامیہ کو زیر کرنے اور اس کو تباہ و برباد کرنے کی مشابہت و متعصبات کوششوں کی بجائے اپنے انبیاء پر نازل ہونے والی مقدس کتابوں کی خالق و حقیقی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے اس دنیا کو امن و سلامتی کا گہوارہ بنادیں۔ اپنی صلاحیتیں ایسے کاموں میں لگائیں جس سے اولاد آدم کا ہر ادنیٰ داعی مستفیض ہو کر اللہ تعالیٰ سے تعلق مضبوط اور شیطان سے دور ہو سکے۔ اس طرح اگر یہودی اللہ کی منشاء اور رحم کے مطابق سچے دل سے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائیں تو ان کی صف میں شامل ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا ہے۔ البتہ جو لوگ ایمان لائے ہیں اور جو لوگ یہودی ہوئے اور نصاریٰ اور صابی جو کوئی بھی اللہ اور آخرت پر ایمان لے آئے اور نیک عمل کرے سو ان کے لئے ان کے پروردگار کے پاس ان کا اجر ہے۔ اور ان کے لئے نہ کوئی اندیشہ اور نہ وہ غمگین ہونگے۔“ (البقرہ ۱۷۸)

صدیوں کے جنگ و بیدال سے مسلمانوں پر غلبہ نہ ہو سکا تو یہودیوں سالہا سال تک خفیہ کانفرنسیں کرتے رہے۔ یہودی ماہرین، مدبرین اور مفکرین مدتوں سر جوڑ کر بیٹھے اور بالآخر ۱۸۹۷ء میں بڑے غور، خوض کے بعد اپنی تمام کوششیں تین نکات پر مرکوز کرنے کا فیصلہ کیا، ۱۔ یہودیوں کے لئے ایک قومی وطن کا قیام۔ ۲۔ دنیا کے مالی نظام پر قبضہ اور تسلط۔ ۳۔ مسلمانوں اور سلامی ممالک کی تباہی۔ ان مقاصد کے حصول کے لئے یہودیوں نے ساری دنیا میں ایک سازشی جال بچھایا۔ جب اس کے خاطر خواہ نتائج برآمد ہوئے تو یہودیوں کی ایک پراسرار شخصیت نے ۳۳ درجہ کے یہودیوں کے نمائندوں کا ایک اجلاس بلایا جس کی کئی نشستوں میں اس عظیم سازشی منصوبہ کی تفصیلات بغرض توثیق بیان کیں جو باقاعدہ ایک مسودہ کی صورت میں ضبط تحریر میں لائیں گئیں اور اس پر ان نمائندوں نے اپنے تصدیقی دستخط ثبت کئے، دنیا کی بدترین یہ دستاویز ”دپرہ ٹوکولر“ کے نام سے مشہور ہے۔

یہودی ”پروٹوکولز“ کا انکشاف^{۱۱}

یہودی ”پروٹوکول“ کے مسودہ کی کاپی ایک عورت نے یہودیوں کی خفیہ تنظیم ”فری مین“ کی ایک اعلیٰ خاتون رہنما کے ہاں سے چوری کر کے اس راز کو طشت از بام کر دیا جسے روسی اخباروں نے ۱۹۰۲ء اور ۱۹۰۳ء میں شائع کیا۔ روسی پادری پروفیسر سر جانی اسے ٹائکس نے عیسائیت کے خلاف ایک عظیم سازش قرار دیا۔ اور ۱۹۰۵ء میں ازراہ خدمات انسانیت اس مسودہ کو کتابی شکل میں شائع کر دیا۔ یہ کتاب بہت مقبول ہوئی۔ ۱۹۱۷ء تک اس کے چار ایڈیشن شائع ہوئے۔ اس کے دوسرے ایڈیشن کا ایک نسخہ روسی سنسز سے پاس ہو کر ۱۹۰۵ء کے آخر میں برٹش میوزیم کی لائبریری میں پہنچ گیا جو آج تک وہاں محفوظ ہے۔ کتابی شکل کے علاوہ اسے رائس پیپر پر ٹائپ کر کے سائیریا کے علاقے میں بکثرت تقسیم کیا گیا اور وہاں سے اس کا ایک نسخہ ۱۹۱۹ء کے آخر میں امریکہ پہنچا۔ وہاں بڑے اہتمام سے اس کا انگریزی ترجمہ شائع ہوا۔ روس میں ”مارنگ پوسٹ“ کا نمائندہ مسٹر کزانی مارسلن جب روس میں اپنی دو سالہ سزا بھگت کر انگلستان واپس پہنچا تو اس نے برٹش میوزیم کی لائبریری میں بیٹھ کر اس کتاب کا پہلی فرصت میں انگریزی میں ترجمہ کیا جو امریکی ترجمہ سے بہتر ثابت ہوا۔ یہ ترجمہ ۱۹۲۰ء میں انگلستان میں شائع ہوا۔ جرمنی کے فیوہر ہٹلر نے بھی اس کے مختلف زبانوں میں تراجم شائع کرائے۔ مگر یہ ہر دور میں نایاب رہی، اس لئے کہ جہاں بھی یہ کتاب چھپی یہودی یا ان کے ایجنٹ اس کے سارے نسخے خرید کر تلف کر دیتے تاکہ دنیا یہودیوں کے آئندہ عزائم سے بے خبر رہے۔ پاکستان میں پہلی مرتبہ ۱۹۶۷ء میں کراچی سے اس کا انگریزی ترجمہ شائع ہوا اور اب اس کے اردو تراجم بھی مارکیٹ میں دستیاب ہیں۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہود دشمنی کی تاریخ
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بچپن میں ان کی دائی حضرت بی بی حلیمہ اپنی

یہودیوں میں جب مکہ کے ایک میلہ میں لے جاتی ہے تو وہاں ایک قال دیکھنے والا یہودی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھ کر شور مچا دیتا ہے کہ اے یہودیوں! دوڑو، اس بچے کو قتل کر دو کہ یہ تمہیں نقصان پہنچائے گا، یہی وہ بچہ ہے جو نبی آخر الزماں ہے جس کا ذکر مقدس کتابوں میں ہے۔

ہجرت کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یثرب (مدینہ) تشریف لائے تو اس وقت یہاں یہودیوں کی آبادی کم و بیش چالیس پچاس فیصد تھی۔ ان کے تین بڑے قبائل تھے۔ جن کے نام قبیقاع، نضیر اور قریظہ تھے اور یہودی زراعت، تجارت، اور صنعت پر چھائے ہوئے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہاں پر سب سے پہلے اور سب سے زیادہ یہودیوں کی مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ منورہ میں شہری مملکت کا دستور مرتب کرتے وقت یہودیوں کو اس میں شریک کیا۔ اس کے نفاذ کے بعد پہلی خلاف ورزی سن ۳ ہجری قبیلہ قبیقاع نے کی کہ ایک مسلمان عورت کی بے حرمتی کی اور اس پر کشت و خون ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبیلہ قبیقاع کی بستی میں تشریف لے گئے اور انہیں انتہائی خوش اسلوبی سے اسلام کی دعوت دی مگر یہودیوں نے تعصبا بہ اور سخت رویے بے جا مخالفانہ باتیں کیں، اس پر مسلمانوں نے ان کی بستی کا محاصرہ کر لیا۔ آخری پندرہ روز کے بعد یہودیوں کی غیر مشروط اطاعت پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوبارہ ان کے پاس گئے اور اسلام کی دعوت دی مگر انہوں نے اپنی سابقہ روش دہرائی، جس پر انہیں حکم دیا گیا کہ وہ اپنی غیر منقولہ جائیداد بیچ کر اور منقولہ جائیداد ساتھ لیکر تین دن کے اندر مدینہ چھوڑ کر چلے جائیں اس کے بعد یہ لوگ مدینہ کی حدود سے نکل گئے، ان کو یہ اجازت دے دی گئی کہ وہ جب چاہیں تجارت کی غرض سے مدینہ آ جاسکتے ہیں لیکن یہاں تین روز سے زیادہ قیام نہیں ہوگا۔

اس کے بعد یہودی خفیہ طور پر سازشوں میں مصروف رہے۔ جنگ احد کے بعد چند ماہ بعد ۴ھ میں نجد کے قبیلہ بنی عامر کا ایک سردار ابو براء ملاعب مدینہ آیا وہ اپنے

جھوٹے غرور کے باعث مسلمان نہ ہوا۔ لیکن وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کا اظہار بہت کرتا تھا۔ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے درخواست کی کہ کچھ مبلغ اسلام اس کے علاقہ نجد میں بھیجے جائیں اور ہر طرح سے مبلغین کی حفاظت کا ذمہ دار ہوگا۔ چنانچہ ستر مبلغین کا یہ وفد نجد میں بیئر معونہ بخیریت پہنچا۔ ابو براء اور اس کے بھتیجے عامر بن طفیل کے درمیان محاصمت تھی۔ جب مبلغین نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تبلیغی خط عامر بن طفیل کو پہنچایا تو اس نے بغیر پڑھے اسے چاک کر دیا اور اپنے ساتھیوں کی مدد سے مبلغین کو قتل کر دیا۔ ایک مبلغ حضرت عمر بن امیہ کی جان بخشی جنہوں نے مدینہ آ کر اس سانحہ کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہنچائی۔ اس سانحہ میں یہودیوں کی ساز باز شامل تھی، اس لئے کہ یہودیوں کا قبیلہ نضیر عامر بن طفیل کے قبیلہ عامر کا حلیف تھا۔

اس سانحہ کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بذات خود قبیلہ نضیر کی بستی میں تشریف لے گئے، انہوں نے مسلمانوں اور بنی نضیر کے مابین طے شدہ معاہدے کی ذمہ داریاں یاد دلائیں پھر انہیں مسلمانوں کے خلاف سازشوں کا آئینہ دیکھایا اور سوالات اٹھائے، یہودیوں سے جب کوئی جواب نہ بن پڑا تو ٹال مٹول سے کام لیتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے (نعوذ باللہ) قتل کی تدبیر سو جھمی کہ دھوپ کی تیزی کو سبب بنا کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک یہودی کی گڑھی (چھوٹا قلعہ) کی دیوار کے سائے میں بیٹھنے اور آرام کرنے کی درخواست کی جائے تاکہ گڑھی کی چھت سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر چکی کا پاٹ پھینک کر (نعوذ باللہ) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کا خاتمہ کر دیا جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہودیوں کی درخواست پر وہاں تشریف فرما ہو گئے۔ اس سے پہلے کہ یہودیوں کی تدبیر کارگر ہوتی اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو اس سازش سے خبردار کر دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہاں سے غیر محسوس انداز میں واپس تشریف لے گئے۔ یہودیوں کی بد عہدی، سازشی کردار اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قتل کرنے کے ارادہ کی پاداش میں مسلمانوں نے بنی

نصیر کی بستی کا محاصرہ کر لیا اور پھر ان کے لئے مال و اسباب سمیت جلا وطنی کا حکم صادر ہوا۔ اس پر یہودیوں نے مقامی لوگوں سے قرضے وصول کرنے کی مہلت مانگی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اجازت عطا فرمائی کہ وہ اپنے قرضے وصول اور حساب بے باق کر لیں۔

بنو نصیر کے یہودی جلا وطنی کے بعد خیبر میں آباد ہو گئے اور ان کی تمام تر توانیاں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف صرف ہوئے لگیں، قریش مکہ بنی غطفان اور بنی فہازہ کو مدینہ پر حملہ کرنے کی ترغیب دیتے اور انہیں ہر طرح یہودیوں کی مدد کا یقین دلاتے، چنانچہ اسلام دشمن قوتوں کا معرکہ خندق میں مدینہ کا محاصرہ کرنے کے لئے آیا، یہودیوں کی سازشوں اور کاوشوں کا نتیجہ تھا۔

مدینہ منورہ سے اکاٹے جانے والے تمام یہودی خیبر میں اکٹھے ہو گئے اور حرب و ضرب کا سامان بھی جمع کر لیا۔ یہودیوں نے بنی غطفان کو مختلف ترغیبات سے مسلمانوں کے خلاف اپنا حلیف بنالیا، مسلمانوں پر حملہ کی تیاری کیساتھ ساتھ فساد پانے لگے۔ اس گھجوز اور صورتحال کو دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خاص حکمت عملی سے کام لیتے ہوئے دونوں فساد پی گروہوں میں سے کسی ایک پر واضح حملہ کرنے کے بجائے، خیبر اور بنی غطفان کی بستی کے درمیان راست پر اسد فوج کیساتھ پیس قدمی شروع کر دی۔ اس کا یہ اثر ہوا کہ دونوں گروہ اس غلط فہمی کا شکار ہو گئے کہ حملہ اس پر ہونے والا ہے۔ لہذا اپنا اپنا دفاع کرنے کا چارہ کرنے لگے۔ بنی غطفان کے وہ لڑاکا دستے جو خیبر کے یہودیوں کی حفاظت اور مدد کے لئے گئے تھے فوراً واپس آ گئے۔ اس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حکمت عملی نے دشمن کا اتحاد پارہ پارہ کر کے پہلے بنی غطفان کو زیر کیا اور پھر خیبر فتح کر لیا۔ غزوہ خیبر کے بعد وادی القری کے قبائل نے آپ کی اطاعت قبول کر لی۔ اس کے بعد یہودیوں میں سراٹھانے کی سکت نہ رہی۔

حضور رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیاضانہ حسن سلوک اور مسلمانوں کی

اسلی طرفی کے باوجود یہودیوں کا طرز عمل ہمیشہ اس کے برعکس رہا اور وہ دن بدن اخلاق و تہذیب سے دور ہوتے چلے گئے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق یہودیوں اور منافقین کے کینہ و کدورت کا یہ عالم تھا کہ جب وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو السلام علیک (تم پر سلامتی ہو) کے بجائے کہتے السام علیک (تم پر موت آئے) اس طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ”رعنا“ (ہماری رعایت کریں) کے بجائے زبان موڑ کر کہتے ”راعینا“ (ہمارے چرواہے) اور توہین آمیز حرکات دل میں بہت خوش ہوتے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی حرکات سے باخبر ہو نے کے باوجود کمال رحمت سے کام لیتے لیکن رب ذوالجلال نے اپنے محبوب کی عظمت و شان میں گستاخی کو حکمناروک دیا اور قرآن پاک میں حکم فرمایا کہ آئندہ ”راعنا“ کے بجائے ”انظرنا“ (ہم پر نظر کرم فرمائیے) کا لفظ استعمال کیا جائے۔

اس کے بعد بھی یہودیوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی اختیار نہیں کی اور نہ ہی ”ان اکر مکم عند اللہ اتقاکم“ (اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محترم وہی ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہوگا) کو مانا بلکہ اپنی بالادستی کی خواہش کے غلام بنے رہے۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو یہودیوں کے سر سے نیچنے کے لئے قرآن پاک میں یہودیوں کے برے خصائص بیان فرمائے۔

توہین آمیز کارٹونز کی گستاخانہ اشاعت

مغربی دنیا کے ورقی و برقی ذرائع ابلاغ میں ۳۰ ستمبر ۲۰۰۵ء سے حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں توہین آمیز گستاخانہ کارٹونز کی اشاعت بھی یہودیوں کی ناپاک سازشوں کا تسلسل ہے۔ انتہا پسند یہودیوں نے مسلمانوں کے جذبات مجروح کرنے اور ان کو ”نکو“ بنانے یورپ اور مسلمانوں ممالک کے درمیان اختلاف بڑھانے کے لئے یہ سازش تیار کی جس کا پہلا نشانہ یورپ میں رہنے والے مسلمان اور بعد ازاں مسلمان ممالک کو بنایا جانا مقصود تھا۔ اس سازش کے لئے پہلا قدم مارنے کے اخبار کے نام نکلا، مگر بعد میں ڈنمارک کے یہودی اخبار ”یولاند

پوسٹن“ کا انتخاب کیا گیا اس اخبار کی پیشانی پر یہودیوں کا خاص نشان ”سار آف ڈیوڈ“ بھی موجود ہے۔ اخبار کے ایڈیٹر ”ڈینس روز“ نے خاکے تیار کرنے کیلئے چالیس کارٹونسٹ کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے توہین آمیز خاکے بنانے کا کام سونپا اور ان میں سے بارہ کارٹونز ۳۰ ستمبر ۲۰۰۵ء کو شائع کر دیئے گئے جس پر کئی اسلامی ممالک کے سفیروں نے ڈنمارک کے وزیراعظم سے ملاقات کا وقت مانگا مگر اس نے ملنے سے صاف انکار کر دیا۔ یہ انکار وی انا کنونشن اور بین الاقوامی قانون کی کھلی خلاف ورزی تھی اور یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ شرمناک فعل سوچے سمجھے منصوبے کے تحت کیا گیا۔ مسلمانوں کے احتجاج میں عدم جوش کے سبب سازشیوں کا مقصد چونکہ پورا نہ ہوا تھا اس لئے پورے دو ماہ بعد ناروے کے ایک رسالے میں یہی کارٹونز شائع کئے گئے۔ چونکہ یہ رسالہ زیادہ سرکولیشن نہیں رکھتا تھا اس لئے ایک فرانسیسی اخبار ”واگ بلا دت“ نے رسالے کا حوالہ دے کر یہ کارٹونز شائع کر دیئے۔ مسلمانوں کے محتاج احتجاج کے باوجود کارٹونز کی اشاعت کا یہ سلسلہ یورپ کے ممالک جرمنی، اٹلی، سپین، سویٹزرلینڈ، ہنگری، ہالینڈ، سویڈن، جمہوریہ چیک، ری پبلک، کینیڈا اور روس کے اخبارات و رسائل میں پھیلتا چلا گیا اور اس وقت تک مغرب کے پچونتیس ممالک کے چالیس ورق و برق ذرائع ابلاغ میں بے دریغ شائع اور نشر ہو چکے ہیں۔

روشن خیالی کا فلسفہ اور مسلم حکمران

دنیا بھر کے ذریعہ ارب مسلمانوں کو روشن خیالی اور اعتدال پسندی کی تلقین کرنے والے مسلمانوں کی اکثریت کے دلوں کی تپش اور آتش فکر سے بے خبر، اقتدار کے بیوپاری سیاستدانوں، دانشوروں اور اقتدار کے بھکاری فرمانروا یہ بھول جاتے ہیں کہ تہذیبوں کے تصادم کا فلسفہ کسی مسلم سیاستدان یا دانشور نے پیش نہیں کیا اور نہ ہی دشمن سے محفوظ رہنے کے لئے نام نہاد روشن خیالی اور اعتدال پسندی کام آسکے گی۔ اس لئے کہ آج مغرب زدہ طبقہ کی روشن خیالی اور اعتدال پسندی کا مفہوم واضح نہیں۔ اگر اس کا مقصد اپنے آپ کو لادینی رنگ میں رنگنا اور امریکہ و یورپ کے تہذیب و تمدن

ثقافت سیاست امارت پدر آرزو معاشرت کو اپنا اور ان کو جائز و ناجائز سیاسی و دفاعی مفادات و ضروریات کے سامنے چپ سا دھنا اور اپنا سر جھکائے رکھنا ہے تو یہ غلامی ہے بے غیرتی ہے روشن خیالی اور اعتدال پسندی نہیں، اسے کوئی بھی غیرت مند فرد یا قوم اپنانے کو تیار نہیں۔ خصوصاً راسخ العقیدہ مسلمان تو ایسی روشن خیالی اور اعتدال پسندی پر اُعت بھجتے ہیں اور اپنے لئے روشن و باوقار راستہ اور سچے رہنما کی تلاش میں ہیں جو انہیں نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حقیقی منزل تک پہنچا دے۔ ماضی میں امریکہ و روس کے درمیان مفادات کے حصول کی کشمکش میں عالم اسلام دونوں استبدادی قوتوں کا آلہ کار بنا رہا۔ سرخ سامراج کی شکست و ریخت میں جن ممالک نے جہادی قوتوں کی مدد سے یورپ کے مفادات کا تحفظ کیا اور امریکہ کو واحد سپر پاور بنانے میں جان کی بازی لگا دی انکل سام انہی جہادی قوتوں اور بے ضرر عوام کو دہشت گردی کے نام پر سزا دے رہے ہیں۔ مسلم امہ کا بالادست و مراعت یافتہ طبقہ جو ہر صورت میں اقتدار پر قابض رہنے کا حریص ہے اور مسلم امہ کی غفلت شعار عوامی قوت اگر اب بھی یہود و نصاریٰ کی بیان کردہ دہشت گردی روشن خیالی اور مغربی جمہوریت کے فریب میں شعوری یا غیر شعوری طور پر مبتلا ہو کر مسلم ممالک کی تباہی و بربادی کا حصہ دار یا خاموش تماشا بنی بنا رہا۔ ناموس رسالت کے تحفظ میں مجرمانہ غفلت شعار اور بے بسی کا مظاہر کرنا رہا تو خدشہ ہے کہ یہود و نصاریٰ اپنے مذموم منصوبوں کی تکمیل کے لئے ظلم و ستم کی تاریخ میں نئے باب رقم کرتے رہیں گے۔ تیل کے اثاثوں سے بھرپور مالی طور پر مستحکم فوجی طور مضبوط اور نیوکلیئر مسلم ریاستوں کی بربادی کا نمبر سر فہرست ہے۔

درود شریف کی برکت

حضرت انسؓ نے کہا کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: کہ جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرمائے گا اور اس کے دس درجے بلند فرمائے گا اور اس کے دس گناہ معاف فرمائے گا۔ (نسائی)

تحفظ ناموس رسالت

وَأَشْرَفَ أَصْفَ هَدَل

حسن یوسف پہ کنیں مسر میں انگشت زماں
سرکنا تے ہیں تیرے نام پہ مردان عرب

ارشاد باری تعالیٰ ہے

لَتُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُعَزِّرُوهُ وَتُقِرُّوهُ وَتُسَبِّحُوهُ بُكْرَةً

وَأَصِيلًا (الفتح ۹)

تا کہ اے لوگوں تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس کی تعظیم و توقیر

کرو اور صبح و شام اللہ کی پاکی بولو۔

إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُهِينًا:

بیشک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر لعنت ہے دنیا اور آخرت

میں اور اللہ نے ان کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

فرمان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّىٰ أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ وَالنَّاسِ

اجمعین (بخاری شریف حدیث ۱۵)

تم میں سے کوئی مومن نہیں جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے باپ اور

اس کی اولاد اور سب لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔“

اقوال محققین

اِذْ سَبَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَاحِدًا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ

السَّلَامُ يَقْتُلُ حَذًّا وَلَا تَوْبَةَ لَهُ أَصْلًا (فتاویٰ حاسب المفتاح مخطوط ورق ۳۳۷)

جب کسی نے رسول اللہ یا انبیاء علیہم السلام میں سے کسی کو گالی دی اس کو بطور حد قتل کر دیا جائے گا اور اس کی توبہ ہرگز قبول نہیں ہے۔

آج ڈنمارک کے اخبار میں سید المرسلین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گستاخانہ خاکوں کا چھپنا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہمہ جہت توہین ہے۔ اس مذموم حرکت سے فضائیں زہریلی اور حالات تلخ ہو چکے ہیں۔ زمین و آسمان کا چپہ چپہ حالت کرب میں ہے۔ خطرہ ہے کہیں زمین پر کوئی عذاب کا آتش فشاں نہ پھٹ پڑے اور کہیں آسمان دن کی بارش نہ کر دے۔

اے یہود و نصاریٰ اسلام نے تمام انبیاء علیہم السلام کے ادب کا درس دیا ہے اور مسلمان عملاً اس پر قائم ہیں۔ تم نے انسانیت کی جان اور سب سے بڑے انسان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین کر کے اسن عالم کو خطرے میں ڈال دیا ہے۔ اور تہذیبوں کے تصادم کے لئے تم نے جلتی پر تیل ڈالنے کا کام کیا ہے۔

اے مسلم حکمرانوں تم اپنی غیرت کا ثبوت دیتے ہوئے ڈنمارک سے اپنے سفارتی تعلقات کے انقطاع کیساتھ ڈنمارک حکومت سے مجرم مانگو اور انہیں او آئی سی اجتماع میں برسر عام قتل کر دو۔

اے نام نہاد روشن خیالو تم اپنی پست خیالی، کج فکری، اور بزدلی کو مسلمانوں کے جذبہ ایمان پر مسلط نہ کرو۔ ہمارا دین جگہ لالہ لی ٹھنڈک ضرور ہے۔ مگر وقت کے سمندروں کے دل دھلا دینے والا طوفان بھی ہے۔ ہمیں صرف نرمی، کی نیند نہ سلاؤ، بلکہ حکم قرآن۔ وَلِجِدُوا فِيكُمْ غِلْظَةً (اور چاہے کہ وہ کافر تم میں سختی پائیں) کی نرمی کی بھی بات کرو۔

اسلام صرف محبت نہیں بلکہ اس میں بغض و عداوت کا بھی ایک مکمل باب ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اِنَّ اَحَبَّ اَلْعَمَالِ اِلَى اللّٰهِ الْحُبُّ فِی اللّٰهِ وَ الْبَغْضُ فِی اللّٰهِ

(مسند امام احمد ۵: ۱۳۶)

ترجمہ: بے شک، اللہ کے نزدیک پسندیدہ عمل اللہ کے لئے محبت کرنا اور اللہ کے لئے دشمنی کرنا ہے۔

اے مسلمانو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال مبارک کے بعد از دیمان کے کچھ لوگ مرتد ہوئے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف زبان کھولی تو اس علاقے کے امیر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔
اسمعونی فی ابی وجدی ولا تسعونی فی النبی صلی اللہ

علیہ وسلم (نصب الراية ۳/۵۲)

”مجھے میرے ماں باپ کی گالی دے لو مگر مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں کوئی نازیبا بات نہ سناؤ۔“
آج کی غیرت مسلم بھی یقیناً یہی ہے جس میں سب کچھ برداشت ہے مگر توہین رسالت برداشت نہیں ہے۔ چنانچہ

ہر ملک شہر، گلی، محلے، دفتر اور دکان میں یہ اجتماع کا نفرنس، سمینار، حلقہ ذکر اور درس میں، گستاخوں اور ان کے ایجنٹوں، کے خلاف صدائے احتجاج بلند کیجئے۔

ہر محفل میلاد میں خطباء اور مبلغین تحفظ ناموس رسالت کے موضوع پر تقریر کریں اور یہود و نصاریٰ کی شرارتوں کے رد کے ساتھ کستانی کو جہنم دینے والی زہریلی فکر کا بھی رد کریں۔

یہ مکمل اسراں ہر لمحہ ہر ساعت ہر دن اور ہر رات تحفظ ناموس رسالت کے لئے گرجتے برستے، دھڑکتے اور جھپٹتے جذبات کے ساتھ گزار دیے۔

حکمرانوں کو ڈنمارک سے سفارتی تعلقات کے انقطاع کے ساتھ ساتھ گستاخوں پر شرعی حد لگوانے کے لئے مجبور کریں۔

قید و بند کی صعوبتوں سے گھبرائے بغیر راہ عزیمت کے مسافر بن کر تا موس مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پہرہ دیجئے۔

اولیٰ کی ایسی مردہ خیمہ کی کوچہ ذکر و زندہ ولی کا مظاہرہ کریں۔

جس میں رسالت کے تحفظ کے لئے قانون بین الاقوامی میں قانون ماری کے لئے کردار ادا کریں۔

اے عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آج جگر کا خون، آنکھوں کا نم، نہاں خانہ دل کا اظہار، خیالات کی افسردگی جذبات کی حرارت، ایمان کی روح اور یقین کی پختگی کا ایک ہی نعرہ ہے۔

شرابِ عشقِ احمد میں کچھ ایسی کیف و مستی ہے
کہ جان دے کر بھی اک دو بوند مل جائے تو سستی ہے
اٹھو ایک فرض پورا کرنے کے لئے اور ایک قرض اتارنے کے لئے آگے بڑھو
اگر نہ ماری آستائیں تو امت نے قتل نہ کیا اور اپنی طبعی موت مر گئے تو سہا ارب امت کا
روزِ محشر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے کیا جواب ہوگا۔

ناموس رسالت پہ قربان

ہمارا مال ہماری جان



ABN MARKETING

Property Advisor & Consultant

Inayat Ali Bhatti

Director

Rizwan Younas

Director Marketing

4- Lg, Cantt Plaza, Tufail Road, Lahore Cantt

PH: 042-6668286-6668636-6665651-0300-4277465

تحریک تحفظ ناموس رسالت میں علمائے اہل سنت کا کردار

حضرت مولانا محمد طاہر تبسم، جامعہ نظامیہ غوثیہ شہنشاہی،
وطن عزیز کی دھرتی اس بات کی گواہ ہے کہ اس میں اٹھنے والی بر تحریک میں علماء
اہل سنت نے ہر اول دستے کا کردار ادا کیا۔ قیام پاکستان کی تحریک سے تحریک ختم
نبوت اور اس سے تحریک نظام مصطفیٰ تک جبکہ علمائے اہل سنت کے لازوال کردار کی
نا قابل فراموش داستانیں رقم ہیں۔ مسند قبل، قال میں علمی مہمات کا قیام اور بحراب، خیر
سے صدائے حق بلند کرنے والوں نے جب بھی محسوس کیا کہ اب ان کے میدان عمل بلا
رہا ہے تو وہ بلا تامل، بلا توقف، بلا تردد اور بلا تاخیر سر کھنکھ جہاد بن کر میدان عمل میں کود
پڑے اور بڑی سے بڑی قربانی سے بھی دریغ نہ کیا۔ قید و بند کی صعوبتوں سے لیگر
جانوں کے نذرانوں تک۔ ایسا کیوں نہ ہو کہ یہ چیزیں انہیں اپنے احوال سے
ورثے میں ملی ہے۔ امام اعظم ابو حنیفہ ہوں، امام احمد بن حنبل، مجدد الف ثانی ہوں یا
علامہ فضل حق خیر آبادی، علامہ عنایت احمد کاوری، مولانا محمد علی جوہر علامہ شاہ
احمد نورانی ہوں یا مولانا عبد الستار خان نیازی ہر ایک نے جہاد اور جہاد کی وجہ
کے سامنے ڈٹ جانے، جابر سلطان کے سامنے کھڑے نہ ہونے اور خدا بھلائے اللہ کے لئے
اپنا دن تن دھن قربان کر دینے کی ایسی ایسی داستانیں رقم کی ہیں جو جہاد کے ماتھے کا
جھومر ہیں اور تاریخ جن پہ نازل ہوتی رہتی ہے۔

ڈنمارک، ناروے، سپین، فرانس اور دیگر مغربی ممالک کے اخبارات نے اپنی
ذہنی پستی، اخلاقی بے راہروی اور مذہبی دہشت گردی کا مظاہرہ کرتے ہوئے امام
الاولین والآخرین، رحمۃ للعالمین، راحت العاشقین، مراد المشتاقین، سرانج السالکین
احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین اور گستاخی پر مبنی کارنوںز (خاکے)
شائع کئے تو پورا عالم اسلام لرزہ بر اندام ہو گیا اور دنیا کے سوارب سے لاکھ مسلمانوں
میں اضطراب کی لہر دوڑ گئی۔ کیونکہ اس سے زیادہ ان کے جذبات کو بھڑکانے والی
اور کیا چیز ہو سکتی تھی اطراف و اکناف عالم میں جہاں کہیں مسلمان بستے ہیں جہاں کہیں

ہم حضرت پیر سید محمد محفوظ مشہدی

حضرت علامہ پیر عرفان مشہدی

اور

ناموس رسالت

کے اسیران کو ہدیہ تبریک

قاری محمد رضا جلالی، پوہداری فیض احمد
صاحبزادہ حکیم افتخار احمد نورانی، قاری محمد
قاری منصر محمود انجم جلالی، مولانا محمد الیاس جلالی
حنیف جلالی، قاری محمد اکرم جلالی

تحت علماء پاکستان و مرکزی جماعت اہل سنت گجرات

سانحہ نشتر پارک کراچی، جیسا میں نے دیکھا

علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی

جماعت اہل سنت پاکستان میرے والد گرامی حضرت خطیب پاکستان مولانا محمد شفیع اوکاڑوی رحمہ اللہ نے پچاس برس پہلے ۱۹۵۶ء میں قائم کی، اس تنظیم کی ابتداء کراچی سے ہوئی۔ ابا جان قبلہ علیہ الرحمہ ان دنوں کراچی شہر کی سب سے بڑی اور نئی تعمیر شدہ نیو میمن مسجد، ایم اے جناح روڈ کے خطیب و امام تھے۔ انہوں نے کراچی شہر میں اہل سنت و جماعت کی طرف سے مجالس عشر و حرم کے انعقاد کے ساتھ ساتھ عمید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جلوس کا بھی سلسلہ شروع کیا۔ انجمن مسلمانان پنجاب کے جلوس کے ساتھ شامل ہو کر یہ جلوس آرمس باغ میں اختتام پذیر ہوتا۔ یہاں جلسہ میں میرے والد گرامی علیہ الرحمہ کے سوا کسی سنی امام کو خطاب کا موقع نہ دیا جاتا اور کوئی ”سرکاری“ مہمان ضرور ہوتا۔ ۱۹۷۰ء میں جماعت اہل سنت کے امیر و صدر کی حیثیت سے ابا جان قبلہ علیہ الرحمہ نے اعلان کیا کہ جماعت اہل سنت کا سالانہ جلوس نیو میمن مسجد سے نشتر پارک تک پیدل مسافت طے کرے گا اور مرکزی اجتماع ہوا کرے گا۔

حضرت والد گرامی علیہ الرحمہ کے علاوہ عبدالمصطفیٰ ازہری رحمۃ اللہ علیہ، مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا محمد حسن حقانی، مولانا نبیل احمد نعیمی، مولانا محمد وسایا الخطیب، صوفی محمد ایز خان تیاڑی رحمۃ اللہ علیہ، شاہ فرید الحق، ظہور الحسن بھوپالی رحمۃ اللہ علیہ، اور متعدد علماء و مشائخ و دیگر شخصیات ہر سال اس جلوس کی قیادت کرتیں۔ علمبر سے دسرتک جلوس کا اہلیہ ہوتا اور عصر اور مغرب کے درمیان نشتر پارک میں جلسہ ہوتا۔ اس دن کے لئے بھی قیام گاہ کا اہیل کا انتظام ہوتا تھا۔

سے نگرانی و تعاون چاہا جاتا ہر سال ماہ محرم میں یوم عاشورہ کے حوالے سے ضروریہ اعلان ہوتا کہ امن قائم رکھا جائے۔ گزشتہ چند برسوں سے عالمی دہشت گردی اور تخریب کاری کے مسلسل نمایاں واقعات کی وجہ سے ہر تین بار پر یہ خدشہ ظاہر کیا جانے لگا کہ شریک عناصر ایسے مواقع پر بھی شراٹگریزی کر سکتے ہیں لہذا انسانی جانوں اور املاک کے تحفظ کے لئے ضروری انتظام کئے جائیں۔ دیکھا گیا کہ گزشتہ پانچ برسوں میں بھی عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موقع پر کوئی خاص حفاظتی انتظام نہیں ہوئے۔ شاید اس خیال سے کہ ہر گلی ہر محلے میں سبھی مسلمان اس موقع پر میلاد شریف مناتے ہیں تو کسی تخریب کاری کا کیا گمان!

اس سال ڈین مارک میں فلیمنگ روز اور اس کے ساتھی شیطانوں نے مذموم کارڈوں شائع کر کے وہ دہشت گردی کی کہ دنیا بھر میں غم و غصہ ظاہر ہوا۔ کراچی کے شہری و صوبائی حکمرانوں کو باور کرایا گیا تھا کہ تخریب کار دیکھ چکے ہیں کہ تحفظ ناموس رسالت کی ریلی کتنی پر امن اور کامیاب رہی ہے اور لوگ اس سال اپنے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنی محبت و عقیدت کا اظہار کچھ زیادہ جوش و جذبے سے کریں گے۔ اس لئے حفاظتی انتظامات میں بی طرح غفلت نہ برتی جائے۔ ۹ ربیع الاول ۱۴۲۷ھ کو دعوت اسلامی کے مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں خواتین کے اجتماع کے اختتام پر بدظن کی وجہ سے بھگڑ رچ گئی اور تین سے زائد خواتین جاں بحق ہو گئیں۔ اس سانحہ کو کسی سازش کا نتیجہ قرار دینے کی کوشش نہیں کی گئی۔ لیکن اس سانحے پر سبھی کو صدمہ تھا اور لوگ مغموم تھے۔

۱۲ ربیع الاول ۱۴۲۷ھ گیارہ اپریل دو ہزار چھ کو جماعت اہل سنت اور متعدد سنی تنظیموں کا سالانہ مرکزی جلوس ملائے اہل سنت اور جماعت اہل سنت کراچی کے امیر حضرت مولانا سید شاہ تراب الحق قادری کی قیادت میں نیو میمن مسجد سے نشتر پارک لگانہ ہوا۔ مختلف علاقوں سے چھوٹے بڑے کتنے ہی پیادہ افراد کے جلوس اور سواروں کے قافلے اس میں شامل ہوتے رہے اور سبھی نشتر پارک کی طرف رواں دواں تھے۔ نشتر پارک کے قریب "پرانی نمائش چورنگی" کو مولانا شاہ احمد علی کے نام

سے موسوم کر دیا گیا۔ اس چورنگی کے اطراف نیم رینگ الاول ہی سے متعدد اسٹال لگے جاتے ہیں۔ جلوس کی آمد پر ان اسٹالوں پر جمع ہجوم کی وجہ سے جلوس کی روانی میں فرق آ جاتا ہے اور اس سال اسی باعث تقریباً نصف گھنٹے کی تاخیر سے جلوس نیشنل پارک پہنچا یہاں لوہے کے پائپس سے بنا ہوا اسٹیج خاصا بڑا اور مضبوط تھا اس پر نگاروں کے تھمتے بچھے تھے گزشتہ شب اسی اسٹیج پر نعت خوانی ہوتی رہی تھی، عصر کی نماز ادا کرنے کے بعد مولانا سید شاہ تراب الحق قادری صاحب اس اسٹیج پر خود ماتمک پر آئے اور مختصر خطاب کیا ان کا خطاب جاری تھا کہ نماز مغرب کی اذان شروع ہو گئی انہوں نے لوگوں سے کہا وہ جائیں نہیں کیوں کہ نماز کے بعد جلسہ ہوا گا۔ اتنا کہہ کر وہ اسٹیج سے نیچے حاضرین میں نماز کی امامت کے لئے چلے گئے۔ جناب حاجی محمد حنیف ٹیب بھی اسٹیج سے اتر گئے، اسٹیج پر موجود افراد وہیں باجماعت نماز ادا کر لیتے ہیں۔ اسٹیج سر اس سال مولانا سید عبدالوہاب اکرم قادری نے امامت کروائی اور نماز کے بعد مختصر دعا کی۔ اسٹیج پر موجود افراد سنتوں کی ادائیگی کے لئے کھڑے ہوئے۔ میں بھی اپنی جگہ بیٹھا بکھیرا کھڑا رہا تھا کہ اسٹیج سے کچھ فاصلے پر بہت شدید دھماکا ہوا جو امامت پر بہت بھاری گزرا میں نے لوگوں کو بھاگتے اور گرتے دیکھا۔ میں نے پوچھا کیا ہوا ہے؟ میرے ایک عقیدت مند نے مجھے اٹھایا اور کہا کہ بم پڑا ہے۔ یہاں سے چلنے اس نے میرا ہاتھ تھام لیا تو میرے کرتے کی آستین خون سے رنگین تھی اس نے بتایا کہ کرتے کی پشت بھی خون سے بھری ہوئی ہے۔ مجھے دائیں کندھے پر پتھر گرنی سی محسوس ہوئی اسٹیج پر متعدد لوگ سبے سداھ گرے ہوئے تھے میرا سانس گھٹ رہا تھا اور میرا سینہ جکڑ گیا تھا میری آواز بالکل خشک ہوتی جا رہی تھی۔ اسٹیج سے مجھے اتارا گیا تو وہاں لوگ میرے گرد آئے انہوں نے میرا خون بہتا دیکھا تو بغیر تاخیر کے مجھے میری ہی گاڑی میں ہسپتال لے چلے۔

زندگی میں یہ سانحہ پہلی مرتبہ بچشم خود دیکھا تھا مجھے اندازہ ہوا کہ اچانک بہت سے لوگ بم دھماکے میں کیوں جاں بحق ہو جاتے ہیں۔ ہم پھٹتے ہی بارود کے ساتھ جو گیس نکلتی ہے وہ نظام تنفس کو بہت زیادہ متاثر کرتی ہے اور دل اور دھیراں پر فوری اثر ہوتا ہے اور جانے کتنے اسی باعث دم توڑ دیتے ہیں۔

علامہ مولانا شاہ محمد انس نورانی

علامہ مولانا پیر سید محفوظ مشہدی

ڈاکٹر سرفراز نعیمی، حافظ خادم حسین رضوی

کو تحریک تحفظ ناموس رسالت میں
نمایاں کام کرنے پر مبارک باد پیش کرتے ہوئے

تمام اکابرین اہل سنت سے اتحاد اہل سنت کی توقع رکھتے ہیں

منجانب: WWW.WATSONJAM.COM
محمد رمضان ساغر، نائب صدر جے یو پی شیخوپورہ
محمد احمد رضا، محمد بلال رضا،

سنگھار چوڑی ہاؤس، گلی زرگراں شیخوپورہ

گستاخ رسول کی علامات

سید محمد جمال بیانی

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گستاخی و اہانت کا ارتکاب کرنے والے کے لئے قرآن حکیم نے جہاں چند علامات و نشانیاں بیان کیں ہیں وہاں یہ بھی واضح کیا ہے کہ ایسے شخص کا بارگاہِ نبوت میں کیا وجہ و حیثیت ہے۔

ارشاد فرمایا:

وَلَا تُطْعَمُ كُلُّ حَلَّافٍ مِّنْهُمْ مِّنْ مَّاءٍ شَدِيدٍ مِّنْ سَمِّهِ ۝ مَنَاعٌ لِلْخَيْرِ

مُعْتَدِ اَيْهِ ۝ غَنَىٰ بَعْدَ ذَلِكَ (سبح ۝ ان کان ذا مال وبنین ۝)

اور آپ کسی قسمیں کھانے والے ذلیل (جھوٹے) شخص کی باتیں نہ مانیں جو لوگوں کو طعنہ دیتا اور چغلی کھاتا رہتا ہے۔ جو نیک کام سے لوگوں کو روکتا ہے حد سے بڑھا ہوا، بدکار ہے جو بدن بیان ہے، اس پر غرور ہے کہ (میں طلسموں کے باعث) بدنام (اور عالم میں اپنی حرکتوں کی وجہ سے) رہا ہے۔ (یہ تمہارے گھمنے کا فرقہ کو) اس لئے ہے کہ وہ مال و اولاد والا ہے۔

اس مقام پر اللہ رب العالمات کا یہ خطاب انتہائی پر جلال اور عیض و غضب کا آئینہ دار ہے ایسا کیسے نہ ہو کیونکہ یہ اس آدمی کے بارے میں ہے جو نشان محبوب میں گستاخی و اہانت کا ارتکاب کر رہا ہے جس پر مفسرین کے نزدیک یہ آیت کریمہ ولید بن مغیرہ کے بارے میں نازل ہوئی جو گستاخ رسول تھا اور وہ مندرجہ ذیل ذائل کا مرتفع تھا۔

کل حلاف: بہت زیادہ جھوٹی قسمیں کھانے والا

وہ حقیقت پر مبنی ٹھوس و جامع عقیدہ ایمان سے عاری تھا یہی وصف مضموم اس کے جملہ برے اوصاف پر مقدم و حاوی تھا۔ بایں سب وہ اطاعت و فرمانبرداری کی راہ پر چلنے سے باز رہا۔ بات بات پر جھوٹی قسمیں کھاتا اس کی عادت مانیہ بن گئی تھی۔

مہین، کمینہ و ذلیل۔ ایسا کمینہ ہے کہ عقل و فہم سے عاری ہے اور شعور آگہی کی ہوا تک بھی اسے نہیں چھو سکتی۔

حضرت ابن عباس کے نزدیک اس لفظ کا ایک معنی کذاب ہے یعنی بہت زیادہ جھوٹ بولنے والا اور ذلیل و رسوا۔ یہ معنی پہلے معنی کے قریب تر ہے اس لئے انسان اپنی جان پر آنے والی ذلت و رسوائی سے خود کو بچانے اور محفوظ کرنے کے لئے جھوٹ کا سہارا لیتا ہے۔ اس کا ایک اور معنی خسیس و گھٹیا ذلیل و رسوا اور بہت زیادہ شر و برائی پھیلانے والا بھی ہے۔

ہماز: بہت زیادہ طعن و تشنیع اور عیب جوئی کرنے والا۔ ہماز اس آدمی کو کہتے ہیں جو کسی کی عدم موجودگی و غیوبت میں اس کے حوالے سے اظہار عیب کرے۔ اور اس کی موجودگی میں زبان طعن و تشنیع و دراز کر کے اس کی عزت و عظمت احترام و قار کو مجروح کرنے کی ناکام سعی و کوشش کرے۔

مشاء بنمسم: بہت زیادہ چغل غور۔ امن و آتشی اخوت و بھائی چارے کو فروغ دینے کے بجائے لوگوں کے مابین جھگڑا فساد انتشار و افتراق پیدا کرنے اور انہیں باہم دست و گریباں کرانے کی خاطر ایک طبقے کی دوسرے طبقے سے چغل خوری کرے۔ تاکہ وہ ایک دوسرے کے دشمن و عدد بن کر قتل و غارت کا بازار گرم کریں۔ ہمز کے معانی مارنے طعن کرنے کے بھی ہیں۔ اور یہ بہت زیادہ غیبت کرنے والے کے لئے مستعار استعمال ہوتا ہے۔ بایں سب یہ شخص بعض لوگوں کی ناپسندیدہ مکروہ چیزیں ان کے سامنے نہ صرف ذکر کرتا ہے۔ بلکہ ان کے عیوب و نقائص کا بھی برملا اظہار کرتا ہے۔ اور یوں درپردہ اس کی عزت کے ساتھ نہ صرف کھیلتا ہے۔ بلکہ اس کو اچھالتا ہے۔ گویا اس کے طرز عمل کے باعث یہ آدمی دوسروں کی اذیت و تکلیف کا باعث بنتا ہے۔

منان النحر: خمر سے بہت زیادہ منع کرنے والا۔

اس مقام پر خیر سے مراد ہر قسم کی نیکی و بھلائی ہے خواہ دنیا میں اللہ کی رضا و خوشنودی کے لئے مال خرچ کرنے کی صورت میں ہو۔ خواہ آخرت سنوارنے کے لئے اعمال صالحہ بجالانے اور نوابی و شکرات سے بچنے کی صورت میں ہی کوئی نیکی کیوں نہ ہو۔ یہ نیکی اور بھلائی میں سدا راہ ہے۔

حضرت ابن عباس نے فرمایا اس مقام پر خیر سے مراد اسلام ہے۔ یہاں آیت کریمہ کا اطلاق چونکہ ولید بن مغیرہ پر ہو رہا ہے اور وہ اپنی عادتوں و خصلت شنیعہ کے باعث اپنی اولاد اور عزیز و اقارب کے حق میں قبولیت اسلام کی راہ میں حائل تھا۔ حتیٰ کہ اس نے اپنے دس بیٹوں کو واشگاف کے الفاظ میں یہ حکم دے رکھا تھا کہ

لن دخل احد منکم فی الدین محمد لا انفعہ بشی ابدا
اگر تم میں کوئی دین محمدی میں داخل ہوا تو میں ہمیشہ کے لئے کسی بھی چیز کا نفع نہ پہنچاؤں گا۔

ولید بڑا خوشحال اور مالدار تھا اس کے پاس نو خوار چاندی کے مثقال تھے۔ علاوہ ازیں طائف میں اس کا ایک باغ بھی تھا اس لئے اس نے اپنی اولاد کو متنبہ کر دیا کہ جس نے بھی دین اسلام اختیار کیا۔ اس کو وراثت سے عاق کر دوں گا۔ اپنے تعصب کی وجہ سے وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس کی اولاد میں سے کوئی خیر غظیم یعنی دین اسلام کو قبول کرے۔ معتد بہت بڑا ظالم اور حد اعتدال سے تجاوز کرنے والا۔

لوگوں کے ساتھ لین دین اور معاملہ کرتے وقت حد اعتدال سے تجاوز کرنے اور عدل و انصاف کے جملہ تقاضوں کو پامال کرنے والا ہے۔ ستم رسیدہ لوگوں کو اپنی ظلم و ستم کی چکی میں پیسا اس کی علامت و شناخت ہے۔ دوسروں کی تحفظ حقوق کی ذمہ داری کے بجائے غصب و حقوق اس کی عادت ثانی ہے۔ مزید برآں یہ بڑا ہی شہوت پرست ہے۔ ظلمت و تاریکی کے گھروں میں گر کر اپنا سفر زندگی تمام کر رہا ہے۔ بایں حالت جب وہ ہر چیز میں تجاوز کی حدود کو چھو چکا ہے تو اب اس میں صدق و اخلاق

اساتذہ کرام کی خدمت میں عرض ہے۔

آپ کی خدمت میں

ماہنامہ اسلامی اعلیٰ تعلیمی ادارہ

ماہنامہ اسلامی اعلیٰ تعلیمی ادارہ 2006ء

میں سے آئے ہیں۔

جس کی وجہ سے وہ شہداء کہلاتے

ہیں۔ **اللہ تعالیٰ** ان کے لئے اجر عظیم دے۔

اللہ تعالیٰ ان کے لئے اجر عظیم دے۔

اللہ تعالیٰ ان کے لئے اجر عظیم دے۔

اللہ تعالیٰ ان کے لئے اجر عظیم دے۔

اللہ تعالیٰ ان کے لئے اجر عظیم دے۔

اللہ تعالیٰ ان کے لئے اجر عظیم دے۔

اللہ تعالیٰ ان کے لئے اجر عظیم دے۔

اللہ تعالیٰ ان کے لئے اجر عظیم دے۔

اللہ تعالیٰ ان کے لئے اجر عظیم دے۔

اللہ تعالیٰ ان کے لئے اجر عظیم دے۔

اللہ تعالیٰ ان کے لئے اجر عظیم دے۔

اللہ تعالیٰ ان کے لئے اجر عظیم دے۔

اللہ تعالیٰ ان کے لئے اجر عظیم دے۔

اللہ تعالیٰ ان کے لئے اجر عظیم دے۔

اللہ تعالیٰ ان کے لئے اجر عظیم دے۔

اللہ تعالیٰ ان کے لئے اجر عظیم دے۔

تحریک تحفظ ناموس رسالت میں قائدانہ کردار ادا کرنے پر

مرکزی جمعیت علمائے پاکستان پنجاب کے صدر

پیر سید محمد محفوظ مشہدی

مرکزی جماعت اہل سنت پاکستان کے ناظم
اعلیٰ مناظر اسلام

مولانا محمد عرفان مشہدی

WWW.RAFEEELAM.COM
کوسلام عقیدت

منجانب :

قاری عبدالرحیم جلالی، قاری محمد عابد جلالی، قاری محمد اسلم جلالی

قاری عبدالقیوم جلالی، دیگر احباب اہل سنت

ہولوکاسٹ ایک حقیقت یا افسانہ

تحقیق: ڈاکٹر عبداللہ خان۔ محقق قسمی عباس

ذہن مارک اور دیگر ممالک کی جانب سے توہین آمیز خالوں کی اشاعت کے خلاف مسلمانان عالم نے بھرپور احتجاج ریکارڈ کرا دیا۔ اکثر یورپی ممالک نے خالوں کی اشاعت کو آزادی اظہار کا معاملہ قرار دیتے ہوئے کوئی بھی ایکشن لینے سے عاجزی کا اظہار کیا۔ مگر خالوں کی اشاعت پر آزادی اظہار کی وجہ سے گرفت گئیں ہو سکتی تو مسودہ ۶۰ لاکھ یہودیوں کے قتل (ہولوکاسٹ) کو بھلانے پر گرفت پیاں لی جاتی ہے۔ اس تنازعہ قتل عام کے متعلق ایران، شام اور مصر کے علاوہ کسی اسلامی ملک میں تحقیقی کام نہیں ہوا۔ اسی لئے اب ہر شخص جاننا چاہتا ہے کہ آخر ہولوکاسٹ کیا ہے اور اس کا انکار جرم کیوں ٹھہرا؟ اس کا جواب مختصر انداز میں پیش خدمت ہے۔

ہولوکاسٹ کو عبرانی میں شہ آہ یا شواخ کہتے ہیں۔ ہولوکاسٹ یونانی لفظ (Holo Kauston) سے ماخوذ ہے جس کا معنی ہے آگ میں عمل طور پر جل کر قربانی دینا۔ 1950ء میں یہی لفظ یہودی، یونانیوں کے ہاتھوں یہودیوں کے قتل عام کے لئے استعمال کرنے لگے۔ آج یہ لفظ تمام یونانیوں کے لئے استعمال ہوتا ہے جو قتل عام کی طرف منتقل ہوتا ہے یونانیوں کے ہاتھوں ہوا۔

ایک معروف اور کثیر یہودی ویب سائٹ یا ڈائنامک کے مطابق ہولوکاسٹ سے مراد وہ تمام یہودی مخالف سرگرمیاں ہیں جو یونانیوں نے 1933ء سے 1945ء کے درمیان یہودیوں سے روا رکھیں۔ ان میں یہودیوں کو قانونی و اقتصادی حیثیت سے محروم کرنا، انہیں بھوکا پیاسا رکھنا اور 60 لاکھ یہودیوں کا قتل عام شامل ہے۔ اس ویب سائٹ کا مطالبہ ہے کہ یہودیوں پر ہونے والے مظالم کے لئے ہولوکاسٹ کی بجائے عبرانی لفظ شہ آہ یا شواخ استعمال کیا جائے کیونکہ لفظ ہولوکاسٹ نیکر کی انسانی جہیوں

کے لئے بھی استعمال کیا ہے۔

۱۹۳۳ء، ۱۹۳۵ء، ۱۹۳۷ء تک روٹا ہوا ہے، اسے پھر انجم دہشت گردانہ قتل کر دیا گیا۔
 یہ ہے جان کر وہ کل رام گہائی غور یہودی کی رہائی ہے۔

۱۹۳۰ء، ۱۹۳۳ء، ۱۹۳۵ء کو ایٹمی طاقتوں کی کامیابی۔

۱۹۳۳ء میں ڈی من صلا، پائل وین اٹلان رگ کے لگال کے بعد طرزی
 کا ہوا شرکت لیر کے عکس اور یہ تھا۔ **اسلم علیہ السلام** کو اس میں سے
 طرف کر دیا۔

۱۹۳۵ء میں لورم رگ کے آئینے ہوتے ہیں کے لگال میں عربی اور
 اس کے جھٹکے میں ہی ہوش کی شریعت کی لکھائی اس کے بعد وہیں ہونے کے
 سارے لکھتے ہیں اور دھتکے کرنا۔

۱۹۳۵ء میں اس کے بعد وہ لکھتے ہیں اور دھتکے کرنا۔ اس کے بعد
 اس کے تھے شروع میں لکھتے ہیں اور دھتکے کرنا۔ اس کے بعد
 یہودیوں کے لئے **اسلام** لکھتے ہیں اور دھتکے کرنا۔

۱۹۳۵ء میں اس کے بعد وہ لکھتے ہیں اور دھتکے کرنا۔ اس کے بعد
 کیا کہ وہ لکھتے ہیں اور دھتکے کرنا۔ اس کے بعد
 اپنے کاموں کے لئے لکھتے ہیں اور دھتکے کرنا۔

۱۹۳۵ء میں اس کے بعد وہ لکھتے ہیں اور دھتکے کرنا۔ اس کے بعد
 ۱۹۳۵ء سے لکھتے ہیں اور دھتکے کرنا۔ اس کے بعد
 میں لکھتے ہیں اور دھتکے کرنا۔ اس کے بعد
 ہوتے۔ یہ لکھتے ہیں اور دھتکے کرنا۔ اس کے بعد

۱۹۳۵ء میں اس کے بعد وہ لکھتے ہیں اور دھتکے کرنا۔ اس کے بعد
 لکھتے ہیں اور دھتکے کرنا۔ اس کے بعد
 لکھتے ہیں اور دھتکے کرنا۔ اس کے بعد

کے بارے میں پتہ نہیں چلتا کہ وہ کون سا ملک تھا۔
 ۱۹۳۹ء میں ان کے لئے قادیان سے ملایا گیا، انھیں پھر ان کے لئے قادیان سے ملایا گیا۔
 پھر ان کے لئے قادیان سے ملایا گیا۔

۱۹۳۹ء میں ان کے لئے قادیان سے ملایا گیا۔
 ان کے لئے قادیان سے ملایا گیا۔

۱۹۳۹ء میں ان کے لئے قادیان سے ملایا گیا۔
 ان کے لئے قادیان سے ملایا گیا۔
 ان کے لئے قادیان سے ملایا گیا۔

۱۹۳۹ء میں ان کے لئے قادیان سے ملایا گیا۔
 ان کے لئے قادیان سے ملایا گیا۔

۱۹۳۹ء میں ان کے لئے قادیان سے ملایا گیا۔
 ان کے لئے قادیان سے ملایا گیا۔

۱۹۳۹ء میں ان کے لئے قادیان سے ملایا گیا۔
 ان کے لئے قادیان سے ملایا گیا۔

۱۹۳۹ء میں ان کے لئے قادیان سے ملایا گیا۔
 ان کے لئے قادیان سے ملایا گیا۔

۱۹۳۹ء میں ان کے لئے قادیان سے ملایا گیا۔
 ان کے لئے قادیان سے ملایا گیا۔

۱۹۳۹ء میں ان کے لئے قادیان سے ملایا گیا۔
 ان کے لئے قادیان سے ملایا گیا۔

۱۹۳۹ء میں ان کے لئے قادیان سے ملایا گیا۔
 ان کے لئے قادیان سے ملایا گیا۔

یہودیوں کو آباد کرنے کے لئے ۱۴ مئی ۱۹۴۸ء کو ایک یہودی ریاست ”اسرائیل“ کے نام سے قائم کی۔ اس ریاست کا بانی ”نیتن گولڈمین“ تھا۔ اسرائیلی ریاست کی صورت میں نقد ثمرہ حاصل کرنے کے بعد اگلا مرحلہ یہودی آباد کاروں کو مالی طور پر مستحکم کرنا تھا۔ چنانچہ یہودیوں نے یہ مہم اس نہج پر پہنچادی کہ خود جرمن عوام ہٹلر کو قصور وار اور قابل نفرت سمجھتے ہوئے احساس ندامت لئے نئی نسلیں پیدا کر رہے ہیں۔ اسی احساس ندامت کے تحت جرمن عوام نے اربوں ڈالر 4300000 یہودیوں کو دیئے ہیں۔ ان میں سے ۴۰٪ اسرائیل کے اور باقی دنیا کے دیگر حصوں کے یہودی تھے۔ امریکی حکومت نے بھی شروع سے ہی اپنے شہریوں کو اس افسانے کی بدولت سالانہ اربوں ڈالر کی اسرائیل امداد کے لئے راضی کر رکھا ہے جو امریکی عوام ٹیکسوں کی مد میں ادا کرتے ہیں۔

اگرچہ امریکہ میں یہودی کل آبادی کا صرف ۳٪ ہیں۔ مگر ان کی طاقت اور اثر و رسوخ بہت زیادہ ہے۔ اس کا اندازہ اسرائیلی روزنامہ ”یروشلیم پوسٹ“ کی ۲۲ اپریل ۲۰۰۰ء کی اس رپورٹ سے کیا جاسکتا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ ”۱۹۹۶ء میں بل کھنن کے دوبارہ انتخابات کے لئے چلائی جانے والی انتخابی مہم کے کل اخراجات کا ۵۰٪ یہودیوں نے برداشت کیا۔“

اس کے علاوہ امریکہ میں یہودی اثر و رسوخ کا اندازہ اس طرح بخوبی کیا جاسکتا ہے کہ امریکہ کے ۵۰٪ ارب پتی یہودی، اشرافیہ طبقہ کا ۱۱٪ یہودی، اعلیٰ ترین صحافیوں اور پبلشرز میں ۲۵٪ یہودی، سول سروس کے انتہائی اعلیٰ افسران میں ۱۵٪ یہودی، انتہا اہم رضا کارانہ اور عوامی مفاد کی تنظیموں کے سربراہوں میں ۷۰٪ یہودی، بڑے دانشوروں میں ۵۰٪ یہودی اور بڑے پروفیسرز میں ۲۰٪ یہودی قابض ہیں۔ ملک کی کل ۳٪ آبادی نے باقی ۷۷٪ کو برغمال بنا رکھا ہے۔ یہودیوں کے اسی اثر و رسوخ کی بدولت ۱۹۷۳ء سے ۱۹۸۹ء کے درمیانی عرصے میں امریکہ نے اسرائیل کا 1۵.4 بلین

ڈالر کا قرضہ امداد میں تبدیل کیا۔ یہاں یہ امر بھی ملحوظ رکھنا چاہیے کہ ۱۹۸۴ء کے بعد سے اسرائیل کے لئے امریکی امداد لازماً اس کے سالانہ قرضوں کے برابر یا زیادہ ہوتی ہے اور دنیا کے دیگر ممالک امریکی قرضے سالانہ چار قسطوں میں وصول کرتے ہیں جب کہ اسرائیل واحد ملک ہے جسے امریکی مالی سال کے بالکل آغاز پر قرضہ یکمشت ادا کرتا ہے۔

اسرائیل میں آباد یہودیوں کو درج بالا تمام فوائد صرف ہولوکاسٹ کی بنیاد پر دیئے جاتے ہیں۔ خود اسرائیل کے بانی نیتن گولڈمین نے ۲۹ دسمبر ۱۹۷۹ء کو پیرس میں ایک تاریخی جملہ کہا کہ ”دوسری جنگ عظیم کے بعد یہودیوں سے انتہائی لاد و پیار کا سلوک کیا جاتا ہے آشودنز (مبینہ نازی کیمپ) کے بغیر اسرائیل کا وجود ممکن نہ تھا“ اسرائیل کی آبادی دنیا کی کل آبادی کا 0.001٪ ہے۔ یعنی دنیا کے ہر ایک ہزار افراد کے لئے ایک اسرائیلی یہودی، لیکن فی کس آمدنی کے لحاظ سے عالمی طور پر اس کا نمبر سولہ ہے۔ واشنگٹن رپورٹ آن مڈل ایسٹ فیئر کے مطابق ”ہر برس امریکہ اسرائیل پر ۵ بلین ڈالر خرچ کرتا ہے یعنی 13.5 ملین ڈالر روزانہ۔ یہ تمام نوازشات ہولوکاسٹ ہی کا صلہ ہیں۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آخر امریکہ ہی اسرائیل کی غیر مشروط امداد کیوں کرتا ہے؟ اس کا جواب نو بل انعام یافتہ بشپ آف افریقہ نے دیتے ہوئے کہا کہ ”اسرائیلی حکومت کو امریکہ میں ایک مقدس مجسمہ کی حیثیت حاصل ہے۔ اس پر تھوڑی بھی تنقید آپ کو یہود مخالف ثابت کرنے کے لئے کافی ہے۔ اس ملک کے لوگ غلط کو غلط کہنے سے ڈرتے ہیں کیونکہ یہودی لابی بہت طاقتور ہے۔ بہت ہی طاقتور“ ہولوکاسٹ کے بارے میں عمومی طور پر تین طبقات پائے جاتے ہیں۔

جن کا دعویٰ ہے کہ ۶۰ لاکھ یہودی قتل ہوئے۔ یہ طبقہ خود یہود پر مشتمل ہے۔ ”رال ہیلبرگ“ کی یہودی روایات پر مبنی کتاب Destruction of European Jews اس بارے میں مشہور ہے۔

۲۔ جن کا دعویٰ ہے کہ یہ واقعہ کھانکس ہوا۔ اس طبقہ میں ”جی کیلای“ سرفہرست

ہے۔

۳۔ تیسرا اور آخری طبقہ ان افراد پر مشتمل ہے جن کا دعویٰ ہے کہ یہودی جانب سے بیان کردہ تعداد انتہائی مبالغہ پر مشتمل ہے۔ ان میں سرفہرست ”فرانس پیکریو“ ہے جس نے ۱۹۶۲ء میں اپنی کتاب ایچ ایم میں اسی واقعہ پر شدید تنقید کی۔ اس کے علاوہ ۲۰ ویں صدی کے مشہور مورخ ”بیر امر بارنس“ فرانسیسی مورخ ”پال ریزینیر“ اور ”پروفیسر آر تھرینر“ نے اس واقعہ پر بھرپور تنقید کرتے ہوئے کہا کہ یہودی کم از کم ۵۰۰ زیادہ تعداد بتا رہے ہیں۔ پال ریزینیر خود دوسری جنگ عظیم کے دوران جرمن فوج کی قید میں رہا تھا۔ پال نے ۱۹۶۳ء میں ہولوکاسٹ کے متعلق کتاب The drama of European Jews اور پروفیسر آر تھر نے twentieth century تحریر کی ”ایس کارڈ اور“ ڈیوڈ اورنگ“ نے انتہائی جاندار انداز میں ہولوکاسٹ پر تنقید کی۔ ڈیوڈ اورنگ کی کتاب Hites war تحقیقی نقطہ نظر سے سب سے منفرد اور انتہائی مشہور ہے۔

علاوہ ازیں ۱۹۷۹ء میں ”انسٹیٹیوٹ آف ہسٹاریکل ریویو“ (IHR) معرض وجود میں آیا جس نے ہولوکاسٹ کو اپنا موضوع بنایا اور آج یہ ادارہ اس موضوع پر تحقیق کے اعتبار سے اٹھارٹی کا مقام رکھتا ہے۔ ۱۹۸۷ء میں ”کمٹی فار اوپن ڈیٹھٹ آن ہولوکاسٹ“ بنی جس کا مقصد اس واقعہ پر جانین کے مباحثوں کا انعقاد کر دانا تھا۔ ہولوکاسٹ کو مبالغہ انگیز قرار دینے والوں کے نکات پیش کرنے سے پہلے آشوروز کیپ کے بارے جاننا ضروری ہے۔ تاکہ نکات سمجھنے میں آسانی ہو۔

آشوروز بڑے پیمانے کا صنعتی کمپلیکس تھا جہاں مصنوعی ایندھن تیار کیا جاتا تھا۔ جنگ کے دوران یہ کیپ، جرمن افواج کے زیر استعمال رہا، جہاں کبھی قیدی اور کبھی دشمنی جن سے خطرہ لاحق ہو کر جاتے تھے اور ان سے محنت مزدوری کا کام لیا

جاتے تھے۔ بعد میں یہ کیپ "کھنڈر" کے نام سے مشہور ہوا۔ یہودی روایت کے مطابق یہاں لاکھوں لوگوں کو قید کیا گیا جن میں اکثریت یہودیوں کی تھی۔ ان کو گیس چیمبرز میں ڈال کر مارا جاتا تھا۔ پھر ان کی لاشیں بخانات میں تبدیل کر کے غائب کر دی جاتی۔ یکمپ ۱۹۴۰ء میں آج کل کے جنوب وسطی پولینڈ میں قائم کیا گیا۔ اب ہولوکاسٹ کو مبالغہ انگیز قرار دینے والوں کے نکات پیش خدمت ہیں۔

☆ نازیوں نے گیس چیمبرز استعمال ہی نہیں کئے۔

☆ اوون میں جلائے جانے کے کوئی ثبوت نہیں ملے۔ اتنی بڑی تعداد میں قیدیوں کی باقیات کو جلانے کے لئے جس توانائی کی ضرورت ہوتی ہے وہ دنیا کے کئی ممالک سے بیک وقت لڑائی میں مصروف ملک کسی طور پر فراہم نہیں کر سکتا۔

۶۳۵ ملین یہودیوں کی ہلاکت کا دعویٰ انتہائی غیر ذمہ دارانہ ہے وہ یہودی جو روس، برطانیہ، فلسطین اور امریکہ ہجرت کر گئے انہیں بھی اس تعداد میں شامل کر لیا گیا۔

امریکی جیوش کمیٹی نے ۱۹۳۹ء میں دنیا بھر کے یہودیوں کی آبادی ۱۵۶۸۸۲۵۹ بتائی۔ ۲۲ فروری ۱۹۴۸ء کو نیویارک ٹائمز کے مطابق یہودیوں کی آبادی ۱۵۶۰۰۰۰۰ تا ۱۸۷۰۰۰۰۰ تھی۔ سوال یہ ہے کہ دوسری جنگ عظیم میں ۶۰ لاکھ یہودیوں کے مرنے کے بعد ان کی تعداد اتنی تیزی سے کیسے بڑھی؟

یاد رہے آبادیاتی شمارے کے مطابق جنگ کے دوران جرمنوں کے زیر قبضہ علاقوں میں یہودیوں کی تعداد ۳۰ تا ۴۵ لاکھ تھی۔

☆ یہ تمام ڈرامہ فلسطین میں ایک الگ ریاست کے حصول کے لئے گھڑا گیا۔ بعد میں جس کا وجود اسرائیل کی صورت میں آیا۔

☆ دوسری جنگ عظیم کے بعد جن تصاویر اور فلموں کو بطور ثبوت دکھایا جاتا ہے ان میں کسی بھی تصویر میں کوئی قیدی گیس کے ذریعے مرتا نہیں پایا گیا۔ واشنگٹن ڈی سی

میں ایک عظمت بڑا ہولوکاسٹ میوزیم آج بھی بطور گواہ موجود ہے۔

دوسری جنگ عظیم میں ”ریڈ کراس“ نے انتہائی اہم کردار ادا کیا تھا۔ ریڈ کراس کی نازیوں کے کیمپوں تک رسائی بھی تھی اور اس دوران اس نے اعداد و شمار بھی تربیت دیئے تھے۔ ان دستاویز میں کیمپوں کے متعلق معلومات بھی تھی کہ ہر کیمپ میں کتنے جرمن شہری یا دیگر قیدی لائے گئے تھے۔ عالمی ادارے کی ان اہم دستاویز کو شاہنور منظر عام پر کیوں نہیں لایا گیا؟

اسی انٹرنیشنل ریڈ کراس (IRC) کی رپورٹ بابت ستمبر 1944ء کے محصورین کو امداد کے حصول کی اجازت تھی اور کیس چیمبرز کے حوالے سے اڑائی جانے والی افواہیں صحیح نہیں پائی گئی تھیں۔

ان کیمپوں میں تقریباً تین تا پانچ لاکھ یہودی ”ٹائی فوس“، نئی وباء بھوک اور طبی سہولیات کی عدم دستیابی کے باعث مرے۔ ٹائی فوس وباء بالوں میں موجود جوؤں کے ذریعے پھیلتی ہے۔

قارئین محترم! گزشتہ ۲۳ عشروں میں اس موضوع پر اتنی فلمیں اور کتابیں تیار کی گئی ہیں کہ شاید ہی کسی اور موضوع پر اتنا مواد تیار کیا گیا ہے۔

کیا وجہ ہے کہ ہولوکاسٹ سچ ثابت کرنے والوں کو تو ہر قسم کی آزادی حاصل ہے لیکن اسے جھٹلانے والوں کو پابندیوں میں جکڑا جاتا ہے؟ کیا وجہ ہے کہ فرانس، جینیم، لٹھوانیا، پولینڈ، سوئٹزرلینڈ، جرمنی، آسٹریا، رومانیہ، سلواکیہ، اور چیک ری پبلک میں ہولوکاسٹ کا انکار یا اس پر تنقید قانوناً ممنوع اور جرم ہے؟

یہی تو یورپ کا دوغلا پن ہے جس کا اظہار شروع سے ہوتا آرہا ہے۔ آج یورپ میں ہولوکاسٹ کو چیلنج کرنا تو آزادی اظہار کے منافی ہے لیکن مسلمانوں کی جان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات بابرکات کی توہین آزادی اظہار کے منافی کیوں نہیں۔

عہد میثاق اور تحفظ ناموس رسالت

تحریر علامہ ابو یاسر الطہر حسین فاروقی

حضور پر نور شافع یوم النشور روح کائنات رحمت عالیشان حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یوں تو رب کائنات کا سب سے پہلا شہکار ہیں۔ اور پوری بزم کائنات کو بنایا اور سجایا بھی اسی عالم کے دلچاسی آمد کیلئے ہے۔ تو آمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قبل بلکہ کائنات ارضی و سماوی کے عالم وجود کے آنے سے بھی پہلے اللہ تعالیٰ نے ”تحفظ ناموس رسالت“ کا آئین قانون بنا دیا۔ اس کا آغاز عہد میثاق سے انبیاء کرام علیہم السلام سے کیا۔ اور اپنے پیارے محبوب تاجدار مدینہ سرور مدینہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا۔ اے محبوب یاد کرو! دن جب میں نے تمہاری خاطر ایک لاکھ چوبیس ہزار (کم و بیش) انبیاء کرام علیہم السلام سے عہد میثاق لیا۔ وہ عہد میثاق تحفظ ناموس رسالت کا عہد تھا۔ اذ اخذ اللہ میثاق النبیین اس پر شاید ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کرام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ جب میں تمہیں کتاب و حکمت عطا فرما دوں۔ تمہارا دین اور تمہاری شرع بام عروج ہوگی۔ تمہارے سروں پر تاج نبوت پوری تب کتاب سے جھمکے رہے ہونگے اگر اس عالم میں میرا رسول مصدق تشریف لے آئے تو تمہارا اولین فرض یہ ہوگا کہ اپنے نظام اور نبوت کو میرے حبیب نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قربان کرتے ہوئے۔ لَتُؤْمِنُوا بِهِ وَلَا تَنْصُرُوهُ کے مصداق ان پر ایمان لانا اور انکی ہر طرح اور سطح پر مدد کرنا۔ یہ امر الٰہی ہے گویا دیگر فرائض پر اسکو ترجیح دینا۔ اقرار شہادت پر پھر اپنی گواہی قائم فرماتے ہوئے فرمایا۔ پھر اگر اس کے بعد تم میں سے کوئی بھی نبی اگر اس عہد میثاق سے پھرے گا تو اسکا انجام کیا ہوگا؟ اُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ یعنی وہ فاسقین میں سے ہوگا۔

عام طور پر فسق کا معنا گناہ ہے اور اس کا مرتکب کتہہ کار کہلائے گا۔ ایک عہد میثاق

میں معاملہ اس کے اُلٹ ہے اور وعید شدید ہے۔ اس کی وجہ اور قابل غور بات یہ ہے کہ یہاں پر فسق کا معنا گناہ نہیں بلکہ کفر ہوگا۔ کیونکہ فسق سے پہلے بات اقرار ایمان کی ہو رہی ہے۔ شہادت مکمل ہونے پر تاکید اپنی گواہی بھی اللہ رب العزت نے قائم فرمادی تو ایمان کے بعد جب لفظ فسق آئے گا تو معنا کفر ہوگا۔

مقام غور ہے کہ تحفظ ناموس رسالت کیلئے اللہ تعالیٰ نے ایک ضابطہ حیات اور دستور العمل نافذ فرما کر اپنے پسندیدہ اور مبعوث کردہ انبیاء علیہم السلام پر وعید لگا دی کہ خبردار یہ مقام مصطفیٰ ہے اس کو پیش نظر رکھتے ہوئے عملی اقدام اٹھانا ورنہ اس ضابطہ خداوندی کے خلاف ہوا تو پھر کوئی نبی منصب نبوت پر فائز نہیں رہ سکے گا۔ سبحان اللہ نگاہ الوہیت میں یہ ہے مقام رسالت اب یہ ایک ایسا دستور اور ضابطہ حیات بن گیا ہے کہ اس میں کسی طرح کی تبدیلی رونما نہیں ہو سکتی ہے۔ کیونکہ قانون الہی وقتی مصلحتوں سے بالاتر اور ابدی مصلحتوں کا حقیقی آئینہ دار ہے۔ اسکی قائمیت ابدی و دائمی ہے۔ قانون الہی جہاں پر انسانیت کو تباہ کن ہلاکتوں سے نکال کر دائمی فلاح و بہبود اور کامرانیوں کی راہ پر گامزن کرنا چاہتا ہے وہاں پر انسانیت کو انبیاء کرام علیہم السلام کی معرفت ادب و عزت اور تحفظ ناموس رسالت کا درس دیتا ہے۔ یہ سنت الہیہ ہے جس میں کسی قسم کا تغیر و تبدل نہیں ہو سکتا ہے۔ کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا (۲۲ الاحزاب آیت ۶۲) ترجمہ۔ اور تم اللہ کا دستور ہرگز بدلتا نہ پاؤ گے۔ وہ اس لیے کہ تم سے پہلے جو لوگ گزر چکے ہیں یہ دستور اس وقت سے چلا آ رہا ہے یہ کوئی نیا قانون و آئین نہیں ہے بلکہ یہ حضرت انبیاء علیہم السلام سے عہد میثاق سے چلا آ رہا ہے۔

از حضرت آدم تا عیسیٰ علیہم السلام یہ حکم ان کی امتوں کیلئے بھی تھا۔ دیگر آسمانی کتب اور صحائف میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اوصاف حمیدہ کے تذکرے اور رسالت اخروی کا ذکر موجود ہے لیکن اس کے باوجود یہود و نصاریٰ ہمیشہ حق کو چھپاتے رہے بلکہ یہودی آمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قبل آپ کا وسیلہ لے کے اللہ تعالیٰ سے نصرت کی دعا کرتے تھے لیکن آمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہی

یہودی و نصاریٰ مقام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منحرف ہو گئے اور اپنی سابقہ روش پر اتر آئے یہودی اپنے مفادات کے حصول کیلئے نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وسیلہ و سہارا لیتے لیکن مفادات حاصل ہونے کے بعد باغی ہو جاتے جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کیا۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں کھاتے رہیں لیکن دشمن خدا سے لڑنے کا وقت آیا تو کہا اے موسیٰ تم لڑو یا تمہارا خدا۔ موسیٰ علیہ السلام پر بہتان لگایا کہ تم ہمارے ساتھ ننگے اس لیے نہیں نہاتے ہو کہ تمہیں مرض برص ہے۔ بلکہ یہاں تک کہ بعض انبیاء کرام کو یہودیوں نے قتل کیا۔ حضرت ذکریا علیہ السلام پر بہتان عظیم باندھا کہ ولادت عیسیٰ، مریم اور ذکر یا کا باہمی فعل ہے اور اسی الزام کی بنا پر یہودیوں نے حضرت ذکریا علیہ السلام کو بے دردی سے قتل کر دیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان کے اس عقیدہ اور فعل بد کی تردید فرماتے ہوئے فرمایا کہ میرے نبیوں کو حق قتل کیا گیا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو تختہ دار تک لے کر جانے والے نوواک حواری تھے اور پلاننگ میں یہودی برابر کے شریک تھے، گویا یہودیوں اور مسیحائیوں نے ملکر حضرت عیسیٰ کے خاتمہ کی سعی لا حاصل کی۔

قوم بنی اسرائیل کی ہلاکتیں، تباہی و بربادی اور صورتیں مسخ ہونے کی تاریخ کسی بھی صاحب علم و دانش سے مخفی نہیں ہے۔

عہد میثاق میں اول لشک ہم القسفر فرمانے کا مطلب اصل میں یہی تھا کہ تم جس قوم کے پاس جاؤ وہاں انہیں عہد میثاق یاد کرو اور مقام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آگاہ کرنا کہ تحفظ ناموس رسالت ہی اصل میں قرب خداوندی کا ذریعہ ہے اور یہ حکم تمام سابقہ امتوں اور موجود پوری انسانیت کیلئے عام ہے۔

انبیاء کرام سے فرمایا کہ اگر تم عہد میثاق سے پھرے تو پھر منصب نبوت پر فائز نہیں رہ سکو گے جبکہ اہانت و اذیت گستاخی و تنقیص مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مرتکب پر جو وعید ہے وہ گستاخ رسول سے اسکی زندگی کی سانسوں کو چھین لینے یعنی اسے قتل کرنے کا حکم ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

ملعونین اینما ثقفوا و اخذوا و قتلوا (سورۃ الاحزاب آیت ۶۱)

ترجمہ: پھٹکارے ہوئے جہاں کہیں ملیں پکڑے جائیں اور گن گن کے قتل کئے جائیں۔ یعنی گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو زندہ رہنے کا حق نہیں ہے اور نہ ہی وہ کسی نرمی یا روادی کا مستحق ہے۔ رحمت الہی سے دور شریر الوجود کو نیست و نابود کر دو۔ اسکا ناپاک وجود پلید ناقابل برداشت ہے۔ غور فرمائیں قتلوا کے ساتھ تفتیل مفعول مطلق فرما کر مزید تاکید فرما کہ اہانت رسول کے مرتکب گستاخ کا وجود زمین پر مجھے بھی پسند نہیں ہے لہذا گستاخ رسول جہاں بھی ملے اسے فوراً قتل کر دو۔ یہی میرا قانون ہے جو ترمیم سے پاک ہے سب سے پہلے سوچنے والی بات یہ ہے کہ شافع محشر حامی ہے کسماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اختلاف کا ارتکاب کیا ہے؟ اور اختلاف کرنے کا کسی کو حق ہے بھی کہ نہیں اور مخالفت کیا ہے؟

شریعت اسلامیہ میں اختلاف اور مخالفت میں بنیادی فرق یہ ہے کہ اختلاف میں سد بغض و عناد و ارادہ اہانت، نیت تہقیر، توہین و تنقیہ اور گستاخی جیسے اخلاق کو قائل کرنے والے عناصر نہیں ہوتے۔ امت مخالفت میں مذکورہ عناصر موجود ہوتے ہیں۔ اس لیے مخالفت رسول سراسر ارتداد ہوگی اور مخالفت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کرنے والا مرتد اور واجب القتل ہوگا۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ کار نبوت اور احکام شریعہ فرمودات رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ اور آپ آخری صاحب شریعت ہیں تو فرامین مسطوفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مخالفت کفر ہوگی۔ اس لیے اہانت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کرنے والا اصل میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اذیت پہنچا رہا ہے ہذاذیت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حقیقت میں اللہ عزوجل کے لیے شخص کو معاشرہ کو مزید فساد پہنچانے اور سماج کو تباہ کرنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی ہے۔ لہذا معاشرے کو اس کے ناپاک وجود سے فوراً پاک کر دو یعنی گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قتل کر دو۔

تکلیف اوقات سے غلبہ اعمال میں جاوے یا فرما کرہ میں کو ان کے ناپاک وجود سے پاک کیا تو ان سے دعا کی جیسی عظیم نیت سمجھیں لی۔ قرآن پاک میں قوموں کا جہنم میں لے جانا اور جہنم میں لے جانا کا ذکر ہے۔ ان کی جہنم میں لے جانا کا ذکر ہے۔

سرفراز و سربلند

علامہ مباحث حق فطرت

نگہ بلند کا پروردگار، غیرت و حیثیت کا دودھ چشیدہ، زہر ہلاک کو کبھی قند نہ کئے والے کی آنکھ کا تارا، ہر روز نت نئے چہرے سورج کے حضور خمیدہ سری کے جرم سے انکاری کا بیٹا، جزیرہ ہائے ایمان کے گالے پاتیلوں کی امیری کے وکلاء کرب تجلیے والوں کی آغوش میں بننے والا، عرب و عجم کے ہمدان، تہنشاہ جن و انس کی تیرات کے پس خوردہ پر پلنے والا، عظمیٰ "دل کی آزادی شہنشاہی" اور "شم سامان موت" کے فلسفہ کی تعلیم کو قریہ قریہ کو جبکہ کھجائے والوں کا امین و مددگار، نہ دستار نہ عونت نہ نکوت، پیکر بجز و تواضع بلند فکر، بلند پرواز مختصر الفاظ کی جامع تعریف و تحسین کی ہو تو معروف سربلند ہو جائے۔ تحقیر کی جو تو حقیر کھلا کے رہ جائے۔ وہاں کھوں انسانوں کے دلوں میں بسنے والا، ذوالکرم محمد سرفراز انجمنی ہے۔ جو ناموس رسالت مصلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے سے اتنے دلی ناپاک سدا اللہ سے مجرئی بدعہ پر کھلا اٹھنے کے جرم میں پابند سلاسل ہے۔ چنانچہ حق تعالیٰ نے ان کی تحویب کا قبول فرمایا ان ہی کے منہ پر جیسے کی جسارت پر قید و بند کی تولد فرمادی۔

انہوں نے شہر بھایا ہے گو یہ کو

عالم کے لئے کوئی سودا اور کدیاں

اندھو! تمہاری اندھیاری آنکھوں میں بھی مہر کی کرن چمکے والا، تمہارے ہاتھ میں لٹھی اپنے والا، تمہاری آستند کی لسلوں کو علم و آگہی کی روشنی دے والا بھی تو یہی ہے۔ اللہ کی دولت پائے والا، چارہ دہرہ و درہ از و کھول کر بیچنے والا بھی تو یہی ہے۔ قرون اولیٰ کے روشن لوگوں کی راہوں کا امین بھی تو یہی ہے۔ جب تمہاری آنکھوں کو چندھیار سینے والے پھل پھلائی بچھ جائے گی تو ان اندھیروں میں تم جیسے بھٹکنے والوں کو روشنی امی کی چمک سے بھٹکی۔ قدر کی طرف سے ملنے والی مہلت میں آتی اور نہ اٹھ جانا، یہاں سے آگے جانے کی گواہی نہیں رہتی۔ اور واپس کے راستے بھی بڑے

اگر عربی مصلیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اس عسیرہ کو اس طرح پاتہ سوا مل لگیں، کچھ سکر
کوئی جادو ہے اس کی نصیحت میں نظر پڑے ہی پھر ہو گیا ہوں
مجھے کامل چاکر نے گھوٹا ہے میں خود تھوڑے معطر ہو گیا ہوں

میں بہت خانوں کے اگلی سریروں کے پیچھے کے ایک عرصہ کے لیے جا چکی
صاحبانِ ہمارے میں بہت خانوں ان ہمارے لیے خانوں کی بی بی کی نصیحتوں کو پھر
کے لیے وہاں سے آ کر ہو کر پھر لگے، ان تمام کر خاک ہو چکی تھوڑے ماموں
سے نکالے گئے، پھر وہاں سے ایک ہوا نکالی ہے۔ اس ہوا پر چلے اسے کو طم نے اس کی
تکلیف اور آگاہی کی ہے۔ اس کی ایک ذوق ہے اس کی ایک پھل نکالے گئے وہاں آ جا تو
ہو۔ پھر سے اس کے اس کے اختیاتی عرصہ میں ہی اس کو گھومتے ہوئے ملامت لیا
ہوئے کہ شوریہ، ہوتا ہے کہ ہر طرف اس کے اس کے عرصہ میں کہہ رہے صرف اتنا
کہہ رہے ہی مصلیٰ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ اور آپ کی یہ کھٹ پر سر ہوا پھٹکے پاتہ
ہو۔ اس کی یہ بات مصلیٰ کی مصلحت کے بعد ملے ان کی اس کی مصلیٰ کے سامنے
میں لگیں اس کی مصلحت اس کے پھر سے لکھائی ہوئی ہیں وہاں اس کے کو پچھلے۔

نکاح و طلاق کی خبریں
نکاح و طلاق کی خبریں

وہاں تک کہ جس کی ہر بات میں مستند و شہادت آتی ہے وہاں اس کی ہر بات میں مستند و شہادت آتی ہے
وہاں تک کہ جس کی ہر بات میں مستند و شہادت آتی ہے وہاں اس کی ہر بات میں مستند و شہادت آتی ہے
وہاں تک کہ جس کی ہر بات میں مستند و شہادت آتی ہے وہاں اس کی ہر بات میں مستند و شہادت آتی ہے

نکاح کے آگے یہی میں وہاں سے چاہتا ہے
نکاح کے آگے یہی میں وہاں سے چاہتا ہے

اسے محمد مصلیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ناموں کے گیت گائے اس کے حیران مصلیٰ
نکاح کی خبریں یہی کہ اسلام

نکاح کی خبریں یہی کہ اسلام
نکاح کی خبریں یہی کہ اسلام

مجاہد اہل سنت

پیر سید محفوظ مشہدی

ابطل حریت

سید اجماع کیلانی

کو مرکزی جمعیت علمائے پاکستان میں
شمولیت پر مبارک باد پیش کرتے ہیں۔

حاجی جاوید اقبال و خادین جے یو پی مرکزی لاہور

تحریک تحفظ ناموس رسالت میں طلباء کا کردار

علامہ عبداللہ رحمہ اللہ

تمام دنیا اس لئے غیر متصفیٰ کہ اللہ پاک خود ہے انہی غیر متصفیٰ ہے۔ مگر مخلوق کی غیر متصفیٰ غیر متصفیٰ کہ یہ تو ہے۔ اللہ کے پیغام کی تبلیغ بھی سہرا ہے اس کی کی جاسکتی ہے۔ تبلیغ کے کام میں اپنے مشن کے تحفظ میں غیر متصفیٰ اس وقت آج ہے جب کوئی کارکن شہادت کے مرتبہ پر فائز ہو جاتا ہے۔ ایسے ہی عظیم لوگوں کے متعلق قرآن حکیم ارشاد فرماتا ہے کہ "تم میں سے ایک ایسی جماعت بیٹھ سو جو رہے گی جو نیکی کی دعوت دینی اور برائی کو راقی رہے گی اور وہی جماعت حق پر ہوگی۔"

دین حق کی تاریخ میں سب سے پہلی نیکی کی امت ہے، بے والی اور بانی کوہ کے والی تحریک خلیلہ اول سیدنا حضرت ابو بکر صدیق کے ہاتھ میں چلی پھر یہ صدیق میں کوئی نہ کوئی مذہبی تحریک چلی رہی جو نہ صرف کامیاب رہی بلکہ حق کی تبلیغ میں نمایاں کام کرتی رہی۔ تاریخ کے ورق گردانی سے پتہ چلتا ہے کہ پیغمبر میں شہداء اسلام اور جمہور اسلام کی بے حاشی کے جواب میں عاشقان رسول سے ہر وقت میں شہداء اسلام اور جمہور اسلام کی تحریک چلائی اور جہاد کا تم بلنم کر کے عید ان جیسے شہداء و شہداء اکبر کا دین الہی ہو گیا مرزائیت کا رعبہ اٹھانے والوں نے جو مرتد اور اگنوا اسلام کے مخالف غازی یا شہید ہونے کی خواہش میں جہاد کیا اور یا سہان اسلام ہونے کا کردار ادا کیا۔

پاکستان میں جب مرزائیت کے پاکستان کو قادیانیت کا مرکز بنانے کا منصوبہ ہو گیا تو ملک بھر کی تمام مذہبی جماعتوں نے ان مرتدوں کے خلاف جہاد اعلیٰ کرنے کا مشن بنالیا۔ 1953ء میں اس لابییت کے خلاف ایک قابل فخر تحریک کا آغاز ہوا۔ اس دوران اس وقت کے گورنر پنجاب فاضل اعظم، اعظم دینی نے قادیانیت کی سرچھی اس حد تک کی کہ تحریک فتح لہوت کے کارکن پاکستان سے بھی

گولیوں کی بے چھاڑ کر دی۔ اس تحریک کے ہر اول دستہ یعنی طلباء کی دس ہزار کے قریب۔
 متحدہ اوکو شہید کر دیا گیا۔ یہ واقعہ برصغیر میں تاریخ عشق کی عظیم تحریر ہے۔ جو طلباء نے
 اپنے گرم خون سے رقم کی۔ اس عظیم ترین قربانی نے تحریک ختم نبوت کو امر کو دنیا۔ پھر
 ۱۹۷۳ء میں تحریک ختم نبوت کا آغاز ہوا۔ اس تحریک نے بھی اپنے ہر اول دستہ یعنی
 طلباء کے جوش و ہول اور جذبہ جہاد کے سبب کامیابی و کامرانی کا اعزاز حاصل کیا اور
 اس وقت کے پاکستان کے حکمران ذوالفقار علی بھٹو کو قادیانیوں کو خارج از اسلام اور
 مرتد قرار دینا پڑا۔ تاریخ کے اس عظیم کارنامے کے پس پردہ بھی طلباء کا زندہ جاوید
 کردار نظر آیا۔ ستمبر 2005ء میں جب ڈنمارک کے ایک بد بخت اخبار نے رسالت
 مآب سلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اطہر میں توہین کا ارتکاب کرتے ہوئے گستاخانہ
 خاکے شائع کئے۔ تو عالم اسلام اس امر پر تڑپ کے رہ گیا دنیا بھر کے مسلمان گویا ایک
 پلیٹ پر متحد ہو گئے۔ اور دنیا کی سطح پر عظیم ترین احتجاج کیا گیا۔ اس احتجاج میں بھی
 طلباء کا جوش و خروش اور جذبہ جہاد دیدنی تھا۔ کم سن عاشقان رسول نے احتجاجی تحریک
 کو ورنگ و بے دیا کہ جو کام کڑیل جوان نہ کر سکتے تھے وہ دس دس بارہ بارہ سال کے
 بچوں نے کر دکھایا۔ اس احتجاج میں سینکڑوں طلباء زخمی جب کہ کئی شہید ہوئے۔

سب سے پہلے جامعہ نظامیہ لوہاری گیٹ لاہور سے ایک ہزار طالبان اسلام کا پر
 امن احتجاجی جلوس نکلا جو لوہاری گیٹ سے شروع ہو کر باغ جناح تک پر امن احتجاج
 کرتے ہوئے گیا۔ اس تاریخ ساز جلوس کی قیادت شیخ الحدیث علامہ عبدالستار سعیدی
 صاحبزادہ مولانا عبدالمصطفیٰ ہزاروی مدظلہ نے کی ان کے ہمراہ علامہ محمد صدیق ہزاری
 علامہ شہداء تالش انصوری، مولانا محمد اسلام سعیدی، علامہ طاہر تبسم قادری اور بزم رضا
 کے کئی متحرک قائدین بھی تھے۔ ان طلباء کے جلوس کا نکلنا تھا کہ ایک ارب کے قریب
 مسلمان اپنے اپنے علاقوں میں پر امن احتجاج کیا۔ اس احتجاج نے ثابت کر دیا کہ
 ایک عام اور کم عمر جووان یا طالب علم بھی حق کی خاطر نکلے تو بڑے بڑوں کو حق کی
 حمایت کی خیر ہو جاتی ہے۔ اور کفر و باطل کو تہ چھپانے کے لئے جگہ نہیں ملتی۔

12 فروری 2006 کو قائد فکر رضا پیر سید محمد عرفان شاہ مشہدی مرکزی ماسٹر

مرکزی سنٹرل جماعت اہل سنت پاکستان کی کال پر مرکزی جماعت نے لاہور پولیس کلب کے مقابل کفن پوش تحریک کا باقاعدہ آغاز کیا۔ جس کی قیادت ذاکر محمد اشرف آصف جلالی، علامہ نواز بشیر جلالی اور راقم الحروف نے کی۔ پھر پورے پاکستان میں کفن پوش جلوسوں کا آغاز ہو گیا۔ اور عالم اسلام کے احتجاج کی آواز دیا بھر میں گونجتی رہی۔

14 فروری 2006ء کو تمام اہل سنت جماعتوں کی کال پر ملک بھر میں شہرہ آفاق

ہوا تو سارا لاہور سڑکوں پر احتجاج کے لئے آ گیا۔ حکومت وقت ہر سطح پر جلوس کو کنٹرول کرنے میں ناکام رہی اور اتنا بڑا احتجاج ہوا کہ دنیا پریشان ہو گئی۔ اس جلوس کو ناکام کرنے کی مذموم جیسا رٹیں بھی کی گئیں۔ حتیٰ کہ ایک طالب علم اس جلوس میں ایک پرائیویٹ بینک کے گارڈ کی فائرنگ کا نشانہ بن گیا حکومت وقت نے حالات کنٹرول کرنے کے لئے علماء و طلباء اور پرامن احتجاجی کرنے والے لوگوں کے خلاف دہشت گردی کے جھوٹے مقدمات بنا کر انہیں پابند سلاسل کر دیا گیا۔ گرفتار کئے جانے والے چند علماء کے علاوہ باقی سب طالب علم تھے۔ 16 فروری کو داتا گنج بخش کے دربار شریف کے احاطہ میں تحفظ ناموس رسالت محاذ کے زیر اہتمام ایک کانفرنس منعقد ہوئی۔ جب کانفرنس اختتام پذیر ہوئی تو مرکزی جماعت اہل سنت کے مرکزی دفتر سے پیر سید محمد عرفان شاہ مشہدی سمیت بیس طلباء کو بھی گرفتار کر لیا گیا۔ اور تھانہ لوئر مال میں بند کر دیا گیا۔ اس تحریک کے دوران دینی مدارس کے طلباء کا کردار بھی مرکزی اور قابل فخر رہا ہے۔ دس علماء کرام کے ساتھ سینکڑوں بلکہ ہزاروں طلباء ہوتے ہیں جو کسی بھی تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے نہ صرف کافی ہوتے ہیں۔ بلکہ اپنے جوش و ولے اور خلوص کی بنیاد پر بھی قابل صد ستائش ہوتے ہیں۔

یہ بات بڑے وثوق سے کہی جاسکتی ہے کہ دینی مدارس کے طلباء کے بغیر کوئی بھی مذہبی تحریک چل نہیں سکتی۔ مذہبی تحریکوں کی جان یہ طلباء ہی ہوتے ہیں۔ اور ہر تحریک

میں عقیدتی حوالہ دیتے ہیں۔ یہ اسلام کے معصوم اور پر غلوں سپاہی ہوتے ہیں۔
 یہ مصر کی تاریخ گواہ ہے کہ گواہ لاہور کی سپاہ ہو یا آفسیوٹیس کے شیل پھینکے جا رہے
 ہیں اگر قریبوں کا سلسلہ عروج چہ ہو یا سر عام شہر کی ظالمانہ کاروائیاں، جھوٹے
 عدالتے کا کرچہ دہی احتجاج کرنے والوں کو جیل کی نذر کرنے کا ریاستی جبر ہو یا
 موت کی سزا دے کر اسلام کو کام کرنے کی اصولی کوششیں ہر جہر اور زیادتی کے
 خلاف پھرتے رہتے ہیں۔ **میں نے مصر کے علماء کا گواہ دیا ہے** قاتل فخر اور لائق تقلید رہا ہے۔
 ہم لانی امت مسلمہ کو **مصر پاک** دینے کے ان عظیم علماء پر فخر ہے۔ جو ہر لفظ اپنی جان
 میں آفریح کے پیر کر کے علم اسلام ہانڈے کر کے کافریشاد کرتے آتے ہیں۔ قیام
 پاکستان اور کھیل پاکستان کے ساتھ ساتھ عظمت اسلام کے لئے ان علماء نے ہمیشہ
 اپنے لئے ہی امانتیں کئے ہیں۔ تاریخ گواہ ہے مشنری علماء پر فخر ہے۔

ہم لانی بعدی لاہور کا خصوصی شمارہ

تحفظ ناموس رسالت نمبر

WWW.NAFSUL.COM

حضرت علامہ پیر سید اجمل شاہ گیلانی

اور افضل رشید نقشبندی میمنجک ایڈیٹر کو

ہدیہ تحریک پیش کرتے ہیں۔

صاحبزادہ ابوالاولیس محمد نصیر احمد اویسی

امیر حضرت سیدنا اولیس قرنی کونسل پاکستان

منجانب

توہین رسالت اور مرزائیت

محمد امجد

آج پورا عالم اسلام مغربی دہندوں کی جانب سے توہینِ امت کا گہرا کیڑا لگا کر
پہ سراپا احتجاج ہے۔ مغربی ممالک کی اسلام دشمنی کا اظہار ان کے سیاہی موشی
معاشرتی، جنگی اور غیر اخلاقی اقدامات کی صورت میں صدیوں سے جاری رہا ہے۔
اب اس میں واضح تبدیلی مسلمانوں اور اسلامی تعلیمات کے بارے میں شعارت، مسخر
اور مضحکہ خیزی کی صورت میں آئی ہے۔

ہر دور کی زمینی طاقت کی یہ خواہش رہی ہے کہ کوئی دوسری طاقت اس کے
مقابل نہ ہو۔ اپنے تحفظ اور بقا کے لئے وہ ملک کسی بھی ایسے ملک یا ملت کو براہِ راست
نہیں کر سکتا جو مستقبل میں اس کے وجود کے لئے سالیہ نشان بنے اس حقیقت پر بھی
تاریخ شاہد ہے کہ استعمار کو ہمیشہ مسلمانوں کے جذبہ ایمانی سے سب سے زیادہ خطرہ
محسوس ہوا ہے۔ عالمِ کفر میں بات کو غلو بی جانتے کہ مسلمانوں کے دلوں میں اللہ
تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت، قرآنِ کریم جیسی آفاقی و دائمی
کتاب اور جذبہ جہاد اس توہین میں جو امارے، بھرا اور بھلاؤ سے ملے مستقبل میں
خطرہ ثابت ہو سکتی ہیں۔ اس لئے طائفہ طائفہ کی کوشش رہی ہے کہ بلا واسطہ یا
بواسطہ کسی نہ کسی طرح ملتِ مسلم کو سرنگوں کیا جائے اور اس کے دل و دماغ سے تمام
قوتوں کے محمد نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات پاکات سے متعلق محبت کا رشتہ
ختم کر دیا جائے۔

اس ناپاک مقصد کی تکمیل کے لئے عالمِ کفر بھی خود میدان میں آیا اور کئی
مسلمانوں میں موجود اپنے نمک خواروں کو میدانِ عمل میں بھیجا۔ وہ ہزاروں صدی کی نام
نہا، سپر پاور امریکہ جو یا گذشتہ صدی کی طاقت برطانیہ پر وہ کا مقصد بھی رہا ہے کہ
مسلمانوں کے دلوں میں حبِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ختم کر دیا جائے اور کئی

بنیادی اقدام ہے جس کی بدولت مسلمان راکھ کا ڈھیر ثابت ہو سکتے ہیں۔ امریکہ نے پس پردہ رہ کر ڈنمارک کے اخبار میں گستاخانہ خاکوں کی اشاعت سے اپنا مقصد پایہ تکمیل تک پہنچانے کی کوشش کی جب کہ گذشتہ صدی میں برطانیہ نے اس مقصد کے لئے مرزا غلام احمد قادیانی کو پیش کیا۔

مرزا غلام احمد قادیانی ملعون نے اسلام کا کوئی شعبہ اور مقدس ہستی ایسی نہیں چھوڑی جس پر طعن تشنیع نہ کی ہو۔ یہی سبب ہے کہ مرزا اہل بیت، ائمہ اہل بیت، ائمہ اہل بیت، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دشمنی کا اسلام پر ڈاکہ لگانی اور عالم کفر کے دجل کا۔ اگر گذشتہ صدی میں ہی اس بدتماش کو ۱۰۰ کو لاکھ دے دی جاتی تو آج عالم کفر کو اس کا کا حشر دیکھتے ہوئے خاک کے شائع کرنے کی بھی جرأت نہ ہوتی۔

آخر قادیانی گروہ کے عقائد کیا ہیں جن کے سبب یہ انتہائی فطرتاً ک اور سازشی تصور کئے جاتے ہیں؟ اس کا جواب جاننے کے لئے قادیانی عقائد سے واقفیت لازمی ہے۔ ذیل میں قادیانی گروہ کے متعدد کفریات میں سے چند ملاحظہ فرمائیں اور فیصلہ کریں کہ کیا یہ گروہ کئی بھی نرمی کا حق دار ہے۔

میں نے اپنے ایک کشف میں دیکھا کہ میں خود اہل بیت اور یحییٰ کیا کہی ہوں۔ (کتاب البریہ ص ۸۵)

میں آدم ہوں، میں نوح ہوں، میں ابراہیم ہوں، میں اسحاق ہوں، میں یعقوب ہوں، میں اسماعیل ہوں، میں موسیٰ ہوں، میں داود ہوں، میں عیسیٰ ابن مریم ہوں، میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوں (تہ حقیقت الہی ص ۵۲)

محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم
اس وحی الہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور میں (ایک غلطی کا ازالہ ص ۳)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے اصحاب۔ یہ ساریوں کے ہاتھ کاٹ کر کھا لیتے تھے حالانکہ مشہور تھا کہ سور کی چربی اس میں پڑتی ہے (مرآۃ القاری کا کتاب، المظاہر ص ۲۲، تاریخ ۱۹۲۳ء)

میں اس بات کا خود قائل ہوں کہ دنیا میں کوئی ایسا نہیں آیا جس نے بھی

اجتہاد میں غلطی نہیں کی ہو (تقریر حقیقت الدینی، ص ۱۳۵)

آپ (علیہ السلام) کو گالیاں دینے اور بد زبانی کی اکثر بات تھی،
ادنیٰ، اونیٰ بات میں فساد بجا تھا، اپنے نفس کو جذبات سے نہیں روک سکتے
تھے۔ (انجامِ آتھم حاشیہ، ص ۵)

(علی علیہ السلام) کا خاندان بھی نہایت پاک و عطر سے تین گالیاں اور
گالیاں آپ کی رہا، گالیاں کہیں مارتیں تھیں (انجامِ آتھم حاشیہ، ص ۵)

یہ آپ کے لوگوں کو جو شراب نے نقصان پہنچایا ہے، اس کا سبب تو یہ
تھا کہ علی علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے۔ (مکشی لوح حاشیہ، ص ۱۳)

ابو بکر، عمر کی جیسے وہ تو حضرت علامہ احمد کی جوتیوں کے ترم کوٹنے کے بھی
دانت نہ تھے۔ (ماہنامہ لائبریری بعدی لاہور، ۱۹۱۵ء، ص ۵۷)

پہلی عداوت جو حضرت یحییٰ و عیسیٰ علیہ السلام اور ایک تعدیل قلم میں موجود ہے اس
کو چھوڑ لیتے۔ دوسری عداوت کی مثال کرتے ہوئے۔ (مطبوعات احمدیہ، ص ۳۰۰)

سحر و جادو انت سحر و جادو
سحر و جادو انت سحر و جادو

ترجمہ سحری یہ ہر وقت آواز میں ہے۔ سو (۱۰۰) حکیم ہر وقت میری جیب میں ہیں
(غزالی کتاب ص ۹۹)

حضرت کا طرز نے عقلی حالت میں اپنی زبان پر میرے رکھ رکھاؤ کا کھایا کہ
میں اس میں سے ہوں (ایک عقلی کا ازالہ حاشیہ، ص ۱۱)

قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں (تذکرہ مجموعہ
الہامات، ص ۶۳۵)

لوگ معمولی اور نقلی طور پر حج کرنے کو بھی جاتے ہیں مگر اس جگہ (قادیان) کا
نقلی حج سے زیادہ ثواب ہے اور عاقل رہنے میں نقصان (آئینہ کمالات
اسلام، ص ۳۵۴)

میں حاتم الاولیاء ہوں میرے بعد کوئی ولی نہیں مگر وہ مجھ سے ہو گا اللہ میرے

عہد یہ ہوگا (خطبہ الہامیہ ص ۷۰)

یہودی میرے مخالف تھے، ان کا نام عیسائی اور یہودی اور مشرک رکھا گیا (نزول
الکتاب حاشیہ ص ۴)

دشمن ہمارے بیابانوں کے خنزیر ہو گئے اور ان کی عورتیں کتوں سے بڑھ گئی
ہیں۔ (تجوید الہدی ص ۵۳)

اور مجھے بشارت دی ہے کہ جس نے تجھے شناخت کرنے کے بعد تیری دشمنی
اور تیری مخالفت تیار کی وہ جہنمی ہے (تذکرہ مجموعہ الہامات ص ۱۸۶)

محترم قارئین! اگر خاکوں کی اشاعت گستاخی ہے تو کیا یہ کفریہ عقائد گستاخی نہیں؟
کیا یہ ہے کہ ڈنمارک اور خاکوں کی اشاعت میں شامل دیگر ممالک کے بائیکاٹ کی
اٹل تو کی جا رہی ہے لیکن ان قادیانی گستاخوں کے بائیکاٹ سے بے رخی برتی جا رہی
ہے۔ کیا ان سے بائیکاٹ لازمی نہیں؟ جس طرح ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کا تحفظ ہر کلمہ، ہر مسلمان پر فرض ہے اسی طرح گستاخ رسول کو منطقی انجام (موت)
تک پہنچانا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ گستاخی ہر حال میں گستاخی ہوتی ہے چاہے وہ
عیارات کی صورت میں ہو یا خاکوں کی صورت میں اور اس کی سزا صرف اور صرف
موت ہے۔

حکومت صرف بیرون ملک ہی حرمت رسول کے قانون کا قیام یقینی نہ بنائے
بلکہ اندرون ملک پہلے سے موجود قانون کو بغیر کسی ترمیم کے موثر بنائے چونکہ پاکستان
میں آئے روز سو کی گزروں کی طرح نبوت و مہدیت کے دعویدار سر اٹھاتے ہیں۔ اگر
ان کو فوری کام نہ دی گئی اور یہ سلسلہ نہ روکا گیا تو پاکستان بھی مستقبل میں ڈنمارک سے
بدتر حالات میں مبتلا ہو سکتا ہے۔

غیر وزارت اطلاعات فوری طور پر ایسے تمام اخبارات و جرائد پر پابندی لگائے
جن میں قادیانی اپنے مذہب کا مقصد کی تکمیل کے لئے استعمال کرتے ہیں اور چیئرمین پی
کی اے جماعت کا مظاہرہ کرتے ہوئے فوری اول تا آخر کفریات و خرافات سے بھرپور
قادیانی اور گروہ شامی گروہ کی ویب سائٹس کو بند کرنے کے احکامات جاری کریں۔

شہید ناموس رسالت عبدالرحمن عامر چیمہ

محمد عظیم

۱۴ دسمبر ۱۹۷۷ء کو حافظ آباد میں ایک خوش قسمت بچے نے جنم لیا۔ والد محترم نے اپنے اس لخت جگر کا نام عبدالرحمن اور والدہ محترمہ نے اپنے نور نظر کا نام عامر رکھا۔ تاہم بعد میں یہ بچہ عامر چیمہ کے نام سے مشہور ہوا۔ عامر کے والد محترم کا نام محمد نذیر ہے اور آپ چیمہ برادری سے تعلق رکھتے ہیں۔ جناب محمد نذیر کا آبائی تعلق وزیر آباد کے نواحی گاؤں ”ساروکی“ سے ہے جب کہ آپ کی شادی حافظ آباد میں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک بیٹا محمد عامر چیمہ اور تین بیٹیاں عطا فرمائیں۔

جناب محمد نذیر چیمہ پیشے کے لحاظ سے شعبہ تعلیم سے وابستہ رہے اور گورنمنٹ حشمت علی کالج راولپنڈی میں چھبیس سال تک تدریسی فرائض سرانجام دے چکے ہیں۔ اس ملازمت کا آغاز محمد عامر چیمہ کی ولادت سے ایک سال پہلے ہی ہو گیا تھا۔ اس لئے یہ گھرانہ مستقل طور پر راولپنڈی میں ہی آیا۔ جہاں محترم نذیر صاحب کو کالج کی طرف سے رہائش مل چکی تھی۔

کالج کی ملازمت سے سبکدوش ہونے کے بعد اب یہ باسعادت خاندان مکان نمبر DK-319-z-45 ڈھوک کشمیریاں میں رہائش پذیر ہے۔ راولپنڈی شہر کے بچوں بیچ سے گزرتی ہوئی سڑک کو جہاں سکستھ روڈ کراس کرتی ہے وہیں مشرقی سمت میں اندرسروس روڈ ہے، اس روڈ پر گلی نمبر ۱۸ میں یہ مکان واقع ہے۔ اس گلی کو نیوب ویل والی گلی بھی کہا جاتا ہے۔

عامر چیمہ شہید ۲۰۰۶ء میں جرمنی پہنچے اور ماسٹر آف ٹیکسٹائل اینڈ کلوژنگ مینجمنٹ کے کورس کے لئے داخلہ لیا۔ یہ کورس چھ ماہ کے چار مرحلوں (سمیسٹر) پر مشتمل ہے۔ عامر شہید نے کامیابی کے ساتھ دو سال کورس کے پہلے تین مراحل مکمل

کئے اور اب چوتھا مرحلہ چل رہا تھا کہ آپ کی شہادت کا سانحہ پیش آ گیا۔ جولائی ۲۰۰۶ء میں آپ کی تعلیم مکمل ہونی تھی کہ اس سے پہلے ہی آپ دنیاۓ فانی کو چھوڑ کر حیات جاودانی پا گئے۔

آپ جرمنی سے آخری بار جب والدین اور بہنوں سے ملنے کے لئے پاکستان آئے تو والدہ محترمہ نے ایک دن اپنے پیارے بیٹے سے کہا کہ بیٹا ہم تمہاری شادی کا سوچ رہے ہیں یہ گھر تمہارے لئے ہی بنایا گیا ہے۔ یہ سن کر عامر شہید حسب معمول مسکرا دیئے اور والدہ کی خدمت میں عرض کی۔ ”امی جان! مجھے اس میں سے کچھ نہیں چاہیے میں نے اپنا سارا حصہ اپنی پیاری بہنوں کو دے دیا ہے۔“

آپ عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معاملے میں انتہائی سخت اور غیر لچکدار رہے۔ شہید کے والد محترم فرماتے ہیں کہ میں اپنے بیٹے کے ساتھ اکثر و بیشتر بیٹھ کر مختلف موضوعات پر گفتگو کیا کرتا تھا اور بات چیت کے دوران اکثر ایسے امور بھی زیر بحث آتے تھے جن کا تعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اقدس سے ہوتا تھا۔ میں نے ہمیشہ یہ محسوس کیا کہ باقی دینی معاملات میں میں اس سے زیادہ سخت اور پابند تھا۔ لیکن عامر عشق رسول اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کے سلسلے میں مجھ سے کہیں زیادہ آگے بڑھا ہوا تھا۔ بسا اوقات ایسا بھی ہوتا کہ کسی بے دین ”گستاخ رسول“ کی بات چلتی تو عامر سخت جذباتی ہو جاتا اور کہتا کہ فلاں واجب القتل ہے۔ ایسے موقع پر میں اسے ٹھنڈا کرنے کی کوشش کرتا کہ بیٹا یہ کام حکومت کا ہے تمہارا نہیں۔ ایک ٹیکسٹائل مل سے ملازمت ترک کرنے کی وجہ بھی یہی جذبات بنے۔ ہوا کچھ اس طرح کہ مل میں ایک ایسے ڈیزائن کی ٹائٹل تیار کی جا رہی تھی جسے دیکھ کر لفظ ”محمد“ لکھا ہونے کا شبہ ہوتا تھا۔ عامر شہید رحمۃ اللہ علیہ نے جب یہ صورت حال دیکھی تو اس کے ذمہ داروں کو اس طرف توجہ دلائی اور اصرار کیا کہ وہ اس طرح کی ٹائٹل بنانا بند کر دیں تاکہ توہین اور بے ادبی کی صورت پیدا نہ ہو۔ بار بار توجہ دلانے کے باوجود جب انتظامیہ نے کوئی عملی قدم نہ اٹھایا تو آپ بے چین ہو گئے اور اسی بے چینی کے

عالم میں ملازمت سے استعفیٰ دے کر واپس گھر تشریف لیا۔ حالانکہ اس ادارے میں آپ کی شخصیت کو کافی اہمیت حاصل تھی اور قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ بلکہ عامر شہید ملز کے ان انجینیئروں میں سے تھے جنہیں خود انتظامیہ نے درخواست کر کے ان کی خدمات حاصل کی تھی۔

جرمنی میں تعلیم کورس کے چوتھے مرحلے کے دوران یونیورسٹی میں چند دن کی تعطیلات ہوئیں تو عامر شہید اپنے رشتہ داروں سے ملنے کے لئے ”برلن“ شہر آ گئے۔ جہاں آپ کے بڑے ماموں کی صاحبزادی اور ان کا گھرانہ عرصہ دراز سے رہائش پذیر ہے۔ یہاں عامر شہید نے معمول کے مطابق چھٹیاں گزاریں تاہم ان میں ایک تبدیلی ایسی تھی جو وہاں موجود سب رشتہ دار دیکھ رہے تھے۔ ماموں زاد بہن کے شوہر کہتے ہیں کہ ہم بہت شدت سے محسوس کر رہے تھے کہ عامر شہید کئی دنوں سے گہری سوچوں میں گم رہتے ہیں۔ ایک دن ہم نے ان سے پوچھا کہ آپ اس قدر کبم بہم کیوں نظر آ رہے ہیں۔ کوئی پریشانی یا تکلیف نہیں؟ لیکن انہوں نے صاف لفظوں میں کہا کہ مجھے نہ کوئی پریشانی ہے اور نہ ہی تکلیف۔

یونیورسٹی کی طرف سے ملنے والی تعطیلات گیارہ مارچ کو ختم ہو گئیں۔ لیکن عامر یونیورسٹی نہیں گئے، وہ برلن ہی میں رہے اور کسی کو نہیں معلوم کہ شبانہ روز ان کی سرگرمیاں کس نوعیت کی رہیں؟ تاہم آئیو اے حالات و واقعات نے یہ ثابت کر دیا کہ عامر ان دنوں اپنے اس مبارک منصوبے کو عملی جامہ پہنانے کے لئے راہیں تلاش کرتے رہے جس پر انہوں نے چند دنوں بعد عمل پیرا ہونا تھا۔ یقین سے کہا جاسکتا ہے کہ یہ دن ان کے لئے انتہائی اہم تھے اور مصروف ترین تھے۔

۲۰ مارچ ۲۰۰۶ء کی صبح سے عامر چیمہ اپنے رشتہ داروں کے گھر سے غائب تھے

اور کسی کو بھی ان کے بارے میں کچھ پتہ نہیں تھا کہ وہ کہاں ہیں؟

اسی دن ہی سورج ڈھلنے کے بعد برلن شہر میں ایک اہم واقعہ پیش آیا۔

جرمنی سے شائع ہونے والے ایک قدیم اخبار ”ڈائبلٹ“ کے مرکزی

دفتر میں ایک نو جوان داخل ہوا اور بغیر رکے ہوئے اخبار کیا ایڈیٹر "ہیگزک بروڈر" کے کمرے کی طرف بڑھا، جہاں وہ شخص اپنے دفتر کی کاموں میں مشغول تھا، نو جوان کے عمارت میں داخل ہوتے ہی سیکورٹی اہلکار اس کی طرف لپکے اور اسے پکڑنے کی کوشش کی۔ لیکن نو جوان پورے رعب اور اعتماد کے ساتھ دھاڑ کہ انہیں پکڑنے کی کوشش کی تو وہ اپنے جسم کے ساتھ باندھا ہوا بارود داڑا ڈالے گا اور وہ سب اس کے ساتھ موت کے گھاٹ اتر جائیں گے۔ یہ بات سنتے ہی سیکورٹی اہلکار گھبرا کر پیچھے ہٹ گئے اور نو جوان بھاگتا ہوا ایڈیٹر کے کمرے میں داخل ہو گیا۔ پل بھر میں اس نے کپڑوں میں چھپایا "بینر نائف" نامی خاص شکاری خنجر نکالا اور ایڈیٹر کی گردن پر وار کرنے کو پہنچا۔ مگر اس سے پہلے کہ وہ اپنے شکار کا کام تمام کرتا، دفتر کا دیگر عملہ جمع ہو گیا اور اس نے نو جوان کو قابو کر لیا۔ تاہم اتنا ضرور ہوا کہ اس دوران خنجر کا ایک وار ایڈیٹر کی گردن پر گہرا زخم کر چکا تھا۔ نو جوان نے ایڈیٹر پر مزید وار کرنے کے لئے اپنے آپ کو لوگوں کے چنگل سے چھڑانے کی بھرپور کوشش کی لیکن وہ ایسا نہ کر سکا اور کچھ ہی دیر بعد اس کے ہاتھوں میں جرمنی پولیس کے مسلح اہلکار تھکڑیاں ڈال رہے تھے۔

یہ نو جوان امت مسلمہ کا قابل فخر سپوت اور مایہ ناز فرزند "غازی عامر چیمہ" تھا اور وہ اخبار جس کے ایڈیٹر پر عامر چیمہ نے قاتلانہ حملہ کیا ان ذرائع ابلاغ میں سے ایک تھا، جنہوں نے کائنات کی سب سے معزز محترم، سستی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اقدس میں کستانی کا ارتکاب کیا یا اس ناپاک جسارت کی حمایت کی۔ عامر چیمہ ریڈیٹھاب مسلمانوں میں سے وہ ایک مرد جبری نکلا جس نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حرمت پر حملہ آور ہونے والوں کو ختم کر ڈالنے کا عزم کیا۔ یہ سوچے بغیر کہ خود اس کا انجام کیا ہوگا؟

جرمن پولیس نے عامر چیمہ کو گرفتار کیا اور تین دن بعد جب اس مرد جبری کو عدالت میں پیش کیا گیا تو یورپ کے دل میں خنجر پیوست کرنے والے گوروں کے اس "ہجرت" کے ساتھ ساتھ عدالت کے دربار میں اس کا وہ تحریری بیان پیش کیا گیا جس

میں اس نے کہا تھا کہ

”میں اقرار کرتا ہوں کہ میں نے اخبار ڈائیولٹ کے ایڈیٹر بیگز ہنڈر پر قاتلانہ حملہ کیا۔ یہ شخص ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخی کا اہلکار تھا اور مجھے آئندہ موقع ملا تو میں ایسے ہر شخص کو قتل کر دوں گا۔“

یہ سب کچھ سیاہ دل گوروں کے لئے ناقابل برداشت تھا۔ لہذا عامر چیمہ جیسے بہادر جری، بے خوف اور نڈر مسلمان نوجوان کو قانون و عدالت سے باہم دھکیلتے ہوئے جرمن پولیس نے اپنی حراست میں سخت تشدد اور تہمت کا نشانہ بنا کر شہید کر ڈالا

بنا کردن خوش رستم به خاک و خون غلطیہ ن

خدا رحمت کند این عاشقان پاک طہیت ما

ایک مبارک خواب

محترم جناب محمد یحییٰ علوی صاحب گورنمنٹ جامعہ اسکول فار ایڈوانسڈ سٹڈی کے سابق استاذ ہیں اور اس اسکول میں عرصہ دراز تک عربی اور اسلامیات کی تدریس کر چکے ہیں۔ موصوف عامر چیمہ شہید کے استاذ بھی رہے ہیں۔ عامر شہید کی شہادت کے بعد آپ نے ایک مبارک خواب دیکھا جو خود ان کی زبانی نذر قارئین ہے۔

الحمد للہ میرا معمول ہے کہ ہر شب جمعہ کو کم از کم ۵ سو مرتبہ درود شریف پڑھ کر سوتا ہوں۔ ۳۴ مئی کو نماز عشاء ادا کرنے کے بعد جب میں مسجد سے نکلتا تو ایک دوست نے بتایا کہ پروفیسر نذیر چیمہ صاحب کا بیٹا عامر جو گستاخ رسول پر حملے کے جرم میں جرمی میں گرفتار تھا۔ شہید کر دیا گیا ہے۔ یہ خبر سن کر مجھے بہت صدمہ ہوا اور عامر کی یادیں دل میں بسائے میں نے اپنا معمول پورا کیا اور سو گیا۔ صبح سے کچھ دیر پہلے میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک بہت بڑے میدان میں بہت زیادہ آہستہ جھگڑ رہے ہیں اور ہر طرف روشنی ہی روشنی پھیلی ہوئی ہے۔ اس روشنی کو دیکھ کر مجھے یہ خیال ہوا کہ یقیناً یہ روشنی دنیا کی روشنی نہیں ہے۔ اس دوران میں نے دیکھا کہ اس روشن میدان میں ایک طرف ایک بلند منبر تھا جہاں پر حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حضرات خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم بھی موجود ہیں۔ اسی اثناء میں میدان کی دوسری طرف سے عامر شہید آتے ہیں اور تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف بڑھتے ہیں۔ آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عامر کو اپنی طرف آتا دیکھ کر کھڑے ہو جاتے ہیں اور آغوش مبارک وا کر کے عامر کو پکار ہوئے فرماتے ہیں۔

”مرحبا اے میرے بیٹے“

”بس اسی لمحے قریبی مسجد سے اذان فجر بلند ہوئی اور میری آنکھ کھل گئی۔“

آخری سہارا

اختر شیرانی اردو کے مشہور شاعر گزرے ہیں۔ لاہور کے عرب ہوٹل میں ایک دفعہ کیمونسٹ نوجوانوں نے جو بلا کے ذہین تھے، اختر شیرانی سے مختلف موضوعات پر بحث چھیڑ دی۔ اس وقت تک وہ دو بوتلیں چڑھا چکے تھے اور ہوش قائم نہ تھے۔ تمام بدن پر ریشہ طاری تھا حتیٰ کہ الفاظ بھی ٹوٹ ٹوٹ کر زبان سے نکل رہے تھے۔ ادھر ”انا“ کا شروع سے یہ حال تھا کہ اپنے سواء کسی کو نہیں مانتے تھے۔ شاعر تو شاذی ہی کسی کو مانتے تھے۔ ہم مصر شعراء میں جو واقعی شاعر تھا اسے بھی اپنے سے کمتر خیال کرتے تھے۔ کیمونسٹ نوجوان نے ”فیض“ کے بارے میں سوال کیا طرح دے گئے۔ ”جوش“ کے متعلق پوچھا کہا وہ ناظم ہے۔ ”سردار جعفری“ کا نام لیا مسکرائے، ”فراق“ کا ذکر چیخا ”ہوں ہاں“ کر کے چپ ہو گئے۔ ”ساحر لدھیانوی کی بات کی، سامنے بیٹھا تھا، فرمایا مشق کرنے دو“ ظہیر کاشمیری“ کے بارے میں کہا نام سنا ہے احمد ندیم قاسمی؟ فرمایا میرا شاگرد ہے۔

نوجوان نے دیکھا کہ ترقی پسند تحریک ہی کے منکر ہیں تو بحث کا رخ ہی پھیر دیا۔ ”حضرت! فلاں پیغمبر کے بارے میں کیا خیال ہے؟ آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں، نشہ میں چلے۔ تھے، زبان پر قانون نہیں تھا، لیکن چونک کر فرمایا۔ کیا جکتے ہو؟ ادب و انشاء یا شعری و شاعری کی بات کرو“ اسی نے فوراً ہی افلاطون کی طرف رخ موڑ دیا۔ ان کے

مکالمات کی بابت کیا خیال ہے؟ ارسطو اور سقراط کے بارے میں سوال کیا۔ مگر اس وقت وہ اپنے موڈ میں تھے۔ فرمایا۔۔۔ اجی پوچھو یہ کہ ہم کون ہیں، یہ ارسطو افلاطون یا سقراط آج ہوتے تو ہمارے حلقے میں بیٹھتے ہمیں ان سے کیا کہ ان کے بارے میں رائے دیتے پھریں۔

اس لڑاکھڑائی ہوئی آواز سے فائدہ اٹھا کر ایک ظالم قسم کے کیونٹ نے سوال کیا ”آپ کا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں کیا خیال ہے؟“ یہ سنتے ہی جیسے وہ ہوش میں آگئے نوراً سنبھل کر بیٹھ گئے بدور کا گلاس اٹھا کر سوال کرنے والے کے سر پر دے مارا اور گرج کر یوں بولے جیسے کوئی برق تڑپی ہو۔ ”بہ بخت ایک عاصی سے سوال کرتا ہے! ایک سیہ رو سے پوچھتا ہے ایک فاسق سے کیا کہلوانا چاہتا ہے۔؟ تمام جسم کانپ رہا تھا ایک ایسی رونما شروع ہو گئے، کھن بندھ گئی.....“ ایسی حالت میں تم نے یہ نام کیوں لیا؟ تمہیں جرات کیسے ہوئی؟ بے ادب“ با خدا دیوانہ باش و با محمد ہوشیار“ اس شریر سوال پر توبہ کرو تمہارا خبث باطن سمجھتا ہوں۔ خود قہر و غضب کی تصویر ہو گئے۔ ادھر اس نوجوان کا حال یہ تھا کہ کارنو بدن میں لہو نہیں۔ اس نے بات کو موڑنا چاہا۔ مگر اختر کہاں سنتے تھے۔ اسے اٹھوا دیا۔ پھر خود اٹھ کر چلے گئے۔ تمام رات روتے رہے کہتے تھے ”یہ لوگ اتنے نڈر ہو گئے ہیں کہ آخری سہارا بھی ہم سے چھین لینا چاہتے ہیں، میں گنہگار ضرور ہوں لیکن یہ مجھے کافر بنا دینا چاہتے ہیں۔“

خاکم بدہن ذنمارک اور ناروے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کے واقعات رونما ہونے کے بعد اب یہ حقیقت پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ غیر مسلم قومیں تلوار کے بعد قلم کے ذریعے بھی اسلام کی خلاف ورزی کا جنگ کا آغاز کر چکی ہیں۔ ان بدخواہوں کی پوری پوری کوشش اور خواہش ہے کہ وہ مسلمانوں سے ان کی اعلیٰ اور حسین اقدار و روایات چھین لینے کے بعد اب ان سے ان کا ”آخری سہارا“ حضور خاتم المرسلین سید الاولین والآخرین رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو

عالم ہادی عالم فخر ملائک، جان کائنات، شاہ بطحا حضرت محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی پھینکیں۔

یہ سب بھیانک مناظر ایک طرف اور دوسری جانب غم و الم کا یہ عالم کہ پوری دنیا میں مسلمانوں کی طرف سے اس ناپاک جسارت کے خلاف شدید احتجاج کے برعکس ہم۔۔۔ میری مراد پوری پاکستانی قوم ہے۔ انتہائی مردہ دلی کا ثبوت دے رہے ہیں۔ خاص طور پر اہل باب حکومت۔ جس کے نشہ اقدار نے انہیں اختر شیرانی کی مے سے زیاہ مست کر رکھا ہے۔

اے لوگو! خدا را۔۔۔ دُرواں وقت سے۔۔۔ جب تمہارا ”آخری سہارا“ بھی چھین لیا جائے۔

ہم فخر سادات پیر سید محمد محفوظ مشہدی، مناظر اسلام علامہ سید محمد عرفان مشہدی

ڈاکٹر مفتی سرفراز احمد نعیمی

سید مختار اشرف رضوی (حزب الاحناف)

اور تحریک تحفظ ناموس رسالت کے تمام اسیروں کو

ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں

منجانب: الشاہ پیر مولانا خادم حسین شرچوری البغدادی

خلیفہ مجاز بغداد شریف جامع مسجد نور شاہدرہ ٹاؤن لاہور

توہین رسالت کی سزا اور انسانی بنیادی حقوق

میاں خالد حبیب الہی ایڈووکیٹ

توہین رسالت کی سزا قتل (سزائے موت) بطور حد قرآن مجید سے ثابت ہے سورہ احزاب کی آیت نمبر ۵۷ اور ۶۱ بالکل واضح ہیں۔

ترجمہ: ”بے شک وہ لوگ جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں، اور اللہ نے ان کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ ایسے ملعون جہاں کہیں ملیں پکڑ کر گن گن کر قتل کئے جائیں۔“

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کرنے والا خواہ مسلمان ہو یا غیر مسلمان قرآن مجید کے مذکورہ احکامات کے مطابق حد کے طور پر واجب القتل ہے۔ اور کوئی بڑی سے بڑی عدالت، مقننہ یا سربراہ حکومت و مملکت ذرہ برابر بھی اس سزا میں تبدیلی یا تخفیف کا مجاز نہیں۔ لہذا کوئی کلمہ گو شاتم رسول کی سزائے موت پر بحث نہیں کر سکتا۔ بعض لوگوں نے توہین رسالت کے مسئلہ کو ازکار رسالت کے ساتھ منسلک کر کے معاملے کو الجھانے کی کوشش کی ہے۔ جب کہ یہ بات واضح ہے کہ دین کے معاملہ میں جبر نہیں ہے۔ دین اسلام ہرگز یہ اجازت نہیں دیتا کہ کسی فرد کو زبردستی اور اس کی منشاء کے خلاف اسلام قبول کرنے پر مجبور کیا جائے اور زبردستی اقرار رسالت کرایا جائے۔ رسالت کا اقرار کرے یا نہ کرے۔ لیکن دنیا کا کوئی قانون، کوئی آئین اور بنیادی حقوق کا کوئی چارٹر کسی فرد کو یہ حق نہیں دیتا کہ وہ رسالت کی توہین کرے، اور مذہبی معاملات میں دوسروں کی دل آزاری کرے۔

انسانی حقوق کے علمبردارو! اگر تم قرآن و سنت کے واضح احکامات پر انحصار کرنے سے باغی ہو تو کم از کم پاکستان کے موجودہ نافذ العمل آئین کو تو مانو! جس کے مطابق بنیادی حقوق کی بنیاد پر تم بات کرتے ہو آئیے اس بات کا جائزہ لیں کہ ۱۹۷۳ کا آئین اس معاملہ میں ہم سے کیا نقصا کرتا ہے اسلامی جمہوریہ پاکستان

کے آئین کے درج ذیل آرٹیکلز ملاحظہ کیجئے۔

☆ آرٹیکل نمبر ۲: ”اسلام پاکستان کا مملکتی مذہب ہے“

☆ آرٹیکل نمبر ۲: الف: پیرا گراف نمبر ۴

”جمہوریت، حریت، مساوات، رواداری اور عدل عمرانی کے اصولوں کو اسلام

کی تشریح کے مطابق پورے طور پر ملحوظ رکھا جائے گا۔

☆ آرٹیکل نمبر ۲۰: (باب بنیادی حقوق)

”قانون امن عامہ اور اخلاق کے تابع (الف) ہر شہری کو اپنے مذہب کی پیروی

کرنے اور اس پر عمل کرنے اور اس کی تبلیغ کرنے کا حق ہوگا۔“

☆ آرٹیکل نمبر ۲۲: ”تمام موجودہ قوانین کو قرآن پاک اور سنت سے

منضبط اسلامی احکام کے مطابق بنایا جائے گا، جن کا اس حصہ میں بطور اسلامی احکام حوالہ دیا گیا ہے۔ اور ایسا کوئی قانون وضع نہیں کیا جائے گا جو مذکورہ احکام کے منافی ہو۔“

آئین کے آرٹیکل ۲ الف کے مطابق جمہوریت مساوات اور رواداری وغیرہ کا تصور وہ نہیں لیا جائے گا جو مغرب یا اشتراکی ممالک میں مروج ہے۔ پاکستان کا آئین مغرب کی مادر پدر آزادی کی اجازت نہیں دیتا۔ پاکستان کا موجودہ آئین حکومت اور ہر شہری کو پابند کرتا ہے۔ کہ جمہوریت، حریت، مساوات اور عدل عمرانی کے اصولوں پر اسلام کی تشریحات کے مطابق عمل کیا جائے گا۔

☆ آرٹیکل ۲۰ جو کہ بنیادی حقوق کے باب کا حصہ ہے، اس میں ہر شہری کو خواہ وہ مسلم ہو یا غیر مسلم اپنے مذہب کی پیروی کرنے اور اس پر عمل کرنے اور اس کا پرچار کرنے کے لئے تین شرائط (۱) ملکی قانون (۲) امن عامہ (۳) اور اخلاقیات کے تابع کر دیا گیا ہے۔

آئین کے تحت عطا کردہ بنیادی حقوق کسی کو یہ حق نہیں دیتے کہ وہ مسلمانوں کی اکثریت کے ملک میں ایسی بستی کی توہین کرے۔ جن کی عزت و احترام اور عظمت و توقیر کے مسلمانوں کے ایمان کا حصہ ہے۔ آئین کے مطابق توہین رسالت کا مرتکب ہونے والے کو صرف ملکی قانون (295) کی تعزیرات پاکستان کی خلاف ورزی اور امن عامہ سے پہلے کا مجرم قرار پانے کا بلکہ ایسا فرد مسلمانوں کی تہذیب و تمدن اور اخلاقیات

سے بغاوت کا بھی سزاوار نہیں ہے گا۔ تو تین رسالت کے جرم کا ارتکاب دراصل کروڑوں مسلمانوں کے بنیادی حق کو مجروح کرنے کے مترادف ہے۔ اس لئے کوئی شخص ملکی قانون، امن عامہ اور اخلاقیات کے استحقاق کا ہوی نہیں کر سکتا۔

دفعہ 295 سی تعزیرات پاکستان پر ایک اعتراض یہ بھی کیا جاتا ہے کہ اس میں ملزم کی نیت کا ذکر نہیں ہے، جب کہ غیر ارادی اور نیت کے بغیر کئے گئے جرم پر عام قانون میں انتہائی سزا نہیں دی جاتی، اس ضمن میں قرآن مجید کی سورہ بقرہ کی آیت نمبر 104 ہماری راہنمائی کرتی ہے۔

ترجمہ: ”اے ایمان والو! راعنا نہ کہو اور یوں عرض کرو انظرنا اور پہلے ہی سے بغور سنو اور کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے۔“

اس آیت مقدسہ میں اللہ تعالیٰ نے ایک اصول متعین فرما دیا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ایسا لفظ استعمال نہیں کیا جاسکتا جسے غلط معانی پہنائے جاسکیں۔ اس آیت کا شان نزول یوں ہے کہ جب آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے صحابہ سے کلام فرماتے اور صحابہ کو فرمان رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سے کسی بات کی سمجھ نہ آتی تو صحابہ کرام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دوبارہ سننے کے لئے عرض کرتے۔ ”راعنا یا رسول اللہ (یا رسول اللہ ہمارے حال کی رعایت فرمائیے) یعنی دوبارہ ارشاد فرمائیے۔“

”راعنا“ کا لفظ بنفسہ گستاخانہ نہیں ہے، مگر کفار نے بد نیتی سے اسے غلط معنا میں استعمال کرنا شروع کر دیا، جس سے شان رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بے ادبی کا پہلو نکلتا تھا، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حکماً مذکورہ آیت کریمہ کے ذریعہ راعنا کے لفظ کے استعمال پر پابندی عائد کر دی۔ جب کہ یہ بات مسلمہ ہے کہ لفظ ”راعنا“ صحابہ کرام بے ادبی اور گستاخی کے معنوں میں بولنے کا تصور بھی نہیں کر سکتے تھے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام کی نیتوں کو اس ضمن میں مد نظر نہیں رکھا۔ لہذا مذکورہ حکم خداوندی کے بعد اگر کوئی شخص اپنی تمام تر محبتوں اور عقیدتوں کے ساتھ بھی رسول مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے لفظ راعنا استعمال کرتا تو ایسی غیر ارادی اور بغیر نیت کے گستاخی، کفر قرار

پائی۔ نتیجی اصول متعین ہو گیا کہ اہانت رسول کے جرم میں نیت (Motive) کا لحاظ نہیں کیا جائے گا۔ ہذا رحمت للعالمین، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں اٹارنا یا کناہ یا بغیر ارادہ یا بغیر نیت، بالواسطہ یا بلا واسطہ معمولی سی گستاخی کا مرتکب نہ ہو ورنہ موجب القتل ہے۔

توہین رسالت اور موجودہ قوانین

ہر ملک میں دو طرح کے قوانین ہوتے ہیں۔ ایک Substantive یعنی مقاصد اور معاملات کا قانون، زیر بحث معاملہ تعزیرات پاکستان Pakistan penal code بحریہ 1860 اس قانون کے زمرے میں آتا ہے۔ جب کہ دوسرا قانون ضابطہ جاتی Procedure code کہلاتا ہے۔ ضابطہ نو جداری Crimninal producer code بحریہ 1989 اسی قانون کی ایک قسم ہے۔ تعزیرات پاکستان جرم کی نوعیت اور اس کی سزا بتاتا ہے۔ جب کہ ضابطہ نو جداری ہماری رہنمائی کرتا ہے کہ ملزم کے خلاص کس کے پاس شکایت لے کر چاہتا ہے؟ مقدمہ کس طرح درج ہو گا؟ تفتیش کس طرح ہو گی؟ مقدمے کی سماعت کوئی عدالت کرے گی؟ جرائم اپنی نوعیت کے لحاظ سے معمولی یا سنگین ہوتے ہیں؟ سنگین نوعیت کے جرائم قابل دست اندازی پولیس ہوتے۔ ضابطہ نو جداری کی دفعہ ۱۲ (الف) کے مطابق جرائم اور مقدمہ قابل دست اندازی سے مراد ایسا جرم اور مقدمہ ہے جس میں پولیس کو بلا وارنٹ گرفتاری کا اختیار حاصل ہو۔ جب کہ ضابطہ نو جداری کی دفعہ ۱۳ (این) کے مطابق ناقابل دست اندازی جرم اور مقدمہ میں پولیس وارنٹ کے بغیر گرفتاری عمل میں نہیں لاسکتی۔ سنگین نوعیت کے جرائم میں قانون ملزم کو یہ موقع فراہم نہیں کرتا کہ پولیس مجسٹریٹ سے ملزم کی گرفتاری کے لئے وارنٹ حاصل کرنے چلی جائے اور ملزم آرام سے فرار ہو جائے، قانون کا منشا یہ ہے کہ سنگین نوعیت کے جرم کے ارتکاب کی صورت میں بلا تاخیر بغیر وارنٹ پولیس ملزم کو گرفتار کر لے۔ توہین رسالت کے جرم کو ناقابل دست اندازی بنانے کا مطلب یہ اقرار کرنا ہے کہ

تو بین رسالت سنگین جرم نہیں ہے، جو کہ بجائے خود تو بین رسالت کے مترادف ہے۔ قابل دست اندازی جرائم میں پولیس دفعہ 154 ضابطہ جہداری کے تحت امر قابل دست اندازی جرائم میں دفعہ 155 ضابطہ جہداری کے تحت کارروائی کرتی ہے۔ اب دونوں دفعات ملاحظہ کیجئے۔

☆ دفعہ 154 ”ارتکاب جرم قابل دست اندازی سے متعلق ہر ایسی اطلاع جو ایسی پولیس اسٹیشن کے افسرانچارج کو زبانی دی جائے، تو اس کو لازم ہے کہ وہ قلم خود یا اپنی زیر ہدایت اسے ضبط تحریر میں لائے اور اسے اطلاع دہندہ کو پرہیز کرنا کہ اور ایسی ہر اطلاع پر خواہ وہ تحریری طور دی گئی ہو یا حسب مذکورہ بالا ضبط تحریر میں لائی گئی ہو اطلاع دہندہ کے دستخط ہوں گے اور اس کا خلاصہ ایسی کتاب میں درج کیا جائے گا جو ایسا آفیسر اس طریقہ کے مطابق اپنے پاس رکھے گا جو صوبائی حکومت نے مقرر کیا ہو۔“ مذکورہ دفعہ کے تحت درج تحریر ایف آئی آر (پرچہ) کہا جاتی ہے۔

☆ دفعہ 155 جب کسی پولیس اسٹیشن کے افسرانچارج کو ایسی اطلاع موصول ہو کہ اسٹیشن کی حدود میں کسی جرم ناقابل دست اندازی کا ارتکاب ہوا ہے، تو اس کو چاہیے کہ اس کتاب میں جو حسب مذکورہ اس غرض کے لئے رکھی جائے گی، اس کے خلاصے کا اندارج کرے اور اطلاع دہندہ کو مجسٹریٹ سے رجوع کرنے کی ہدایت کرے۔“

مذکورہ دونوں دفعات کا فرق صاف ظاہر ہے۔ دفعہ 154 ض ف کے تحت پرچہ درج ہوگا اور پولیس ملزم کو بلا وارنٹ گرفتار کر کے مقدمہ کی تفتیش کرے گی۔ جب کہ زیر دفعہ 155 ض ف پولیس ناقابل دست اندازی جرم میں از خود نہ ایف آئی آر درج کر سکتی ہے نہ ملزم کو گرفتار کر سکتی ہے۔ اور نہ ہی مقدمہ کی تفتیش کی مجاز ہے۔

حکومت دفعہ 295 سی تعزیرات پاکستان کے جرم کو ناقابل دست اندازی پولیس بنا کر دراصل غیر موثر کرنا چاہتی ہے۔ تاکہ نہ پولیس ملزم کو گرفتار کر سکے نہ ایف آئی آر درج ہو اور نہ ہی مقدمہ کی تفتیش ہو سکے۔ اصول قانون کے مطابق بین الاقوامی طور پر یہ مسلمہ امر ہے کہ کوئی سنگین جرم ناقابل دست اندازی نہیں ہو سکتا۔ لیکن حکومت اصول قانون کو نظر انداز کرتے ہوئے تو بین رسالت کے سنگین ترین جرم

کو محض غیر موثر کرنے کے لئے ناقابل دست اندازی بنانا چاہتی ہے۔

حکومت کا خیال ہے کہ توہین رسالت کے جرم کی اطلاع موصول ہونے کے بعد پولیس فوری ایف آئی آر درج نہ کرے، بلکہ پولیس اور مجسٹریٹ 24 گھنٹے کے اندر انکوائری کر کے ایف آئی آر درج کرنے یا نہ کرنے کا فیصلہ کریں۔ یہ تجویز دو پہلوؤں سے انتہائی نامعقول اور نقصان دہ ہے۔

1 ایف آئی آر درج نہ ہونے اور ملزم کی عدم گرفتاری کی صورت میں مشتعل لوگ ملزم کو موقع پر ہی قتل کر دیں گے۔ اور ملزم کو صفائی کا موقع نہیں ملے گا۔

2- ایف آئی آر 24 گھنٹے کی تاخیر سے درج ہونے کی صورت میں اس کی قانونی حیثیت ختم ہو کر رہ جائے گی۔

ہماری عدالتیں ایف آئی آر تاخیر سے درج ہونے کی صورت میں ایف آئی آر پر اعتبار نہیں کرتیں۔ ایف آئی آر میں دو گھنٹے کی تاخیر بھی مقدمہ کی صحت کو مشکوک بنا دیتی ہے۔ اس لئے ایف آئی آر کے اندارج میں تاخیر دانستہ یا نادانستہ توہین رسالت کے ملزم کو فائدہ پہنچانے کی کوشش یا سازش ہے۔ مروجہ طریق کار میں مقدمہ کا فیصلہ ہر صورت میں مجاز عدالت کو کرنا ہوتا ہے۔ پولیس اگر اس نتیجے پر پہنچے کہ ملزم بے گناہ ہے تو بھی عدالت کی صوابدید ہے۔ کہ وہ ملزم کو پرچہ سے ڈسچارج کرے یا نہ کرے۔

جب کہ حکومت کی موجودہ تجویز کی صورت میں عدالت کا اختیار بھی پولیس کو مل جائے گا کہ وہ مقدمہ کے اندراج سے پہلے انکوائری کر کے کہہ دے کہ وقوعہ ہوا ہی نہیں۔ اس طرح نہ ایف آئی آر درج ہونے کی نوبت آئے گی اور نہ معاملہ عدالت تک جائے گا۔ انسانی حقوق کی تنظیموں اور بار ایسوسی ایشنوں کا ہمیشہ یہ مطالبہ رہا ہے کہ ایف آئی آر درج کرانے کا طریقہ سہل بنایا جائے اور پولیس کو اس امر کا پابند کیا جائے کہ کسی بھی جرم کی اطلاع موصول ہونے پر وہ فی الفور ایف آئی آر درج کرے اور ایف آئی آر کی نقل اطلاع دہندہ کو مہیا کرے۔ لیکن نہ جانے کیوں انسانی حقوق کے نام نہاد طلبہ دار توہین رسالت کے معاملے میں فوری ایف آئی آر درج کرنے پر معزنی ہیں اور ان کے اس دوہرے معیار کا کیا جواز ہے۔

کریم آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بے حرمتی کی سزا

تحریر: پروفیسر حافظ فیض رسول

قریش کے بد معاشوں میں پانچ ایسے افراد تھے جو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھتے تو مذاق اڑایا کرتے تھے۔ جب ان کی شقاوت قلبی حد سے بڑھ گئی تو اللہ تعالیٰ نے ان کی گرفت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

إِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ ۝ الَّذِينَ يَجْعَلُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ (سورۃ الحجر آیت نمبر ۹۵، ۹۶)

ترجمہ: ہم کافی ہیں آپ کو مذاق اڑانے والوں کے شر سے بچانے کے لئے، جو بناتے ہیں اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور خدا۔ سو یہ (حقیقت حال کو) ابھی جان لیں گے۔

ان آیات کے نزول کے بعد پانچوں افراد ایک دن رات میں ہلاک ہو گئے۔

ان میں ایک عاص بن وائل سہمی تھا اپنے بیٹے کے ساتھ سیر کرنے نکلا اور ایک درو کوہ

میں اترا جیسے ہی اس نے پاؤں زمین پر رکھا تو کہنے لگا مجھے کچھ کاٹ گیا ہے، ہر چند

لوگوں نے ادھر ادھر دیکھا کوئی چیز نظر نہیں آئی۔ عاص کے پاؤں پر ورم ہو گیا، یہاں

تک کہ اونٹ کی گردن کی مانند ہو گیا۔ اسی ورم کے سبب اس کا خاتمہ ہو گیا۔ دوسرا شخص

حارث بن قیس سہمی تھا، اس نے نمکین مچھلی کھالی، اس کے سبب اسے سخت پیاس لگی،

مسلل پانی پیتا رہا، یہاں تک کہ اس کا پیٹ پھٹ گیا اور مر گیا مرتے وقت کہتا تھا کہ

مجھے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رب نے مارا ہے۔ تیسرا شخص اسود بن المطلب بن

الحارث تھا وہ اپنے غلام کے ساتھ نکلا، ایک درخت کی جڑ میں بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت

جبریل علیہ السلام آئے اور اس کے سر کو درخت پر مارنے لگے وہ اپنے غلام سے فریاد

کرنے لگا، غلام نے کہا مجھے تو کوئی نظر نہیں آتا آپ ایسے ہی کر رہے ہیں پس وہ وہی

مر گیا۔ چوتھا ولید بن مغیرہ تھا وہ بنی خزاعہ میں سے ایک تیر تراش کی دکان سے گزر ایک

جہاں اس کی چادر کے آسن میں چوٹ گیا وہ چاند کا دامن اپنے کندھے پر ڈالنے لگا تو
جہاں سے اس کی رگوں کی اندام کٹ گئی خون بند نہ ہو ایساں تک کہ وہ مر گیا۔ پانچواں
نفس اس میں جھوٹ تھا وہ اپنے گھر سے نکلا اسے لو لگی جھش کی طرح سیاہ ہو گیا جب وہ
گھر آیا تو گھر والوں نے اسے نہ پہچانا بالآخر اسی لو کے اثر سے مر گیا۔

ابو جہل کا انجام

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز مقام
ابراہیم پر تھکا ہوا کہ ہے مجھے کہ وہاں سے ابو جہل کا گناہ رہا، گستاخانہ لہجہ میں کہنے لگا
کہ کیا میں نے تمہیں تھکا دیا ہے؟ سے اس کا نہیں۔ تم پھر وہی کام کر رہے ہو حضور صلی
اللہ علیہ وسلم نے اسے یہ کہہ کر اس کا جواب دیا۔

ابو جہلؓ کہ اسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو مجھے کیونکر تھکا سکتا ہے احوال
انصار کے جتنے افراد میرے پاس ہیں ان کی جمیعت طلحہ کی ساری وادی میں گئی اور میں
کے پاس نہیں میری آواز پر ایک نیم غلطی اٹھا ہو جائے گا کہ ساری وادی میں تل
وہ نے کو جگہ ہے کہ اس وقت جبریل امینؑ یہ آیات لے کر ہمارے پاس آئے۔

تَحْلَا لَيْلَ لَمْ يَنْتَه لَسْتَغَا بِالنَّاصِيَةِ النَّاصِيَةِ كَالْطَّبِ

خبردار اگر وہ (اپنی روش سے) ہمارے کیا تو ہم خبردار اسے غلطیوں کے اس کی
فرمانی کے بالوں سے وہ چھٹائی جو جھولی (اور) نکلا کار ہے۔

اب حضرت نے اس آیت میں یہ پیشین گوئی فرمائی کہ ابو جہل ذلیل موت
مرے گا۔ اس کو نصیحت کر لائیں گے۔ یہ پیشین گوئی جنگ بدر کے دن پوری ہوئی۔
چنانچہ اس دن جب یہ یمن میں رہا تھا تو حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو
اس کے پٹے تھے ابو جہل کے سینے پر چڑھا کر بیٹھے اس کا سر کاٹ دیا۔ کفر و فتنہ کے
سبب ابو جہل کے سر کو اٹھا تو نہ کالبتہ اس کے کان میں سوراخ کر کے اس میں دھن
ال لہم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد میں لائے۔

ابولہب کی گرفت

ابولہب نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں گستاخی کی۔ اللہ تعالیٰ کو اس گستاخ کی گستاخی اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں غلط فہمی گواہی گزری اور انتہائی غضب و ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا۔

”تَبَّتْ يَدَا اَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ“

ترجمہ: ٹوٹ جائیں ابولہب کے دونوں ہاتھ اور وہ تباہ و برباد ہو گیا (سورہ لہب آیت ۱) اس ارشاد باری تعالیٰ کے پورے ہوتے میں زیادہ دیر نہ لگی۔ غزوانی کے باعث بدر کی جنگ میں یہ شریک نہ ہوا۔ بدر کی بھرت تاک غلٹ کے بعد ایک ہی ہفتہ گزرا تھا کہ اس کے جسم پر ایک زہریلا پھالا ٹھہرا ہوا جو چند دنوں میں اس کے سارے جسم پر پھیل گیا۔ اس کے جسم سے بدبو دار چپ بننے لگی، جسم کا گوشت گل گل کر رہا تھا۔ بیٹوں نے یہ محسوس کیا کہ اس کو متعدی بیماری لگ گئی ہے تو انہوں نے اسے گھر سے نکال دیا۔ تڑپ تڑپ کر ابولہب نے جاننا دے دی۔ بدبو اور لعش کے کوئی قریب نہیں جاتا تھا۔ تین دن تک اس کی لاش پڑی رہی جب اس کے تغش لارہ سے لوگ بھاگ آ گئے اور بیٹوں کو لعنت و ملامت کی انہوں نے چند جھٹی تلاموں کو اس کی لاش لٹکانے لگانے پر مقرر کیا، انہوں نے ایک گڑھا کھودا اور لٹکایا اس کی لاش تحلیل کر اس گڑھے میں پھینک دی۔ اور اوپر سے مٹی ڈال دی۔

ابولہب کی بیوی اودہ جو کہ ابوسفیان کی بہن تھی، اسکی کنیت ام جہیل تھی اور یہ جہیل تھی۔ کریم آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عداوت اس کے دل میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ اس بد بخت کا یہ مشغلہ تھا کہ دن و رات جنگل میں اگل جاتی، خاردار لکڑیاں چٹتی، اگتی اور گھایا نہ کھاتی اور رات کے وقت اس راستے میں ان لکڑیوں کو بچھا دیتی، جو گرم پاک تک کریم آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا راستہ تھا جب سورہ لہب نازل ہوئی تو ایک ٹوکہ ہو گیا، اپنی منہوں میں سنگ ریزے بھر کر آپ کی حاش میں اگیا کہ یہاں

میں کے ان پتھروں سے حمد کروں گی۔

کریم آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کعبہ کے پاس بیٹھے تھے، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر خدمت تھے اس کو آتے ہوئے دیکھا تو عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ام جمیل آرہی ہے۔ ضرور یہ کوئی خباثت کرے گی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ مجھے دیکھ نہیں سکے گی، چنانچہ ایسا ہی ہوا وہ قریب آ کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ دیکھ سکی بڑبڑاتے ہوئے واپس چلی گئی۔

ارشاد خداوندی ہے:

”سَيُضَلِّي نَارَ اٰذَاتِ لَهَبٍ ۝ وَاُمْرَاتُهُ خَمَالَةٌ الْخَطْبِ ۝ فِي

جِيْدَهَا حَيْلٌ“ مِّنْ مَّسِيءٍ

عنقریب وہ جھونکا جائے گا شعلوں والی آگ میں اور اس کی جو رو بھی، بد بخت ایندھن اٹھانے والی اس کے گلے میں مونج کی رسی ہوگی۔ (سورہ لہب آیت ۳، ۴، ۵) ام جمیل کہتی تھی۔ لات وعزا کی قسم میں موتیوں کے اس بیش قیمت ہار کو فروخت کر کے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی عداوت میں خرچ کروں گی۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اسی اکڑی ہوئی گردن میں جس میں آج بڑا قیمتی ہار ہے ہم مونج کی رسی ڈال کر اسے جہنم میں گھسیٹیں گے جو ستر گز لمبی ہوگی۔ بعض روایات میں یہ بھی آیا ہے کہ وہ حسب معمول خاردار لکڑیوں کا گٹھا سر پر اٹھائے ہوئے آرہی تھی، وہ گٹھا مونج کی رسی میں بندھا ہوا تھا، وہ ایک پتھر پر آرام کرنے کے لئے بیٹھ گئی۔ وہ گٹھا پیچھے ہٹ گیا، اور رسی اس کے گلے میں حائل ہو گئی، جس سے اس کا دم گھٹ گیا اور وہ مر گئی۔

وہ جہنم میں گیا جو ان سے مستغنی ہوا

ہے خلیل اللہ کو حاجب رسول اللہ کی

میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ختم نبوت

(کتاب و سنت کی روشنی میں)

قاری محمد افضل بابر

”میلاد“ کا معنا ہے پیدائش، پیدا ہونے کا زمانہ، پیدائش کا وقت۔

الْمَوْلِدُ: پیدائش کی جگہ یا وقت الْمِيلَادُ: پیدائش کا وقت۔ الْمَوْلِدَةُ: رانی

الْمَوْلُودُ: چھوٹا بچہ۔ (کتاب اللغات)

”میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مراد ہے

خلقت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عالم عدم سے عالم وجود میں منتقل ہونے کا ذکر اور

ولادت باسعادت (یعنی ظہور قدسی کی برکتوں) کا ذکر اور بعثت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر انور کرنا۔

ذیل میں قرآن حکیم اور احادیث مبارکہ کی روشنی میں خاتم النبیین شفیع المذنبین

علیہ التحیۃ والتسلیم کے میلاد شریف اور ختم نبوت کے دلائل پیش کرتے ہیں۔ (یعنی وہ

آیات اور احادیث جن میں میلاد اور ختم نبوت دونوں کا ذکر)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ۝ ثُمَّ

جَاءَكُمْ رَسُولٌ ۝ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ ۝ قَالَ ۝

أَقْرَبْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلَىٰ ذَٰلِكُمْ أَصْرِي ۝ قَالُوا أَقْرِزْنَا ۝ قَالَ فَاشْهَدُوا ۝ أَمَا

مَعَكُمْ مِنَ الشَّاهِدِينَ (آل عمران ۸۱)

اور یاد کرو جب لیا اللہ تعالیٰ نے انبیاء سے پختہ وعدہ کہ قسم ہے تمہیں اس کی جو

”ا“ میں تم کو کتاب اور حکمت سے، پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول جو

تصدیق کرنے والا ہو ان (کتابوں) کی جو تمہارے پاس ہیں تو تم ضرور حاضر ہو

ایمان لانا اس پر اور ضرور مدد کرنا اس کی (اس کے بعد) فرمایا کیا تم نے اقرار کر

درخواست کروں گا تو وہ تمہیں دوسرا مددگار بخشے گا کہ ابد تک تمہارے ساتھ رہے۔
(انجیل یوحنا باب ۱۴ آیت ۱۶-۱۷)

۲۔ لیکن جب وہ مددگار آئیگا جس کو میں تمہارے پاس باپ کی طرف سے بھیجوں گا یعنی سچائی کا روح جو باپ سے صادر ہوتا ہے تو وہ میری گواہی دے گا اور تم بھی گواہ ہو کیونکہ شروع سے میرے ساتھ ہو (یوحنا باب ۱۵ آیت ۲۶-۲۷)

۳۔ مجھے تم سے اور بھی بہت سی باتیں کہنا ہیں مگر اب تم ان کی برداشت نہیں کر سکتے۔ لیکن جب وہ اپنی سچائی کا روح آئے گا تو تم کو تمام سچائی کی راہ دکھائے گا اس لئے کہ وہ اپنی طرف سے نہ کہے گا لیکن جو کچھ سنے گا اور تمہیں آئندہ کی خبریں دے گا (یوحنا باب ۱۶ آیت ۱۳-۱۴)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مذکورہ بیانات میں سے اول دوم میں اور باپ سے درخواست کروں گا تو وہ تمہیں دوسرا مددگار بخشے گا۔ لیکن جب وہ مددگار آئے گا۔ ایسے جملوں میں ”میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم“ کی واضح دلیل موجود ہے۔

جب کہ ابد تک تمہارے ساتھ رہے گا، اس فرمان میں ختم نبوت کی روشن دلیل ہے۔ بر بناس حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا انتہائی مقرب ساتھی تھا۔

بر بناس نے اپنے رسول کی تعلیمات کو باکم و کاست بیان کیا۔ جن میں سے ذیل میں بطور نمونہ چند حوالہ جات (جن میں حضرت محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کے میلاد اور تم نبوت کا بیان ہے۔ درج ہے۔

But after me shal come the spendour of all the Prophet and Holly ones and shal shed light upon the darkness of all that the prophets have said because He is the Messenger of God "

”لیکن میرے بعد وہ ہستی تشریف لائے گی جو تمام نبیوں اور نفوس قدس قدسیہ کے لئے آپ و کتاب ہے اور پہلے انبیاء نے جو باتیں کی ہیں ان پر روشنی ڈالے گی کیونکہ اللہ کا رسول ہے۔“ (انجیل بر بناس باب ۱۷ ص ۱۸)

For i am not Worth to Encloose the tise of the hosen or the latchets of the shoes of the Messenger of the God whom ye call "Messia" who was made before me and shall come after me and shall bring the words of truth, so that his Faith shall have no end

یعنی جس ہستی کی آمد کا تم ذکر کر رہے ہو میں تو اللہ کے اس رسول کی جوتیوں کے تسمنے کھولنے کے لائق بھی نہیں جس کو تم مسیحا کہتے ہو۔ اس کی تخلیق مجھ سے پہلے ہوئی اور تشریف میرے بعد لے آئے گا۔ وہ سچائی کے الفاظ لائے گا اور اس کے دین کی کوئی انتہا نہ ہوگی (انجیل بریناس باب ۳۲ ص ۵۵)

I am indeed sent to the house of israel as Prophet of salvatation . but after me shall come the Massia sent of God to all the world for whom god hath made the world and then through all the world will God be worshipped and mercy receieved (the go-spel of barnabas page: no 104. babe: no 82)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں۔ ”بیشک میں تو فقط بنی اسرائیل کے گھرانے کی نجات کے لئے نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں، لیکن میرے بعد مسیحا تشریف لائے گا جسے اللہ تعالیٰ سارے جہان کے لئے مبعوث فرمائے گا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ساری کائنات تخلیق کی ہے اور اسی کی کوششوں کے باعث ساری دنیا میں اللہ تعالیٰ کی پرستش کی جائے گی اور اس کی رحمت نصیب ہوگی۔ (انجیل بریناس باب ۸۲ ص ۱۰۴)

The priest and Answered " After the coming of the messenger of God shall other Prophet come ? jesus answerd ; There shall not come . After him true Prophet sents by God. But there shall come a great number of false Prophet , whereat i sorrow.

For i am not Worth to Enclouse the tise of the hosen or the latchets of the shoes of the Messenger of the God whom ye call " Messia" who was made before me and shall come after me and shall bring the words of truth, so that his Faith shall have no end

یعنی جس ہستی کی آمد کا تم ذکر کر رہے ہو میں تو اللہ کے اس رسول کی جوتیوں کے تسمنے کھولنے کے لائق بھی نہیں جس کو تم مسیحا کہتے ہو۔ اس کی تخلیق مجھ سے پہلے ہوئی اور تشریف میرے بعد لے آئے گا۔ وہ سچائی کے الفاظ لائے گا اور اس کے دین کی کوئی انتہا نہ ہوگی (انجیل بر بناس باب ۴۲ ص ۵۵)

I am indeed sent to the house of israel as Prophet of salvatation , but after me shall come the Massia sent of God to all the world for whom god hath made the world and then through all the world will God be worshipped and mercy receieved (the go spel of barnabas page:no104, babe:no82)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں۔ " بیشک میں تو فقط بنی اسرائیل کے گھرانے کی نجات کے لئے نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں، لیکن میرے بعد مسیحا تشریف لائے گا جسے اللہ تعالیٰ سارے جہان کے لئے مبعوث فرمائے گا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ساری کائنات تخلیق کی ہے اور اسی کی کوششوں کے باعث ساری دنیا میں اللہ تعالیٰ کی پرستش کی جائے گی اور اس کی رحمت نصیب ہوگی۔ (انجیل بر بناس باب ۸۲ ص ۱۰۴)

The priest and Answered " After the coming of the messenger of God shall other Prophet come ?
jesus answerd : There shall not come . After him true Prophet sent by God, But there shall come a great number of false Prophet , whereat i sorrow.

for satan shall raise them up (the Gospell of Barnabas page no-123

اس کے بعد پادری نے ایک اور سوال پوچھا کہ کیا اس رسول کی آمد کے بعد اور
نبی بھی آئیں گے؟

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جواباً ارشاد فرمایا۔
یعنی آپ کے بعد اللہ کا بھیجا ہوا کوئی سچا نبی نہیں آئے گا البتہ کثرت سے جھوٹے
نبی آئیں گے جنہیں شیطان کھڑا کرے گا۔

Then said the friest how shall the Messiah be
called , and what sign shal reveal his coming?

اس کے بعد پادری نے دوسرا سوال کیا اس مسیحا کا نام کیا ہوگا اور کن علامات
سے اس کی آمد کا پتہ چلے گا۔

Jesus answered:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جواباً ارشاد فرمایا۔

The name of the Messiah is admir able for God
himself gave him the name when had created his
soul and placed it in a celestial splendour god said :
wait Muhmmad for thy sake i will to creat
paradise The world and a great multitude of
creatures

I shall send thee into thd world i
shall send thee asmy Messenger of salvation and
thy word shall be true in so mucht that heaven and
earth shall fail , but thy faith shall never fair.

Muhmmad is his blessed name

مسیحا کا نام قابل تعریف ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جب ان کی روح مبارک کو پیدا
فرمایا اور آسمانی آب و تاب میں رکھا تو خود ان کا نام رکھا۔ اللہ نے فرمایا "ابو محمد صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم انتظار کرو۔ میں نے تری خاطر جنت کو پیدا کیا ہے ساری دنیا کو پیدا کیا ہے اور بیشمار مخلوقات کو پیدا کیا ہے جب میں تجھے دنیا میں بھیجوں گا تو تمہیں نجات و بندہ رسول بنا کر بھیجوں گا۔ تیری بات سچی ہوگی۔ آسمان اور زمین فنا ہو سکتے ہیں لیکن تیرا دین کبھی فنا نہیں ہو سکتا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کا بابرکت نام ہے۔

Then the crowd lifted up their voices, saying

تب تمام سامعین نے یہ سن کر یہ کہتے ہوئے فریاد کرنا شروع کی

O God, send us the Messenger

اے خدا! اپنے رسول کو ہماری طرف بھیج۔

O Muhammad, come quickly for the salvation of the world

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا کی نجات کے لئے جلدی تشریف لائیے۔
لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ
يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِن
قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ (آل عمران ۱۲۳)

بیشک اللہ تعالیٰ نے بہت بڑا احسان فرمایا مسلمانوں پر کہ ان میں انہی میں سے رسول بھیجا جو ان پر اس کی آیات مبارکہ تلاوت فرماتا ہے اور انہیں پاک فرماتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت سکھاتا ہے اور بیشک وہ اس سے پہلے صریح گمراہی میں تھے۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَأَنزَلْنَا إِلَيْكُمْ نُورًا
مُّبِينًا (النساء ۱۷۴)

اے لوگو! بیشک تمہارے رب کی طرف سے تمہاری طرف واضح دلیل آئی اور ہم نے تمہاری طرف روشن کرنے والا نور اتارا۔

اس آیت میں میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ختم نبوت کے ثبوت کے لئے مفتی محمد شفیع (دعوتِ بعدی) تمیز مولانا محمد انور شاہ کشمیری کا اقتباس ذیل میں ہے۔

عن درج کیا جاتا ہے۔

یہ آیت بھی دو وجہ سے ختم نبوت کی واضح دلیل ہے۔

اول اس لئے کہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عموم بعثت کو ثابت کرتی ہے اور قیامت تک تمام دنیا میں پیدا ہونے والی نسلوں کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان کو فرض کرتی ہے، جس سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت کی نبوت کا آفتاب قیامت تک اسی طرح چمکتا رہے گا جس کے سامنے کسی کو کب نبوت کے چمکنے کی ضرورت نہ تھی۔ یہ عادتہ ممکن ہے۔

قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ ۝ يَهْدِي بِهِ اللَّهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهُ سُبُلَ السَّلَامِ وَيُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ بِإِذْنِهِ وَيَهْدِي إِلَيْهِمْ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ (المائدہ ۱۶)

تحقیق اللہ کی طرف سے تمہارے پاس ایک نور آیا (نور رسالت) اور ہدایت والی کتاب جن کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ ہدایت دیتا ہے۔ ان لوگوں کو جو اس کی رضا کے طالب ہیں یہ سلامتی کا راستہ ہے اور یہ انہیں اندھیروں سے روشنی کی طرف لے جاتا ہے اپنے حکم سے اور انہیں سیدھی راہ پر گامزن کرتا ہے۔“

مفتی صاحب مذکور نے مندرجہ بالا آیت کو ختم نبوت حصہ اول ۱۲۲ پر بطور دلیل ختم نبوت نقل کیا ہے جب کہ حقیقت یہ ہے کہ اسی آیت کے یہ الفاظ ”قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ“ حضور آخر الزماں خاتم النبیین کے میلاد شریف کی واضح دلیل ہے۔ ”قَدْ“ تحقیق ”جاء“ آیا وہ ”کم تمہارے پاس“ مفتی صاحب مذکور نے

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (البقرة: ۱۲۹)

اے ہمارے رب مبعوث فرما ان میں ایک رسول انہی میں سے جو جو ان پر تیری آیتیں تلاوت فرمائے اور کتاب و حکمت کی تعلیم فرمائے اور ان کے نفس کا تزکیہ فرمائے۔ بے شک تو ہی غالب حکمت والا ہے۔

کتاب ناموس رسالت میں مثالی کردار ادا کرنے پر بزرگان اہل سنت

سیح الاسلام امام شاہ احمد نورانی، مجاہد ملت مولانا عبدالستار نیازی
پاسبان مسلک اہل سنت حضرت مولانا ابوداؤد محمد صادق رضوی

ڈاکٹر سرفراز نعیمی انجینئر سلیم اللہ خاں

فخر سادات پیر سید محمد محفوظ مشہدی

و دیگر اسیران ناموس رسالت کو سلام عقیدت پیش کرتے ہیں

منجانب: WWW.NAFISULISLAM.COM

محمد نصیر نورانی، محمد شبیر نورانی، محمد نصیر نورانی

بسم اللہ مارکیٹ مین بازار شیخوپورہ

056-3783525

اپنی شعاعی نگاہوں سے کھنگال دینے والی مشینوں، مسلمانوں کی معاشی، سیاسی، دفاعی اور فکری محتاجی کو موثر بنانے پر معمور چالاک و عیار ترین اذہان پر مشتمل تھنک ٹینکس، غاروں میں پوشیدہ حیات انسانی کو ہزار فٹ کی بلندی سے ڈیٹیکٹ کر لینے والے بغیر پائلٹ جاسوس طیاروں اور دنیا کے ہر گوشہ سے انچ انچ خطہ زمین کی خبریں چشم زدن میں اپنے آقاؤں تک پہنچانے والے خلائی سیٹلائٹس کے باوجود یہ عیار اقوام شاید آج تک کوئی ایسا پیرامیٹر آلہ، سینسر ڈیٹیکٹر، مشین، انٹرکرافٹ، سیٹلائٹ یا تھنک ٹینک ایجاد نہ کر سکے کہ جس کے ذریعہ وہ ایک مسلمان کو اپنے آقا و مولیٰ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بے اندازہ محبت، والہانہ عشق اور اس کے ناموس کی خاطر اپنی جان لٹانے کے جذبات کی حدت کو ناپ سکے۔ یہ سچ ہے کہ تعلیم ٹیکنالوجی، سیاست اور دفاعی میدان میں اغیار اپنی برتری منوا چکے ہیں اور مسلمان شاید 25 سال بعد ان کی برابری کا دعویٰ نہ کر سکیں مگر جہاں بات ایمان اور عقیدے بالخصوص جان ایمان محبوب کائنات دو عالم کے نام تائی کی عزت و عظمت پر فدا ہونے کی ہو تو یہ سب کچھ ایک طرف ہے اور تقاضا محبت ایمان ایک طرف.....

عزیزان محترم! ہمارے ذہنوں میں یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ ہمارے محض احتجاجی نعروں، مظاہروں، ریلیوں، جلسوں جلوسوں اور تقاریر سے ان گستاخانہ رسول کو کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ اور کیا ان سے آئندہ کسی حرکت کی توقع نہیں اور کیا ہمارے اس احتجاج سے وہ خوف زدہ ہو جائیں گے تو جناب والا! مسلمان اول تو ایمان کے معاملہ میں اپنے فرائض پر توجہ کرتا ہے نتائج پر نہیں۔ دوم یہ کہ حدیث پاک میں ایمان کے جو تین درجے بیان کئے گئے ہیں۔ ”اول برائی کو ہاتھ یعنی طاقت سے روکنا، دوم برائی کو زبان سے روکنا، اور سوم درجہ برائی کو دل میں برا جاننا (اگرچہ یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے) کے تقاضوں کے مطابق برائی کے خلاف ہر ممکن طریقے سے مدافعت کرنا چاہیے کم از کم اپنے ایمان کا اظہار کسی ایک درجے کے مطابق تو ہو ورنہ تو ہمیں اندازہ لگانا چاہیے کہ کس درجہ میں ہیں اور کیا مومن کہلانے کے لائق بھی ہیں؟ کیا ہمارے والدین کو کوئی گالی دے تو ہم اس سے خوش اخلاقی سے پیش آئیں گے؟

نہیں ہرگز نہیں اس وقت تو کسی کا مشورہ بھی اسے ملزم کا ہمدرد بنادے گا۔ تو جس ہستی
ذیشان علیہ السلام کی ذات جو وجہ وجود کائنات ہے جس کے کلمے کی برکت سے ہم
والدین کو والدین کا مقام دیتے ہیں کیا ان کی عزت باپ، ماں، بھائی، بہن اولاد،
دوست، اقارب، بیوی سے بڑھ کر ہونی چاہیے؟ اور کیا یہ انصاف ہے کہ احتجاج
کرنے والے بد اخلاق ٹھہری اور کستاخی کرنے والے آزادی اظہار رائے کے
علمبردار ہونے کی وجہ سے تہذیب و اخلاق کے حامل قرار پائیں؟

اے سچے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سچے عاشقو! ہم سے سرکار علیہ السلام کی
محبت تقاضا کر رہی ہے۔ سلطان نیپو کا فرمان ہے کہ ”کیندر کی سو سالہ زندگی شیر کی ایک
دن کی زندگی سے بہتر ہے“ بے عزتی کی زندگی گزارنے سے بہتر ہے ہم اپنے آقا
مولیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت و ناموس کے لئے جو ممکن ہو سکے طریقہ اختیار
کریں۔ یاد رکھئے کہ قدرت نے شاید یہ ہمیں موقع عنایت فرمایا ہے کہ ہم کم از کم اپنا
روحانی رشتہ مسجد سے استوار کریں اپنے رب کو گڑ گڑا کر پکاریں۔ اپنی بے عملی اور بد
کاریوں پر اجتماعی توبہ کریں۔ اپنی صفوں میں اتحاد پیدا کریں۔ اپنی زبان اور ہاتھ سے
اپنے پڑوسی اور اپنے مسلمان بھائی کو تکلیف نہ پہنچائیں۔ قرآن سے اپنا رشتہ جوڑیں۔
علمائے حق کی صحبت اختیار کریں۔ وہ تمام اچھی باتیں اور اخلاق جو مسلمانوں کا ورثہ
ہے اور جس پر اغیار عمل کر کے آج دنیاوی طور پر میدان میں آگے ہیں۔ انہیں بھی ہم
سیکھیں اور اپنے دست نگر کو بھی سکھائیں۔ جاگیے اور دوسروں کو بھی جگائیے آئیے ہم
اپنے رب کریم جل جلالہ کی بارگاہ میں استغاثہ پیش کریں اے ہمارے رب عزوجل۔

خوار ہیں بدکار ہیں ڈوبے ہوئے ذلت میں ہیں

کچھ بھی ہیں مولا ترے محبوب کی امت میں ہیں

مولیٰ تجھے تیری عزت و جلال کا واسطہ اپنے حبیب علیہ السلام کے غلامی کے

عمویدار ہم کمزور مسلمانوں کو ایمانی جذبہ اور عمل نیک کی توفیق عطا فرما اور سرکار علیہ
السلام کے ناموس پر اپنی جان قربان کرنے کی توفیق عطا فرما تاکہ ہم اپنے دعوئے

غلامی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سچے ثابت ہوں اور اپنی جان قربان کر کے اپنے آقا کی بارگاہ میں سرخروئی حاصل کر سکیں۔ موٹی! تو ہمیں غازی علم دین جیسا جذبہ عطا فرما۔ امین بجاہ سید المرسلین علیہ الفضل الصلوٰۃ والتسلیم

عزیزان محترم! حضرت یوسف علیہ السلام کے خریداروں میں جس طرح ایک غریب بڑھیا کا نام ہمیشہ شامل کیا جاتا رہا ہے گا۔ کاش کہ ہماری ذرہ سی کوشش تھوڑی سی محنت، زبان ہلانے اور نعرے لگانے کو ایسی قبولیت مل جائے کہ ہمارا نام بھی آقا علیہ السلام کے ادنا غلاموں میں شمار ہو، کرم بالائے کرم اگر جان کا سودا ہو جائے اور ہماری قربانی آقا علیہ السلام کی بارگاہ میں قبول ہو جائے تو یقیناً ہم بھی کہہ سکیں گے

جان دی، دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

فخر سادات حضرت پیر سید محفوظ مشہدی

علامہ پیر سید محمد عرفان شاہ مشہدی

علامہ حافظ خادم حسین رضوی

اور ناموس رسالت کے تمام اسیروں کو

سلام عقیدت

پیر سید مفتی منزل حسین شاہ نقشبندی بغدادی

خلیفہ مجاز آستانہ عالیہ علی پور شریف و بغداد شریف

مہتمم: جامعہ حسینیہ سبزہ زار سید پور ملتان روڈ لاہور

ناموس رسالت قرآن کی نظر میں

علامہ قاری محمد یونس مدنی واپڈانہ لاہور

قرآن حکیم کے تیسویں پارے سورہ کوثر میں اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا ارشاد ہے۔

إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ

ترجمہ: بے شک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دشمن ہی بے نام و نشان ہوگا۔

یہ بات اظہر من الشمس ہے اور ایک مسلمہ حقیقت ہے اور اس بات پر تاریخ انسانی گواہ ہے کہ جنب بھی کسی انسی شیطان نے رسول گرامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اقدس میں نازیبا الفاظ استعمال کئے ہیں تو وہ صفحہ ہستی سے مٹ گیا یا کسی بد بخت ازلی وابدی نے رسول گرامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اقدس میں کسی طرح بھی بے ادبی کی تو دنیا میں ذلت اور لعنت کا طوق اس کے گلے میں پڑا اور قیامت کے روز وہ دوزخ کا ایندھن بنے گا اور دنیا میں اس کا نام ایک گالی بن کے رہ گیا۔

بلکہ نواسہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جگر گوشہ بتول رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت امام حسین عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی رضا کی خاطر اور دین اسلام کی سر بلندی اور زندگی کی خاطر یزیدوں سے حق کی جنگ لڑ رہے تھے۔ جتنے یزیدی حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلاف برسر پیکار تھے، ان کا نام بھی صفحہ ہستی سے مٹ گیا۔

یزید پلید، شمر لعین، ابن زیادہ خبیث، خولی، ابن سعد، الغرض تمام یزیدی ذلت کی موت مر گئے اور آج عالم میں ان کے نام گالی تصور کئے جاتے ہیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے فرمان کے مطابق إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ کی عملی تفسیر ہمیں نظر آرہی ہے کہ گستاخان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مثلاً ابو جہل، ابولہب، ولید بن مغیرہ، عتبہ، شیبہ، عقبہ بن ابی معیط، امیہ بن خلف، عاص بن داؤد کا نام و نشان مٹ گیا اور یہ

تمام بد بخت ذلت و رسوائی کی موت مر گئے ہیں۔

آئیے ہم قرآن حکیم سے گستاخان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذلت کا جائزہ لیتے ہیں۔

قرآن حکیم کے ۲۹ ویں پارے سورۃ قلم میں اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے ولید بن مغیرہ کے عیوب بیان کئے ہیں۔

باوجود اس کے کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے اسے بہت مال و دولت دی تھی۔ اسے بیٹے عیظا فرمائے۔ اہل عرب کے چند امیر آدمیوں میں اس کا شمار ہوتا تھا۔ لیکن جب اس بد بخت نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شانِ اقدس میں گستاخی کی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معاذ اللہ مجنون کہا تو اللہ تعالیٰ نے اسے ساری کائنات میں ذلیل کر دیا۔ ۲۹ ویں پارے، میں سورۃ قلم میں ارشادِ بانی ہے **عُتِلَّ بَعْدَ ذَٰلِكَ زَيْنَم**

کہ ولید بن مغیرہ کے نطفے میں فرق ہے یعنی یہ حرامی ہے اسے رسول گرامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی گستاخی کی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بالکل پرواہ نہ کریں۔ میرا وجدان اور ذوقِ سلیم یہ کہتا ہے کہ جو بھی رسول گرامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذرا سی بے ادبی کرتا ہے۔ اس میں بہت سارے اور عیوب پائے جاتے ہیں۔ لیکن خاص طور پر ولد الزنا ہونے والا نقص اس میں ضرور پایا جاتا ہے۔

قرآن حکیم میں ابولہب، فرعون، ابلیس، قارون وغیرہ کے نام آئے ہیں۔ حالانکہ ابلیس اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے۔ ابولہب: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دشمن ہے۔ فرعون: حضرت موسیٰ علیہ السلام کا دشمن ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث شریف ہے کہ جس نے قرآن مجید کا ایک حرف پڑھا اس کے دس نیکیاں ہیں۔ تو پھر کوئی ابلیس پڑھے، ابولہب پڑھے یا فرعون پڑھے قرآن حکیم میں تو ان تمام گستاخوں کے ناموں پر بھی نیکیاں ملتی ہیں۔ اس کی وجہ کیا ہے؟ حالانکہ یہ تمام گستاخ

اور بے ادب ہیں۔ اس کا سادہ سا جواب یہ ہے۔ کہ گویا اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے فرمایا کہ ابولہب میرے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دشمن ہے لہذا جو کوئی ابولہب کی قرآن پڑھتے وقت مذمت کرے تو میں اسے ایک لفظ پر دس نیکیاں عطا فرماؤں گا۔ قرآن حکیم ۲۲ ویں پارے میں اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے ارشاد فرمایا کہ

ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والاخرۃ

واعذلہم عذابا الیما

ترجمہ: بے شک وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ جل جلالہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اذیت دیتے ہیں اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی ان پر دنیا اور آخرت میں لعنت اور ان کیلئے اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔ آپ اس آیت پر تھوڑا غور فرمائیں کہ

تکلیف اس کو دی جا سکتی ہے جو محسوس مبصر ہو۔ یعنی جس کے ہاتھ ہوں، پاؤں ہوں، آنکھیں ہوں، جسم ہو لیکن اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی ذات اقدس ہاتھ پاؤں، جسم، آنکھوں سے پاک ہے۔ جس نے اللہ کے حبیب جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تکلیف پہنچائی اس نے دراصل اللہ کو تکلیف پہنچائی ہے۔ کلمہ طیب ہر مسلمان کے ورد زبان رہتا ہے۔

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

اگر اس کلمے پر تھوڑا غور کریں تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا نام گرامی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام سے پہلے بھی ہے اور بعد بھی ہے۔

درمیان میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام گرامی ہے اس میں حکمت اور اشارہ یہ ہے کہ گویا اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے فرمایا۔

کہ اے میرے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دائیں طرف بھی ہیں ہوں اور بائیں طرف بھی ہیں ہوں۔

بہذا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے حصار اور میری حفاظت میں ہیں۔ لہذا جو بد بخت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ناموس پر حملہ کرے گا۔ پہلے وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ مقابلہ کرے گا بعد میں وہ آپ تک پہنچے گا۔ تاریخ اسلام کی ورق گردانی کریں تو سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے میں غیر مسلم (ریگی ٹالڈ) نے جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بے ادبی کی۔ تو سلطان صلاح الدین ایوبی نے اس بد بخت کی گردن کو اپنے ہاتھ سے اڑایا اور ایک تاریخی جملہ ارشاد فرمایا کہ

”ہم مسلمان کسی انسان کا ناحق خون بہانا پسند نہیں کرتے لیکن اس بد بخت ریگی ٹالڈ نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین کی ہے لہذا اس کی سزا موت تھی۔“

سلطان نور الدین زنگی رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے میں جب پٹین کے عیسائیوں نے روضہ مبارک سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم اطہر مقدس کو منتقل کرنے کی ناپاک جسارت کی۔ تو سلطان نور الدین زنگی نے اپنے ہاتھ سے ان کے سر تن سے جدا کر دیئے تھے۔

انشاء العزیز غازی علم الدین شہید کا کوئی غلام پیدا ہوگا جو ڈنمارک کے کارٹونوں کی خبر لے گا۔ اور غضب الہی کا ان پر کوڑا برے گا جو ان یہودیوں اور عیسائیوں کو ملیا میٹ کر کے رکھ دے گا۔ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت کیا خوب فرمایا ہے۔

مٹ گئے، مٹتے ہیں مٹ جائیں گے اعداء تیرے
نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا

حدیث شریف

حدیث صحیح میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ کی وحی کی ابتداء جو ہوئی تو رویائے صادقہ (سچی خواب) سے ہوئی۔ فرماتی ہیں کہ اس کے بعد آپ ﷺ کو تنہائی (خلوت) محبوب ہو گئی۔ فرماتی ہیں یہاں تک کہ حق (قرآن یا فرشتہ یا وحی) کا رخا میں آنے کا آخر حدیث تک (الاشناء جلد ۲ ص ۱۰۶)

تحریک تحفظ ناموس رسالت منزل بہ منزل (مختصر)

عمر وحید نو

خاکوں کی مبینہ منصوبہ بندی، اشاعت اور ان کے رد عمل میں جو انتہائی اہم واقعات رونما ہوئے بطور ”تاریخی ریکارڈ“ حاضر خدمت ہیں۔ ان واقعات کے مختصر بیان سے آپ بخوبی تجزیہ کر سکتے ہیں کہ ہم تحفظ ناموس رسالت کی مقدس تحریک میں کس مقام پر کھڑے ہیں نیز توہین رسالت میں غیر کس قدر شامل ہیں اور اپنے کس طرح احسن انداز میں غیروں کے ہاتھوں استعمال ہوئے ہیں۔ دعوت فکر ہے ان تمام اہل دانش کے لئے جو مستقبل کی منصوبہ بندی سے پہلے ماضی پر نظر ڈالنا چاہتے ہیں۔

15 اپریل 2005ء جمعہ

☆ ڈنمارک کی ملکہ ماگریٹ II نے سرکاری طور پر شائع شدہ اپنی بائبل گرافی میں کہا کہ ”آئیے اسلام کے خلاف ہم اپنی مخالفت کا کھل کر اظہار کریں۔“

8 تا 5 مئی 2005ء جمعرات تا اتوار

جنوبی جرمنی میں بلڈر برگ گروپ کے زیر اہتمام کانفرنس، حادثہ ہے کہ گستاخانہ خاکوں کی منصوبہ بندی اسی کانفرنس میں ہوئی۔
اگست 2005ء (آخری عشرہ)

☆ ڈینش مصنف کیری بلجن کی ایڈیٹر جیلنڈس پوسٹن فلیمنگ، ور سے ملاقات، ایڈیٹر نے اسی ملعون مصنف کی کتاب کے لئے خاکے تیار کروائے۔
☆ خاکوں کے لئے اشتہار دیا گیا۔

30 ستمبر 2005ء جمعہ

☆ ڈنمارک کے اخبار جیلنڈس پوسٹن میں پیغمبر اسلام کے تصویر کی خاکے، کے عنوان سے 12 گستاخانہ خاکوں کی اشاعت

2 اکتوبر 2005ء اتوار

ڈنمارک کے دارالحکومت کوپن ہیگن سے ۱۲۷ اسلامی مراکز اور تنظیموں کے قائدین نے یورپی کمیٹی برائے حرمت رسول کے قیام کا اعلان کیا۔

19 اکتوبر 2005ء اتوار

یورپین کمیٹی کی جانب سے ڈنمارک کے وزیراعظم سے ملنے کی کوشش جب کہ ڈنمارک کے وزیراعظم کی جانب سے کوئی جواب موصول نہ ہوا۔
اسلامک فیتھ کمیونٹی کی جانب سے معافی کا مطالبہ

14 اکتوبر 2005ء جمعہ

کوپن ہیگن میں 5000 افراد کا بھرپور مظاہرہ اور معافی کا مطالبہ "94" مسلم آبادی والے مسلمان ملک مصر کے اخبار "الفجر" میں ۶ خاکوں کی اشاعت

19 اکتوبر 2005ء بدھ

۱۱ مسلم ممالک کے سفراء کی وزیراعظم ڈنمارک سے ملنے کی کوشش اور اسکا انکار
نومبر 2005ء

مسلمانوں کا ایک وفد ڈنمارک ایسٹ روانہ ہوا جس کا مقصد وہاں کے مسلمانوں کو خاکوں کی اشاعت سے آگاہ کرنا تھا۔

7 نومبر 2005ء پیر

جرمنی کے اخبار "فرینکفرٹ الچمان" میں خاکہ شائع

9 نومبر 2005ء بدھ

۱۰ مانیہ کے اخبار "ایوٹنمنٹل زیلائی" میں ۲ خاکوں کی اشاعت

10 نومبر 2005ء جمعرات

ڈنمارک کے اخبار "پانٹا ایوسین" میں ۲ خاکوں کی اشاعت

12 نومبر 2005ء بدھ

امریکی اخبار ”ڈیلی مرز“ میں ۲ خاکوں کی اشاعت

29 دسمبر 2005ء، جمعرات

عرب لیگ کے وزراء خارجہ کی ڈنمارک کے وزیراعظم سے مسئلہ کو ختم کرنے کی اپیل

1 جنوری 2006ء اتوار

وزیراعظم ڈنمارک کا آزادی اظہار اور مذہبی آزادی کی اہمیت پر زور

7 جنوری 2006ء ہفتہ

سویڈن کے اخبار ”ایکسپریس“ میں 2 خاکوں کی اشاعت

9 جنوری 2006ء پیر

ناروے کے اخبار ”ڈیکلاڈٹ“ میں 12 خاکوں کی اشاعت

10 جنوری 2006ء منگل

ناروے کے اخبار ”میگزینٹ“ میں 12 خاکوں کی اشاعت

12 جنوری 2006ء جمعرات

سوئزر لینڈ کے اخبار ”ڈائی ولٹ ووچی“ میں 3 خاکوں کی اشاعت

21 جنوری 2006ء ہفتہ

مسلم اسکالرز کی جانب سے ڈنمارک کے بائیکاٹ کی اپیل

23 جنوری 2006ء پیر

صدر پاکستان کا تین روزہ دورہ ناروے

24 جنوری 2006ء منگل

ملعون مصنف کیری بلجن کی 272 صفحات پر مشتمل کتاب ”قرآن اور محمد (صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم) کی زندگی“ کی اشاعت، اس کتاب میں تقریباً 100 خاکے شائع ہوئے

26 جنوری 2006ء، جمعرات

امریکی اخبار ”سیلیٹ بار“ میں 4 خاکوں کی اشاعت

آئین لینڈ کے اخبار "ای ای وی" میں ۱۱ خاکوں کی اشاعت
عرین شریفین سے گستاخی کے مرتکب ممالک کے بائیکاٹ کا آغاز
سعودی عرب نے ڈنمارک سے اپنا سفیر واپس بلا لیا۔

28 جنوری 2006ء ہفت

ڈنمارک کے معروف تاریخ دان "لم یسن" نے خاکوں سے متوقع رد عمل کے بارے
میں پہلے ہی سن کو آگاہ کیا
اولیٰ ہی کا ڈنمارک سے معافی کا مطالبہ

29 جنوری 2006ء اتوار

لیجیٹ ڈنمارک میں اپنا سفارت خانہ بند کر دیا
30 جنوری 2006ء

جی جی ۱۲ کی پینشن کے برفیلے بچے کا انٹرنیشنل اور عربی میں تنازعہ معافی نامہ شائع
کویت میں ڈنمارک کی اشیاء پر پابندی

اگر ڈنمارک کا اقتصاداتی بائیکاٹ ۳۳ اتر سے بچ رہا ہو تو بین الاقوامی تسمیر کیا جائے
گاہ بچہ یو این

عزہ میں بچہ یو این کی وفات پر مظاہرین کا قنف

1 فروری 2006ء جمعہ

فرانسیسی اخبار "فرانس سولہ" میں ۱۲ خاکوں کی اشاعت

آئین لینڈ کے اخبارات "برور لوف" اور "ای ای وی" میں ۱۲ خاکوں کی اشاعت

ڈنمارک کے زیر غور کاسٹرو کے احتجاج کے پیش نظر افریقی ممالک کا دورہ ملتوی

سعودی عرب نے ڈنمارک سے سفیر واپس بلا لیا

ایران کا ڈنمارک سے معافی کا مطالبہ

یہ لینڈ کے اخبارات "فرانس سولہ" اور "ای ای وی" میں ۱۲ خاکوں کی اشاعت

12 خاکوں کی اشاعت

اٹلی کے اخبار "کلاسیفیکا" میں 12 خاکوں کی اشاعت

پرگال کے اخبار "ہنگو" میں 4 خاکوں کی اشاعت

سپین کے اخبارات "ایل منڈو" اور "ایل پوڈیکو" کے گیلیچا "میں 12 خاکوں کی اشاعت

2 فروری 2006ء جمعرات

92% مسلمان آبادی والے مسلم ملک اردن کے اخبار "المجر" میں 12 جگہ "بھٹو" کی

میں 3 خاکوں کی اشاعت

اٹلی کے اخبارات "لارچہ بلیکا" اور "کوریر دے لٹیرا" میں 3 خاکوں کی اشاعت

آئرلینڈ کے اخبار "ڈیلی ہیر" میں 1 خاکہ شائع

فرانسیسی اخبار "لیرینجن" میں 9 خاکوں کی اشاعت

بلغاریہ کے اخبارات "نویا" میں 12 اور "ٹائمز" میں 9 خاکوں کی اشاعت

امریکی اخبار "نیو یارک ٹائمز" میں 4 خاکوں کی اشاعت

گرین لینڈ کے اخبار "نرسسٹ" میں 3 خاکوں کی اشاعت

نیدرلینڈ کے اخبار "ایکس پریس" میں 1 خاکہ شائع

3 فروری 2006ء جمعہ

اٹلی کے اخبارات "لیرچہ بلیکا" اور "کوریر دے لٹیرا" میں 4 خاکوں کی اشاعت

بنوبانی افریقہ کے اخبار "نیل ایڈ گارڈین" میں 4 خاکوں کی اشاعت

سلوواکیا کے اخبار "ایکس پریس" میں 4 خاکوں کی اشاعت

امریکی اخبارات "نیو یارک ٹائمز" اور "امریکن ٹائمز" میں 1 خاکہ شائع

کیلینڈا کے اخبار "ڈیلی ہیر" میں 1 خاکہ شائع

انڈونیشیا کے دریا فکیم کی 11 مسلم مراکز میں 6 مراکز کے افراد سے ملاقات

12 سے 15 مارچ کے دوران 12 افراد قتل ہوئے

ہجرت میں مظاہرین کا لاٹھیاؤں کے ساتھ کھانے پر حملہ
 پاکستان، ایران اور دیگر ممالک میں زبردستی احتجاجی مظاہرے۔
 مسجد نبوی شریف میں شان رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے چہان کے دوران اٹھائے
 داران رحمت

توین رسالت پر مبنی کا قتلوں کی اشاعت شامل ہے۔ یہ دور مشترک
 4 فروری 2010ء - ہفت

۱۳۵ منظم آبادی کے واسطے سلطان ملک کا بیٹا کے الوداع ہوئے۔ انہوں نے "میں اٹھائے
 شائع

تکے سلو ایک کے اخبار کا قتلوں "میں" اٹھائے کی اشاعت
 تجویز لینے کے اقدامات "ال و جلیلی پوسٹ" میں "۶۴" کہیں پڑھیں "میں"
 اور "نیلے میل" میں ان کے شائع

یہ لینے کے اقدامات "میں" اٹھائے کی اشاعت

امریکی اخبار "ال و جلیلی" میں ان کے شائع
 آسٹریلیائی اخبار "نیلے میل" میں ان کے شائع

کوہنہ میں جو ممالک نے قرآن کریم کے ساتھ خوراک کی خدمت
 شام کے اور گھوڑے کے چلنے والے اور ان کے ساتھ ساتھ ان کے ساتھ ساتھ

کئی قہر کے ہی دیکھوں کے ساتھ ساتھ ان کے ساتھ ساتھ ان کے ساتھ ساتھ
 انہیں دیا جاسکتا۔ وہی کہانی

پاکستانی حکومت کا ۱۰۰ روپے ممالک سے احتجاج

5 فروری 2010ء، اتوار

تکے سلو ایک کے اخبار "نیلے میل" میں ان کے شائع
 امریکی اخبار "ال و جلیلی" میں ان کے شائع

آئینہ ملی، القیاد "برہین کو کھیل" میں خاک کے شائع
 ایران کے دار الحکومت تہران میں ہزاروں افراد کا مظاہرہ ہوا، القیاد کے سفر اتھارٹ
 آئی

ایران نے القیاد کے ساتھ ساتھ دیگر اہل بیت کا لیا۔

القیاد کی جانب سے امریکا، یورپ، چین، جاپان میں خاک کے شائع کرنے والے تمام ملک پر حملوں کی دھمکی
 مسلمان ملکوں کے ساتھ ساتھ "کافر" ملکوں کو بھی "کافر" قرار دیا۔

امریکی القیاد کی "کافر" ملکوں کی مخالفت

کریچا کے ساتھ "کافر" ملکوں کی مخالفت

القیاد نے "کافر" ملکوں میں "کافر" ملکوں کی مخالفت

قوات میں اسلحہ فروغ

مردوں میں اسلحہ فروغ

خاک کے شائع کرنے پر "کافر" ملکوں کی مخالفت

کافر کے لئے "کافر" ملکوں کی مخالفت

سے "کافر" ملکوں کی مخالفت

عراق نے القیاد کے ساتھ ساتھ "کافر" ملکوں کی مخالفت

ایران نے القیاد کے ساتھ ساتھ "کافر" ملکوں کی مخالفت

ہمسایہ ملکوں کے ہزاروں مظاہرہ کا مظاہرہ

حاکموں کے ساتھ ہمسایہ ممالک کا احتجاج مسٹر ڈاکٹر نے "کافر" ملکوں کی مخالفت

القیاد نے اپنی تمام ممالک کو "کافر" ملکوں کی مخالفت

اسلام آباد میں مسلمانوں کا زبردستی احتجاج

تو "کافر" ملکوں کی مخالفت "کافر" ملکوں کی مخالفت

۱۶ دسمبر ۲۰۰۶ء جنگ

برازیلی اخبار ”ریلوستاویجا“ میں ۳ خاکوں کی اشاعت۔

لتھوانیا کے اخبار ”ری ہیلیکا“ میں ۳ خاکوں کی اشاعت

امریکی اخبار ”ڈینوراراکی ماؤنٹین نیوز“ میں ۱ خاکہ شائع

برطانوی اخبار ”گیسٹ ریڈ“ میں ۱ خاکہ شائع

افغانستان میں ناروے کے فوجیوں کی فائرنگ سے ۳ مظاہرین شہید

لبنان میں ۲ مظاہرین شہید

صومالیہ میں ۲ مظاہرین شہید

امریکی صدر بش کا وزیراعظم ڈنمارک کو فون اور خاکوں کے مسئلہ پر مکمل یکجہتی کا اظہار۔

بش اور بلیئر نے اظہار یکجہتی کا بیان دے کر حوصلہ افزائی کی اس پر مشکور ہوں

وزیراعظم ڈنمارک

تبران میں ڈنمارک اور آسٹریا کے سفارتخانوں پر حملہ

تاجیکستان کی حکومت کا ڈنمارک سے ۲۷ ملین ڈالر کا پسوں کی خریداری کا معاہدہ منسوخ

سعودی عرب اور مشرق وسطیٰ میں ڈنمارک کی مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ

چین کی جانب سے خاکوں کی ہر پور مذمت

ڈنمارک کی کہیں گرجی۔

خاکوں کی مذمت میں صاحبزادہ فہل کریم کی جانب سے قومی اسمبلی میں متفقہ قرارداد

پیش اور منظور

وزیراعلیٰ سرحد کی قیادت میں قصہ خوانی بازار پشاور سے احتجاجی ریلی نکالی گئی۔

سیاحتی تنظیموں کا لاہور میں توہین رسالت کے خلاف مظاہرہ

8 فروری 2006ء

فرانس میں اخبار ”لیوڈ“ میں ۳ خاکوں کی اشاعت۔

لتھوانیا کے اخبار ”ریلوستاویجا“ میں ۳ خاکوں کی اشاعت

کینیڈا کے اخبار ”Upei کیڈز“ میں ۱۲ خاکوں کی اشاعت
 آسٹریلوی اخبار ”مارنگ بلٹن“ میں ۱۱ خاکہ شائع
 افغانستان میں امریکی فوجیوں کی فائرنگ سے ۴ مظاہرین شہید
 ترکی نے ڈنمارک اور ناروے کی مصنوعات کا بائیکاٹ کر دیا۔
 طالبان کمانڈر ملا داد اللہ کی جانب سے گستاخ خاکہ نگاروں کو قتل کرنے والے کے لئے
 ۱۰۰ اگلو سونے کے انعام کا اعلان۔

درہ آدم خیل میں ہزاروں قبائلیوں کا احتجاجی مظاہرہ
 توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کا اہل مغرب نے نوٹس نہ لیا تو نتائج تباہ کن ہوں گے۔
 چوہدری شجاعت حسین صدر مسلم لیگ ق
 9 فروری 2006ء جمعرات

امریکی اخبارات ”ڈیلی لین“ میں ۶ ”دیلی سٹریٹجر“ میں ۳ اور ”وکر ویلا ڈیلی پریس“
 میں ۱۱ خاکہ شائع

10 فروری 2006ء جمعہ

کینیڈا کے اخبار ”جیوش فری پریس“ میں ۳ خاکوں کی اشاعت
 انڈونیشیا میں ڈنمارک کے سفارتخانے پر پتھراؤ، ڈنمارک نے اپنا سفارتخانہ بند کر دیا۔
 غیور مسلمانوں نے یورپی ممالک کی تقریباً ۲۰۰۰ ویب سائٹس مسخ کر کے مذمتی پیغام لگا دیے۔
 ناروے کے اخبار ”میگزینٹ“ کے ایڈیٹر کی مسلمانوں سے معافی
 حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پوری انسانیت کے لئے رحمت بن کر تشریف لائے نئی
 دہلی میں سکھ اور ہندو رہنماؤں کا مشترکہ بیان

پاکستان میں گستاخی کے مرتکب ممالک کی ادویات کی درآمد بند

11 فروری 2006ء ہفتہ

ڈنمارک نے ایران، انڈونیشیا اور شام سے سفارتی عملہ واپس بلا لیا۔

مشتق میں ذنمارک کا سفارتخانہ بند

تہران میں فرانسیسی سفارتخانہ بند

ایران نے اسلامی کانفرنس بلانے کا مطالبہ پیش کر دیا۔

معافی کا منظور خاکے بنانے اور چھاپنے والوں کو سزا دی جاسکے۔ امام کعب مہاجر محمدان مسجد میں

فرانسیسی عدالت نے گستاخانہ خاکوں کی اشاعت بدکھنے کے بارے میں پوسٹ مسٹر وکروکی۔

12 فروری 2006ء اتوار

ذنمارک کی طرف سے خاکے کتاب میں شامل کرنے پر محمد

ذنمارک نے افغانستان سے سفارتی تعلقات بحال کر لیے۔

خاکوں کے خلاف مسلمانوں کا احتجاج قابو سے باہر ہو سکتا ہے۔ وزیر خارجہ امریکہ

استنبول، ترکی میں 50 ہزار سے زائد مسلمانوں کا احتجاجی مظاہرہ اور فرانسیسی

سفارتخانے پر پتھریاں اور لٹریچر کی بارش

پیر 13 فروری 2006ء

کینیڈا کے اخبار "ٹیمپران سٹینڈرڈ" میں 12 خاکوں کی شامت

پشاور میں سکولوں اور کالجوں کے ہزاروں طلباء کا احتجاجی مظاہرہ

مسلم ممالک مظاہروں پر قابو پانے کی بجائے سرپرستی کر رہے ہیں۔ امریکی وزیر

اقوام متحدہ توہین آمیز خاکوں کا باقاعدہ نوٹس لے۔ پاکستان

منگل 14 فروری 2006ء

اٹلی کے وزیر نے توہین آمیز خاکوں والی شرٹ پہننا شروع کر دی۔

جاپان کی اسلامی دنیا کے موقف کی تائید

دنمارک معافی نہیں مانگے۔ مسلم ممالک میں بائبل سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ سفیر دنمارک

یورپی ممالک سے ادویات کی درآمد پر پابندی سے کوئی بحران پیدا نہیں ہو گا۔ وزیر

صحت پاکستان

اسلام آباد میں سکولوں اور کالجوں کے ہزاروں طلباء کا انتہائی نیرنگ اور پرتشدد احتجاجی مظاہرہ

لاہور میں تحفظ ناموس رسالت محاذ کے زیر اہتمام جاری کی جڑتال اور احتجاجی مظاہرہ نیز بغیر اعلان پورے شہر میں پھیلے ہمارے گاہاں

احتجاجی مظاہرے میں ۲۴ لاکھ ۱۰۰۰۰ کے علاوہ لاکھوں نوجوانوں کی شرکت، اکثر کا تعلق کسی بھی جماعت و تنظیم سے نہ تھا۔

احتجاج کے دوران قیاد اور ملحق شہر میں بھاری پولیس سمیت درجنوں عمارات نذر آتش تو چین کے سرکوب وادب الٹے ہیں۔ احتجاج میں پاس کی گئی ایک قرارداد

ایکٹھیوں سے توڑ پھوڑ کر دی جا رہی تھی۔ کوئی تعلق نہیں۔ تحفظ ناموس رسالت محاذ

علاوہ گھیر لیا جاتی طاقت کے خلاف گہری سازشیں ہیں۔ اتحاد تنظیمات دینیہ مدارس

امیر جماعت اسلامی دین محمد اسماعیل نے کمال شرمندگی سے تحفظ ناموس رسالت کی

حالیہ مذہبی تحریک کو سیاسی رنگ میں بدلنے کی کوشش کرتے ہوئے تحریک کا رخ

انمارک سے منسوب کر کے پاکستان کی جانب پھیر دیا۔

15 فروری 2006ء جمعہ

پنجاب یونیورسٹی کے باہر مظاہرے کے دوران پولیس کی فائرنگ سے رضوان شہید

پشاور میں احتجاجی مظاہرے کے دوران ۳ افراد شہید، اربوں روپے کی سرکاری وغیرہ

سرکاری املاک نذر آتش

گستاخانہ خاکوں کے خلاف احتجاج ہر مسلمان کا حق ہے۔ وفاقی کابینہ

مسلمان ممالک میں انمارک اور بارود کی ۱۶۶ مصنوعات کی درآمد بند

16 فروری 2006ء جمعرات

یورپی ممالک سے تعلقات ختم نہیں کر سکتے۔ سردار محبوب اپنی افکار

سرحد حکومت کا تو چین رسالت کے سرکوب ممالک کے خلاف عالمی عدالت انصاف

میں جانے کا فیصلہ

لاہور میں ہونے والی توڑ پھوڑ سے ہمارا کوئی تعلق نہیں، ایجنسیوں نے عمارات کو خود آگ لگائی، تحفظ ناموس رسالت محاذ

17 فروری 2006ء جمعہ

پاکستان میں ڈنمارک کا سفارتخانہ بند

پاکستان نے کوپن ہیگن ڈنمارک سے اپنا سفیر مشاورت کے لئے بلا لیا۔
یورپی ممالک توہین آمیز خاکے شائع کرنے والوں کو سزا دیں۔ کلشن

18 فروری 2006ء ہفتہ

نائیجیریا میں احتجاجی مظاہروں کے دوران 15 مظاہرین شہید

لیبیا میں زبردست احتجاجی مظاہرے 11 مظاہرین شہید اور اٹلی کا سفارتخانہ تندر آتش
توہین رسالت کا مرتکب اٹلی کا وزیر برائے اصلاحات رابرٹو کاوٹی مستعفی

یورپ گستاخان رسول کو سزا دے۔ پرویز مشرف

بھارتی ریاست اتر پردیش کے وزیر حاجی یعقوب کی جانب سے گستاخی کے مرتکب
افراد کے قاتل کو 15 کروڑ روپے انعام دینے کا اعلان۔

پشاور کے مولانا یوسف قریشی کی جانب سے 10 لاکھ ڈالر انعام کا اعلان

19 فروری 2006ء اتوار

سعودی عرب کے اخبارات (الجزیرہ، الرياض، مشرق الاوسط) جیلنڈس پوسٹن کے
چیف ایڈیٹر سے منسوب ایک مبہم معافی نامہ کی اشاعت

عربی اخبار میں شائع ہونے والے معافی نامہ سے ہمارا کوئی تعلق نہیں تردیدی بیان
ویب سائٹ جیلنڈس پوسٹن

ڈنمارک میں ایرانی سفارتخانے پر حملہ

گجرات میں طلباء کے شدید احتجاج پر گستاخانہ خاکوں کی حمایت کرنے والا پروفیسر مستعفی

انڈونیشیا میں مظاہرین کا امریکی سفارتخانے پر حملہ
ڈنمارک نے پاکستان سے اپنا سفر واپس بلا لیا۔
خاکے بنانے پر دہشت گردی نے اکسایا، گستاخ خاکہ نگار
سرحد حکومت کی جانب سے یورپی مصنوعات کے بائیکاٹ کا اعلان
21 فروری 2006ء منگل

قتل کی دھمکی کے بعد خاکہ نگار کے لئے خصوصی اقدامات کیے گئے ہیں۔ وزیراعظم نے ڈنمارک
گستاخانہ رسول کے لئے سزائے موت کا فتویٰ غلط ہے۔ سیکرٹری جنرل وائی سی
22 فروری 2006ء بدھ

حکومت پاکستان کا ماہ ربیع الاول کو تحفظ ناموس رسالت کے طور پر منانے کا فیصلہ
ڈنمارک نے انڈونیشیا میں سفارتخانہ دوبارہ کھول دیا۔
23 فروری 2006ء جمعرات

متحدہ اپوزیشن کی جانب سے خاکوں کی اشاعت کے خلاف پارلیمانی وفد برسرِ بھیجے
کی تجویز مسترد
25 فروری 2006ء ہفتہ

خاکوں کی اشاعت پر ڈنمارک کے اخبار کو صحافتی ایوارڈ دیا گیا۔
یہودی رپورٹر کی شان میں گستاخی کرنے پر لندن کا میسرماہ کے لئے معطل
وزیر اعلیٰ سندھ نے خاکے شائع کرنے والے ممالک کی مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کر دیا۔
26 فروری 2006ء اتوار

حکومت جلد آل پارٹیز کانفرنس بلائے گی۔ وزیراعظم پاکستان
خاکوں کے خلاف آواز اٹھانا مقدس مشن ہے۔ مشاہد حسین
پاکستان میں متنازعہ خاکوں کے خلاف احتجاج میں واضح کمی
شان رسالت ریلی ناکام بنانے پر ڈی آئی جی لاہور کی پولیس افسران کو شاباش

28 فروری 2006ء منگل

۲۶

احتجاج کے دوران حالیہ تشدد اسلام ازم کے خطرے کو ظاہر کرتا ہے۔ ملعون سلمان
رشدی کی ہرزہ سرائی

مسلمان امریکہ اور ڈنمارک کی مصنوعات کا بائیکاٹ کریں۔ بھارتی علماء

2 مارچ 2006ء جمعرات

توہین آمیز خاکوں سے مسلمانوں کی دل آزاری ہوئی بش انصاف دلائیں۔ مشرف
کو پینٹنگ میں پاکستانی کمیونٹی کا پہلا اور بڑا احتجاجی مظاہرہ

3 مارچ 2006ء جمعہ

پاکستان میں ملکی تاریخ کی کامیاب ترین ہڑتال اور پہلیہ جام

ہفتہ 4 مارچ 2006ء

وزیر اعلیٰ پنجاب کی قیادت میں احتجاجی مارچ

اتوار 5 مارچ 2006ء

توہین آمیز خاکوں کے خلاف مغرب پر حملے کئے جائیں۔ نائب رہنما القائدہ ایمن الظواہری
اعجاز الحق کی قیادت میں حکومتی وفد برسلز روانہ

توڑ پھوڑ کے الزام میں کسی بے گناہ کو جیل میں نہیں رکھا جائے گا پرویز الہی

10 مارچ 2006ء جمعہ

تحفظ ناموس رسالت محاذ کے امیر ڈاکٹر مفتی سرفراز نعیمی کی رضا کارانہ گرفتاری
ورلڈ مسلم جیورٹس کاڈٹش اخبار کے خلاف ہیومن رائٹس کوٹ میں رٹ کا فیصلہ، پینل
میں پاکستان، برطانیہ اور کینیڈا کے معروف قانون دان شامل ہوں گے۔ چیئرمین
اسماعیل قریشی

11 مارچ 2006ء ہفتہ

او آئی سی اور یورپی یونین کی جانب سے مقدس شخصیات کے احترام کے متعلق قرارداد
جلد اقوام متحدہ میں پیش کی جائے گی۔ برسلز سے واپسی پر اعجاز الحق کا بیان

147

12 مارچ 2006ء اتوار

یورپ میں سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مشتمل کتب کی مانگ میں زبردست اضافہ ہوا ہے۔ مولانا سید عرفان شاہ مشہدی

15 مارچ 2006ء بدھ

او آئی سی کے وزرائے خارجہ کا چہرہ میں اجلاس، اسلامی دنیا کا رد عمل اطمینان بخش نہیں۔ او آئی سی

17 مارچ 2006ء جمعہ

ڈنمارک کے مسلمانوں نے خاکوں کا معاملہ اقوام متحدہ کے ادارہ برائے انسانی حقوق میں پیش کر دیا۔

خاکوں کے معاملے پر امت ایک طرف اور مسلم حکمران دوسری جانب کھڑے ہیں، گستاخ ممالک کا عالمی سطح پر بائیکاٹ کیا جائے۔

18 مارچ 2006ء ہفتہ

مسائل آسمانی کتب کو نہ ماننے والے پیروکار پیدا کرتے ہیں۔ کوئی عنان

20 مارچ 2006ء پیر

نیویارک میں سینکڑوں افراد کا مظاہرہ ڈنمارک نے توہین آمیز خاکے شائع کر کے غیر ذمہ داری کا مظاہرہ کیا اقوام متحدہ

22 مارچ 2006ء بدھ

ناروے کے ڈرامن ڈسٹرکٹ میں ”کونیروڈ“ نامی سکول کی چھٹی جماعت کی سوشالوجی کی کتاب میں ”حضور کے خاکے بناؤ“ کے عنوان سے ایک مشق شامل۔

سوئیڈن کی وزیر خارجہ لائلہ فرائی ویلڈ توہین آمیز خاکے شائع کرنے والی ویب سائٹ بند کرنے کی پاداش میں مستعفی۔

23 مارچ 2006ء بروز جمعرات

خاکوں جیسی حرکات کے خلاف عالمی سطح پر قانون سازی کے لئے کوششیں جاری رکھیں

جائیں۔ مسلم لیگ کنونشن کی قرارداد

۱۶۰

24 مارچ 2006ء جمعہ

مساجد کی سخت گیر اماموں کو خاکوں کا معاملہ ٹھنڈا پڑ جانے پر ملک بدر کیا جاسکتا ہے۔
نائب وزیراعظم ڈنمارک

گستاخانہ خاکوں کے خلاف حکمرانوں نے کمزور موقف اختیار کیا۔ حمید گل
25 مارچ 2006ء ہفتہ

تحریک تحفظ ناموس رسالت کی جانب سے اسیران تحفظ ناموس رسالت کی رہائی کے
لئے ۴ اپریل کی ڈیڈ لائن مقرر

27 مارچ 2006ء پیر

بلوچستان اسمبلی میں خاکوں کے خلاف مذمتی قرارداد متفقہ طور پر منظور

29 مارچ 2006ء بدھ

نیویارک میں مسلمانوں کو فون پر توہین آمیز کلمات سے مشتعل کیا جانے لگا۔

31 مارچ 2006ء جمعرات

ڈنمارک کی ۲۷ مسلمان تنظیموں کی جانب سے خاکے شائع کرنے والے ڈینش اخبار
کے خلاف ہتک عزت کا مقدمہ درج اور 16100 ڈالر کا ہرجانہ طلب

31 مارچ 2006ء جمعہ

ڈنمارک کے گستاخ خاکہ نگار کی جانب سے قرآن کریم کی تفسیر لکھنے کا اعلان۔

ڈنمارک کے وزیراعظم کی جانب سے مسلمانوں کا اعتماد بحال کرنے کی مہم کا اعلان۔

ڈنمارک حکومت مسلم دنیا بسنے احمقوں والا سلوک کر رہی ہے۔ عرب لیگ

29 اپریل 2006ء ہفتہ

خاکوں کے خلاف احتجاج ہر مسلمان کا حق ہے۔ توڑ پھوڑ کا الزام عاشقان رسول صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عائد کرنا انصاف کا خون ہے۔ کوئی معذرت پیش نہیں کروں گا۔

اسیران تحفظ ناموس رسالت مفتی سرفراز نعیمی

محکمہ اوقاف حکومت پنجاب کی جانب سے ڈاکٹر سرفراز نعیمی کو ملازمت سے برخاست کرنے کے لئے شوکا زٹولس جاری

119

17 اپریل 2006ء جمعہ

سعودی حکومت کی جانب سے ڈنمارک کی مصنوعات کا بائیکاٹ ختم

9 اپریل 2006ء اتوار

عامر نے غازی علم دین شہید کی یاد تازہ کرتے ہوئے حب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں جرمنی کے گستاخ اخبار کے بیورو چیف پر قاتلانہ ملہ کیا۔ والد پروفیسر نذیر چیمہ

10 اپریل 2006ء پیر

امریکہ یورپی ممالک میں چھپنے والے توہین آمیز خاکوں کی مذمت کرتا ہے۔ اسلام آباد میں سیرت کانفرنس سے امریکی سفیر کا خطاب

اگر حکمرانوں کو عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موقع پر خوشی ہوئی ہے تو ان کا فرض بنتا ہے کہ وہ اس خوشی کے موقع پر 150 اسیران کو رہا کرے۔ پیشی کے موقع پر ڈاکٹر سرفراز نعیمی کی گفتگو

11 اپریل 2006ء منگل

ڈاکٹر سرفراز نعیمی کے علاوہ تمام اسیران کو رہا کر دیا ہے۔ اعجاز الحق کی Capital Talk میں گفتگو

12 اپریل 2006ء بدھ

ڈنمارک نے شام کے دارالحکومت دمشق میں اپنا سفارتخانہ دو ماہ بعد دوبارہ کھول دیا۔ بھارتی راستہ را جستھان میں دوسری جماعت کی نصابی کتاب میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خیالی تصویر شائع کرنے کے خلاف قومی اسمبلی میں تحریک التواء جمع۔

13 اپریل 2006ء جمعرات

بھارتی اخبار ”انڈین ایکسپریس“ میں توہین رسالت پر مبنی مواد شائع

برصغیر میں تحریک تحفظ ناموس رسالت کی تاریخ

نیم صدیقی

برصغیر پاک و ہند میں برطانوی دور استعمار سے قبل حتیٰ کہ مغل شہنشاہ اکبر کے عہد میں بھی شاعر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سزائے موت دی گئی لیکن جب اس ملک پر بادشاہ کے نائبے آگے آئے تو ان کا قیام قیادہ ہو گیا تو انہوں نے تو ان رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس قانون کو بھر موقوف کر دیا۔ پھر انگریز حکومت کی طرف سے جب انگریزوں نے انگریزوں کے مسائل کی دل آزاری کرتے ہوئے مغل شہنشاہ کو صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی قتل کرنے شروع کر دی تو ان کے مسائل نے انہوں نے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قتل کر کے اقرار کر لیا ہے۔

۱۔ غازی محمد منیر شہید اور گستاخ رسول

غازی محمد منیر شہید موصوفی صاحب نے درپردہ بھارتی پنجاب کے دارنق پپتال میں بطور چورس اسی جے۔ بی۔ بی۔ مثنیٰ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سرشار ایک موقع پر تحفظ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے آگے بڑھے اور جان پر کھیل گئے۔ شاعر رسول کو صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ہستی فیصلے کی رو سے انہیں سزائے موت کا مستحق کر دیا گیا۔ وہ جام شہادت کے حلی تھے اور دربار ملک کرلا قانی لفظ حیات تھا گئے۔ دیکھئے صحافت میں شہید موصوفی کا تعارف۔ بابائے پیشین ممتاز ملک کے ایک مضمون "ان" "تو جو ان اسلام کی حرمت و شان" سے ۱۹۱۱ء۔

۲۔ غازی محمد بخش کا راج پال پر پہلا قاتلانہ حملہ

۲۳ جنوری ۱۹۲۲ء کو "گلیلا رسول" نامی کتاب چھاپنے والا مضمون راج پال میں لکھنؤ کے مولانا کاغذدار میں مشغول تھا، ایک مرد کھلیہ خدا بخش کو بھانسنے۔ جو لاہور کا

رہنے والا تھا اور اس کا معروف کشمیری خاندان سے تعلق تھا، اس خبیث پر تیز دھار چاقو سے حملہ کر کے اسے مضروب کر دیا، لیکن اس بد بخت نے اس وقت بھاگ کر اپنی جان بچائی، غازی خدا بخش کو زیر دفعہ ۳۰۷ الف تعزیرات ہند گرفتار کر کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور سی ایم بی اوگلوئی کی عدالت میں مقدمہ کی سماعت شروع ہوئی۔

غازی خدا بخش نے اپنی طرف سے وکیل صفائی مقرر کرنے سے انکار کر دیا۔ راج پال مستنیٹ نے عدالت میں بیان دیتے ہوئے کہا ”مجھ پر یہ حملہ“ کتاب کی اشاعت اور مسلمانوں کے ایچی ٹیشن کی وجہ سے کیا گیا اور مجھے خطرہ ہے کہ ملزم خدا بخش اب بھی مجھے جان سے مار دے گا۔ حملہ کے وقت ملزم چلایا تھا کافر کے بچے آج تو میرے ہاتھ آیا ہے، میں تجھے زندہ نہیں چھوڑوں گا۔ عدالت کے استفسار پر اس مرد غازی نے گرج دار آواز میں کہا ”میں مسلمان ہوں، ناموس رسالت کا تحفظ میرا فرض ہے۔ میں اپنے آقا کی توہین ہرگز برداشت نہیں کر سکتا۔“ پھر راج پال کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا ”اس نے میرے رسول کی شان میں گستاخی کی تھی اس لئے میں نے اس پر قاتلانہ حملہ کیا۔ لیکن یہ کم بخت اس وقت میرے ہاتھ سے بچ نکلا۔

اقرار جرم کے بعد غازی خدا بخش کو سات سال قید سخت جس میں تین ماہ قید تنہائی شامل تھے، کی سزا سنائی گئی اور معیاد قید کے اختتام پر پانچ پانچ ہزار کی تین ضمانتیں حفظ امن کے لئے داخل کرنے کا حکم دیا گیا۔

غازی عبدالعزیز اور راج پال

اس واقعہ کے چند دن بعد ایک اور مرد غازی عبدالعزیز، جو افغانستان سے اپنے سینہ میں اس دشمن اسلام راج پال کے خلاف غیظ و غضب کی آگ لے کر لاہور پہنچا تھا۔ ۱۹ اکتوبر ۱۹۷۷ کی شام راج پال کی دکان پر آیا۔ اتفاقاً اس وقت راج پال کا ایک یار سوانی ستیانند بیٹھا تھا، جسے غازی عبدالعزیز نے شاتم رسول سمجھ کر چاقو سے حملہ کر کے زخمی کیا، لیکن پولیس نے جائے واردات پر پہنچ کر غازی عبدالعزیز کو گرفتار

کر لیا۔ اسی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اوگلوی نے سرسری سماعت کے بعد ۲۱ اکتوبر ۱۹۲۷ء کو اس مرد مجاہد کو بھی وہی سزا دی جو غازی خدا بخش کو دی گئی تھی، جسے بھگت کر یہ دونوں مردان غازی جیل سے سرخرو ہو کر نکلے۔

غازی علم دین شہید اور راج پال

علم دین ایک محنت کش نجار ”بڑھئی“ کا بیٹا تھا علم الدین نے قرآن مجید کی ابتدائی تعلیم اپنے محلہ کی مسجد میں حاصل کی جو اس زمانہ میں کے نام سے مشہور تھا۔ جب یہ بچہ ذرا بڑا ہوا تو باپ نے جلدی اسے اپنے ساتھ کام پر لے لیا جس میں اس نے بڑی جلدی مہارت حاصل کر لی۔ علم دین کے ایک بچپن کا ساتھی عبدالرشید تھا کہ والد کی دکان مسجد وزیر خاں کے سامنے واقع تھی۔ ایک دن دونوں دوست گھر سے شام کے وقت جب مسجد وزیر خاں پہنچے تو وہاں ایک جلسہ عام میں شیطان طینت راج پال کے خلاف تقریریں ہو رہی تھی۔ جس میں یہ اعلان ہو رہا تھا کہ مسلمان اپنی جانیں قربان کر دیں گے لیکن اس دور دراج پال کو زندہ نہیں چھوڑیں گے۔ یہ تقریر سن کر دونوں دوست تڑپ اٹھے، گھر آ کر علم دین نے اپنے والد طالع مند سے پوچھا کیا کوئی شخص جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخی کرے زندہ رہ سکتا ہے؟ باپ نے جواب دیا ”بیٹا مسلمان اسے زندہ نہیں چھوڑیں گے“ کیا اسے مارنے والے کو سزا ملے گی؟ علم دین نے باپ سے دریافت کیا۔ ہاں بیٹا یہاں گوروں کے قانون کے مطابق اس کو پھانسی کی سزا ملے گی“ باپ نے جواب دیا لیکن یہ سوال سن کر بڑھئی فکر مند ضرور ہوا کہ اس کا بیٹا آج ایسی باتیں کیوں کر رہا ہے۔

اسی رات علم دین نے دیکھا کہ خواب میں ایک بزرگ نمودار ہوئے ہیں اور اس سے کہہ رہے ہیں۔ علم دین دشمن نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخی کی ہے تم ابھی تک سو رہے ہو۔ اٹھو اور جلدی کرو، یہ خواب دیکھ کر وہ فدائی رسول اللہ فوراً اٹھ بیٹھا اور اپنے اوزار لیکر صبح سویرے اپنے دوست عبدالرشید کے گھر

پہنچ گیا وہاں سے دونوں دوست بھائی دروازے کے سامنے والے کھلے میدان میں جا پہنچے۔ علم دین نے وہاں رازدارانہ طریقہ سے اپنے دوست "عبد الرشید" کو رات والا خواب سنایا تو اس کی حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی کیوں کہ اس نے بھی گذشتہ رات یہ خواب دیکھا تھا۔ اب دونوں دوستوں میں تکرار ہونے لگی دونوں کا اصرار تھا کہ اس سوڈی کو مارنے کے لئے اسے بشارت ہوئی ہے۔ آخر طے پایا کہ قرعہ الاقبال اس میں جس کا نام آئے وہی اس کام کو سرانجام دے گا۔ **تین بار قرعہ الاقبال کیا اور ہر بار قرعہ غالب برہمنی کے خوش نصیب فرزند علم دین کے نام نکلا۔** جس پر اس کا چہرہ خوشی سے چمک اٹھا۔ عبد الرشید کو اپنے دوست کی خوش خبری پر بد شک آیا، اس نے علم دین کو اس کا میاں پی پر مبارک باد دی جس کے بعد دونوں دوست ایک دوسرے سے جدا ہو گئے وہاں سے علم دین سیدھے گھر پہنچے کیوں کہ اس نیک فال کے اجداد کا بھی کسی اور کام کی طرف مائل ہی نہیں ہوا۔ گھر آ کر کچھ دیر کے لئے لیٹ گئے تو دروازے کے لئے ان کی آنکھ لگ گئی۔ کیا دیکھتے ہیں کہ **میں بزرگ و بزرگ خود ادا ہو کر ان سے کہہ رہے ہیں۔**

"علم دین یہ وقت سونے کا نہیں بلکہ جس کام کے لئے تمہیں چن لیا گیا ہے اس کی تکمیل کے لئے فوری و بیچہورت بازی کوئی اور لے جائے گا۔" جس پر وہ ایک بار پھر اپنے دوست عبد الرشید کے پاس خود بھی ملاقات کے لئے پہنچے۔ اسے اپنی کچھ چیزیں بطور یادگار دیں اور دوبارہ گھر پہنچ کر انہوں نے اپنے منصوبہ کی تکمیل کا پروگرام اپنے ذہن میں مرتب کر لیا اور گھر میں کسی سے اس بارے میں کوئی بات نہیں کی۔ اس ذرا سے کہ کچھ خون اور قربات کے شے اس راہ میں حائل نہ ہو جائیں۔ اس دن انہوں نے غسل کیا۔ سرج و محاری ہزار ٹکڑوں اور سفید شطوار پہنی اور پرنگاری باندھی۔ صاف اور گل لباس پر غشو لگائی اس سے قبل انہوں نے اپنی ماں سے پیٹھے چاول کی فرمائش کی تھی اسے باپ بیٹے نے مل کر تناول کیا۔ باپ کے کسی کام پر جانے کے بعد علم دین نے اپنی مصروفیت کی کے ماتھے کو ہاتھوں میں دبائے دھارے سے چھوٹا اور پانی بھاگنی سے کچھ

پیسے لے کر اس بج و جگ سے خوشی خوشی اپنی مہم پر روانہ ہو گئے مگر کسی کے ذہن میں یہ بات نہ آئی کہ علم دین نے آج کے دن یہ سارا اہتمام کیوں کیا ہے۔ مگر سے گنتی بازار پہنچ کر وہاں آغا امام کھڑے کی دکان سے ایک روپیہ میں ایک لمبا چاقو خریدا اور اسے اپنی شلوار کے سینے میں رکھ لیا۔ غمروہ سیدھے دوپہر کے وقت انارکلی ہسپتال روڈ پر راج پال کی دکان کے سامنے والی ٹال پر پہنچے۔ اس وقت تک راج پال لعین اپنی دکان پر نہیں آیا تھا کیوں کہ اس دن یعنی ۲۹ ستمبر ۱۹۴۹ء کو وہ ہرودارے سے لاہور پہنچا تھا۔ ۲ بجے دکان پر پہنچ کر سب سے پہلے اس نے پولیس کوالٹا آمد کی اطلاع دی تا کہ وہ حسب سابق اس کے لئے گارڈ کا انتظام کرے۔ اسے خبر نہ تھی کہ موت کا فرشتہ کب سے اس کی گھاٹ میں بیٹھا ہوا ہے۔ جوں ہی ٹال والے جوان نے علم دین کو بتلایا کہ وہ منجوس دکان کے اندر داخل ہوا ہے تو وہ اپنے گھار کے تعاقب میں دکان کے اندر پہنچ گئے اور اسے دیکھتے ہی ان کی آنکھوں میں خون اتر آیا۔ اس کے ساتھ ہی ان کے اندر کی عقابی روح بیدار ہوئی اور ایسی اپنی منزل آسمانوں پر نظر آنے لگی۔ چیتے کی سی پھرتی کے ساتھ جہنم کریموں نے راج پال سمیٹ کے سینے میں چاقو بیست کر دیا جو اس کے دل کو چھتا ہوا نکل گیا۔ یہ ضرب ایسی کاری ثابت ہوئی کہ مردود زخمیوں کی تاب نہ لا کر اندھے منہ زمین پر گر پڑا اور وہیں اس نے دم توڑ دیا۔ اس طرح اس بد بخت کو کہ فرکر دہر پر پہنچانے کے بعد عازلی علم دین جب دکان سے باہر نکلے تو مقتول کے ملازمین نے ”مار دیا مار دیا“ کا شور مچا، شروع کر دیا۔ جس پر قریب کے ایک ہندو کا نندار سیتا رام کے لڑکے اور اس کے ساتھیوں نے آکر پیچھے سے تو جو ان عازلی کو پکڑ لیا جس پر علم دین میں نے مستانہ وار قہقہے کرتے ہوئے کہا آج میں نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بدلہ لے لیا۔ آج میں اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بدلہ لے لیا۔ اس عرصہ میں پولیس بھی جانے واردات پر پہنچی گئی جس نے عازلی علم دین کو گرفتار کر لیا اس کے بعد لاہور میں فرقہ وارانہ کشیدگی نے نہایت سنگین صورتحال اختیار

کر لی۔ دوران تفتیش علم دین کے والد کو بھی گرفتار کر لیا گیا لیکن بعد میں انہیں چھوڑ دیا گیا۔ بالآخر ۱۰ اپریل ۱۹۲۹ء کو مسٹر لوئیس ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور کی عدالت میں علم دین کے خلاف زیر دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند مقدمہ قتل کی کارروائی شروع ہوئی۔ مقدمہ کی سماعت کے دوران علم دین کے چہرے پر معصوم مسکراہٹ کھیلتی رہی۔ شہادت قلم بند ہونے کے بعد سرسری بحث کے بعد مقدمہ سیشن کے پہرے ۱۹۲۹ء سیشن کورٹ نے ۲۲ مئی ۱۹۲۹ء کو سزائے موت کا فیصلہ سنایا اور مسل حسب ضابطہ تفتیش کے لئے لاہور ہائی کورٹ بجوائی گئی۔ والدین کے حکم کی تعمیل میں علم دین کی جانب سے بھی اس فیصلہ کے خلاف اپیل دائر کی گئی جس کی وجہ سے اس وقت کے چوٹی کے قانون دان اسلامیان ہند کے رہنما قائد اعظم محمد علی جناح نے کی، جب کہ دیوان رام لال وکیل سرکار تھا، مقدمہ کی سماعت جسٹس برادے اور جسٹس جان اسٹون نے کی۔

قائد اعظم کی بحث کا سب سے اہم نکتہ یہ تھا کہ راج پال نے ”رگبلا رسول“ جیسی قابل اعتراض کتاب شائع کر کے پیغمبر اسلام کی توہین کی ہے۔ جسے کوئی مسلمان برداشت نہیں کر سکتا۔ چونکہ یہ کتاب اشتعال انگیزی کا سبب بنی، اس لئے طرم نے قتل عمد کا ارتکاب نہیں کیا، لہذا اسے سزائے موت نہیں دی جاسکتی۔ اس کے جواب میں وکیل سرکار نے جملہ دیگر دلائل کے یہ موقف اختیار کیا کہ پیغمبر اسلام کی اہانت واقعی افسوسناک بات ہے لیکن تعزیرات ہند میں اس جرم کی کوئی سزا مقرر نہیں، اس لئے مقتول نے کوئی خلاف قانون حرکت نہیں کی تھی، چنانچہ طرم کا یہ فعال اشتعال انگیزی کی تعریف میں نہیں آتا، فریقین کے دلائل سننے کے بعد لاہور ہائی کورٹ نے ۱۷ جولائی ۱۹۲۹ء سیشن کورٹ کی سزائے موت کا فیصلہ بحال رکھا۔ بسبب یہ فیصلہ نازی علم دین کو سنایا گیا تو وہ مارے خوشی کے چیخے اٹھ اٹھا۔

”اس سے بڑھ کر میری اور کیا خوش نصیبی ہوگی کہ مجھے شہادت کی موت نصیب ہو رہی ہے، بارگاہ رسالت میں حاضری کی سماعت سے بھی مجھے سرفراز کیا جا رہا ہے۔“

ہنگامہ داروں پر پابانوں سے وہ دن قبل جب ان کا نمکسار دوست شیدا ان سے ملاقات کے لئے میاں والی جیل پہنچا تو اسے قسطنطنیہ دیکھ کر علم دین نے کہا "یار آج تجھے تو میری طرح خوش رہنا چاہیے اپنے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام پر کٹ مرنے والی ایک مسلمان کی سب سے بڑی آرزو ہے اور اللہ پاک کی یہ کتنی بڑی انعام دہانی ہے کہ ہزاروں لاکھوں مسلمانوں میں سے آپ اس حق پرست کے ہاتھوں اس پاک شیطان کو ختم کر لیا اور یہ کلمہ رسول کریم پر قربان ہونے کی میری دلی مراد بھی پوری ہو رہی ہے۔ اس لئے تمام مسلمان بھائیوں تک میری یہ بات پہنچا دو کہ وہ میری موت پر غم نہ کریں بلکہ میرے لئے دعا کے لئے خیر کریں۔"

والدین اور مزاج و اقارب سے آخری ملاقات کے موقع پر اپنی والدہ سے کہا کہ وہ ان کا دل دیکھ کر خوش رہے۔ ہاں کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر کہنے لگے۔ "ہاں دیکھ تو کتنی خوش نصیب ہے کہ میرے بچے کو شہادت کی موت مل رہی ہے۔"

انجام کا ۱۳ اکتوبر ۱۹۶۹ء کو وہ ان آہستہ آہستہ جس کے لئے عمر دین کی جان بے تاب تڑپ رہی تھی۔ رات اس جو ان شب زندہ وارنے و کراہی اور تہجد میں گزار دی اور طلوع سحر پر انتہائی خشوع و خضوع کے ساتھ لہذا فجر ادا کی تو مجلس بیت داروغہ جیل اور مسلح سپاہیوں کے ہمراہ استقبال کے لئے کوٹھری کے قدامت پر موجود تھا۔ مجلس بیت نے اس مرد غازی سے پوچھا "کوئی آخری خواہش" تو کہا "صرف دو رکعت نماز شکرانہ کی مہلت۔"

پھر سماعت سعید کو قریب دیکھ کر تیزی سے تختہ دار کی طرف بڑھے اور وارثی شوق میں چاہا کہ پھانسی کے پھندے کو جو وصال حبیب خدا کا مژدہ جاں فزا لے کر نمودار ہوا تھا خود اپنے ہاتھوں سے گلے میں ڈال لیں۔ لیکن اسے خلاف شریعت جان کر فرما دیا کہ مجھے اور حاضرین سے مخاطب ہو کر کہا۔

"لوگو! گواہ رہتا میں نے ہی راج پال کو مرست رسول کی خاطر قتل کیا تھا آج

اپنے نبی پاک کا کلمہ پڑھتے ہوئے ان پر اپنی جان نثار کر رہا ہوں۔ یہ کہتے ہوئے اس نوجوان پروانہ نبوت نے دارورسن کو چوم کر اپنی جان عزیز تحفظ ناموس رسالت پر نچھاور کر دی۔

شاعر مشرق علامہ اقبال نے کہا: ہم سب باتیں کرتے رہے اور ایک ترکھان کا بیٹا پڑھے لکھوں سے بازی لے گیا۔

(۵) غازی عبدالقیوم شہید اور گستاخ رسول نھورام

غازی عبدالقیوم کا واقعہ شہادت بڑا ہی ایمان افروز واقعہ ہے۔ اس نوجوان مرد مجاہد کا تعلق غازی آباد ضلع ہزارہ کے ایک غریب گھرانے سے تھا۔ اپنے گاؤں سے وہ تلاش روزگار میں کراچی آیا۔ جہاں اسے رزق حلال کے لئے گھوڑا گاڑی مل گئی۔ جس کی آمدن سے وہ اپنی بوڑھی ماں، بیوہ بہن، ضعیف چچا اور نو بیاہتا بیوی کی کفالت کر رہا تھا۔ نماز فجر اور عشاء کی نماز وہ اپنے محلہ کی مسجد میں پڑھا کرتا تھا۔ ایک روز امام مسجد نے اہل مسجد کو اشکبار آنکھوں سے بتلایا کہ ایک خبیث ہندو نھورام نے آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخی کی ہے۔ غازی عبدالقیوم نے جب یہ بات سنی تو تڑپ اٹھا اور اس کے تن من میں آگ سی لگ گئی۔ اسی وقت اس نے صحن مسجد میں اپنے رب سے عہد کیا کہ وہ اس کمینے کا فرکوزندہ نہیں چھوڑے گا۔

یہ نھورام آریہ سماجی ہندو تھا، جس نے سال ۱۹۳۳ء میں ”ہسٹری آف اسلام“ نامی ایک کتاب لکھی جس میں اس نے اسلام اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس کو ہدف تنقید و ملامت بنایا اور شان رسالت میں گستاخانہ توہین آمیز الفاظ استعمال کئے تھے، جس سے مسلمانوں میں ہيجان پیدا ہوا اور سارے شہر میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی۔ حکومت نے نقص امن کے اندیشہ سے ملزم کے خلاف فوجداری مقدمہ قائم کر کے اسے ایک سال قید اور جرمانہ کی سزا دی۔ لیکن مارچ ۱۹۳۴ء میں اس فیصلہ کے خلاف اپیل پر کراچی کے جوڈیشل کمشنر نے اس کی عبوری ضمانت منظور کر لی۔ نھورام

کا مقدمہ سماعت کے لئے جس دن سندھ چیف کورٹ کے دو انگریز ججوں کی جج کے سامنے پیش ہوا تھا اس دن نھورام اپنے وکلاء اور ساتھیوں کے ساتھ بھی مذاق کرتا ہوا کورٹ روم میں داخل ہوا۔ عدالت کے باہر ہندو اور مسلمان بڑی تعداد میں فیصلہ سننے کے لئے کھڑے تھے۔ مقدمہ کی سماعت سے کچھ دیر قبل شہ عرب و عجم کا یہ نو خیز غلام عبدالقیوم کمرہ عدالت میں اس ہندو مصنف نھورام کے قریب پہنچنے میں کامیاب ہو گیا اور اپنے شکار پر نظریں جمائے بیٹھا تھا۔ موقع پاتے ہی اپنے نیفہ میں چھپا ہوا تیز دھار خنجر نکال کر عقاب کی طرح وہ اس پر جھپٹا اور اس ملعون کے پیٹ میں خنجر گھونپ کر اس کی آستیں باہر نکال دیں۔ نھورام منہ کے بل زمین پر گرا پڑا تو اس خیال سے کہ کہیں وہ زندہ نہ بچ جائے، اس نے اپنی پوری قوت سے ایک اور دار اس کی گردن پر کیا اور اس کی شہ رگ کاٹ دی۔ اس طرح اس خبیث کا کام تمام کرنے کے بعد نہایت اطمینان اور سکون سے اس نے اپنے آپ کو گرفتاری کے لئے پیش کر دیا۔ عدالت میں اس واقعہ سے بھکڑ مچ گئی اور جج بھی اس اچانک واردات سے خوف زدہ اور سر اسیمہ ہو گئے۔ عبدالقیوم کے مقدمہ قتل کے دوران جب ملزم کا بیان قلم بند کرتے ہوئے ایک انگریز جج نے اس مرد غازی سے دریافت کیا کہ اسے اس بھری عدالت میں اس طرح واردات کی جرات کیسے ہوئی؟ تو اس نے عدالت میں آدیاں جارج پنجم کی تصویر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا ”تم اپنے بادشاہ کی توہین برداشت نہیں کر سکتا، ہم اپنے دین اور دنیا کے شہنشاہ کی شان میں گستاخی کرنے والے کو کیسے معاف کر دیتا۔“ اس موذی کو ہلاک کرنے کے بعد نہایت حقارت کے ساتھ اس کی لاش پر تھوکتے ہوئے اس نے کہا تھا ”اس خنزیر کے بچے نے میرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین کی تھی۔ اس لئے میں نے اسے قتل کیا ہے۔ اس نے اپنی طرف سے وکیل صفائی پیش کرنے سے انکار کر دیا۔ اقبال جرم پر سیشن کورٹ سے غازی عبدالقیوم کو سزائے موت سنائی گئی تو وہ نو جوان مرد مجاہد اپنی خوشی اور مسرت ضبط نہ کر سکا اور بے اختیار اس

کی زبان سے حمد و ثناء کی صدا بلند ہوئی۔ مسلمانوں نے جب اس فیصلہ کے خلاف اپیل کرنا چاہی تو اس نے ان سب کی منت سماجت کرتے ہوئے کہا ”آپ مجھے دربار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضری کی سعادت سے محروم کرنا چاہتے ہیں۔“

فروری ۱۹۳۶ء میں کراچی کے مسلمانوں نے ایک وفد علامہ اقبال کی خدمت میں لاہور بھیجنے کا فیصلہ کیا تا کہ یہ وفد علامہ اقبال کو اس مقدمہ کی روئیداد تفصیل سے سنا کر درخواست کرے کہ وہ اپنے اثر و رسوخ کو استعمال کرتے ہوئے وائسرائے ہند کو اس پر آمادہ کریں کہ غازی عبد القیوم کی سزائے موت کو عمر قید میں بدل دیا جائے، چنانچہ یہ وفد جو مولوی ثناء اللہ، عبدالحق، اور حاجی عبدالعزیز وغیرہ پر مشتمل تھا۔ لاہور میں علامہ اقبال سے جا کر ملا اور تمام تفصیل سنا کر ان سے درخواست کی کہ اگر آپ نے سعی اور ذاتی توجہ فرمائی تو پوری توقع ہے کہ غازی عبد القیوم کی جانب سے رحم کی اپیل کو حکومت ہند ضرور منظور کر لے گی۔

علامہ اقبال وفد کی یہ گفتگو سن کر دس پندرہ منٹ بالکل خاموش رہے اور گہری سوچ میں ڈوب گئے، وفد کے ارکان شدت سے منتظر تھے کہ کیا فرماتے ہیں، آخر علامہ اقبال کی آواز نے اس سکوت کو توڑتے ہوئے وفد سے پوچھا کیا عبد القیوم کمزور پڑ گیا ہے؟ ارکان وفد نے جواب دیا نہیں اس نے تو ہر موقع پر اپنے اقدام کا اقبال اور اقرار کیا ہے، اور وہ تو سرعام کہتا ہے میں نے شہادت خریدی ہے، مجھے پھانسی کے پھندے سے بچانے کی کوشش مت کرو۔

وفد کی اس گفتگو کو سن کر علامہ اقبال کا چہرہ تہمتا گیا، انہوں نے برہمی کے انداز میں فرمایا جب وہ کہہ رہا ہے میں نے شہادت خریدی ہے تو میں اس کے اجر و ثواب کی راہ میں کیسے حائل ہو سکتا ہوں کیا تم یہ چاہتے ہو کہ میں ایسے مسلمان کے لئے وائسرائے ہند کی خوشامد کروں جو زندہ رہے تو غازی ہے اور مر جائے تو شہید ہے۔ علامہ اقبال نے اس موقع پر تین اشعار بھی کہے وفد کے ارکان یہ سن کر پھر کچھ مزید کہنے

کی جرات نہ کر سکے اور واپس کراچی آ گئے۔ غازی عبدالقیوم شہید ایک ہفتہ کال کوٹھری میں قید رہے اس دوران بہت فرفرہ اور موٹے ہو گئے۔ جیل پہ سنڈینٹ بھی ان کے بڑھتے ہوئے وزن پر تشویش میں مبتلا تھا تحقیق پرڈاکٹروں نے بتایا کہ یہ حد درجہ خوشی اور مسرت میں مبتلا ہے اس وجہ سے اس کا وزن بڑھ گیا ہے۔

غازی عبدالقیوم شہید کو جس دن پھانسی دی گئی کراچی کی تاریخ میں دو روزہ مسلمانوں کے لئے جوش و اضطراب کا یادگار دن تھا، یہ مسلمان کے دل میں یہ جذبہ موجزن تھا کہ کاش ناموس رسالت کے تحفظ کے ”جرم“ میں یہ شہادت مجھے میسر آتی۔ بے شمار افراد نے ان کی نماز جنازہ میں شرکت کی، ناموس رسالت پر اپنی جان بچھاؤ کرنے والے غازی عبدالقیوم شہید کو بڑی عزت و تکریم کے ساتھ میوہ شاہ کے علاقہ میں قبرستان میں ایک خاص چار دیواری کے اندر دفن کیا گیا، اللہ تعالیٰ کی کروڑوں رحمتیں ہوں، اس شہید کی قبر پر جس نے ناموس رسالت کی خاطر اپنی جان بچھاؤ کر کے ابدی زندگی کو پالیا۔

فنا فی اللہ کی تہہ میں بقا کا راز مضمر ہے
جسے مرنا نہیں آتا، اسے جینا نہیں آتا
ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور غیرت مسلم
نظر اللہ پہ رکھتا ہے مسلمان غیور
موت کیا شے ہے؟ فقط عالم معنی کا سفر
ان شہیدوں کی دیت الہی کیسا ہے نہ مانگ
قدر و قیمت میں ہے خوں جن کا حرم سے بڑھ کر
آہ! اے مرد مسلمان تجھے کیا یاد نہیں
حرف لاتدع مع اللہ الہا آخر
علامہ اقبال

غازی محمد حنیف شہید اور گستاخ رسول عیسائی عورت

غازی محمد حنیف شہید نے اپنی بے مثال وفاؤں کا باب مسلم ریاستی دارالحکومت ”بھوپال“ میں رقم کیا، کہا جاتا ہے وسط ہند کے اس تہذیبی شہر میں ایک گرلز ہائی اسکول کی انگریز ہیڈ مسٹر ایس نے سوچی سمجھی اسکیم کے تحت مدرسہ کی صفائی کے بہانے قرآن کے پوشیدہ اوراق ایک خاکروب کے ہاتھوں کوڑے میں ڈلوائے اور جب اس پر احتجاج کیا گیا تو اس جذبان و بد نصیب عورت نے قرآن، دین متین اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں نازیبا اور اشتعال انگیز الفاظ کہے۔ بھوپال کے ایک غیر متدو جوان محمد حنیف نے جو پیشے کے اعتبار سے قصاب تھے، انگریز عورت کو راستے میں روک لیا اور اس سے کہا کہ وہ اپنی اس ناپاک جسارت اور شیطانی حرکت پر شہر کے مسلمانوں سے معافی مانگے اور اعلان توہ کرے۔ حکومت کے نشہ میں چور اس بنت ابلیس نے یہ مطالبہ ٹھکرا دیا اور مجاہد ملت کے ہاتھوں انجام کو پہنچی۔ غازی محمد حنیف اس غلط کار عورت کو کیفر کردار تک پہنچا کر تھانے میں حاضر ہو گئے۔ اقبال فعل کیا اور تمام عدالتوں میں اعتراف حقیقت بیان فرمائی۔ کچھ عرصہ جیل میں گزارا۔ مقدمہ کی سماعت ہوئی اور محمد حنیف غازی کو پھانسی کی سزا سنائی گئی۔

غازی محمد صدیق اور گستاخ رسول ہندو پالائل

غازی محمد صدیق فیروز پور ضلع قصور کے ایک دینی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ بچپن ہی میں والد کا سایہ سر سے اٹھ گیا، ماں نے بڑے لاڈ پیار سے بیٹے کی پرورش کی اور ساتھ ساتھ صحیح تربیت بھی۔ سال ۱۹۳۴ء میں یہ نو خیز بچہ جب بیس سال کا ہوا تو اسے خواب میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی اور حکم ہوا کہ قصور کے ایک دریدہ دہن گستاخ پالائل زرگر کا منہ بند کیا جائے۔ یہ بشارت ملتے ہی نو جوان غازی تڑپ کر بیدار ہوا تو اس کے ساتھ اس کا مقدر بھی جاگ اٹھا اس نے ماں کو یہ خوشخبری سنائی تو ماں نے خوشی سے لخت جگر کا ماتھا چوما اور شہادت کہ الفت کی طرف اسے دھانسیا۔ قصور پہنچ کر اس مرد غازی نے اس گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پالائل

کو راستہ ہی میں دبوچ لیا۔ اسے پچھاڑ کر اس کے سینے پر سوا دیا گیا اور تیز دھار آلہ (رنہی) سے پے در پے وار کر کے اس موذی کو ہلاک کر دیا اور وہاں سے فرار ہونے کی بجائے قریب ہی کی مسجد میں جا کر سب سے پہلے نماز شکرانہ ادا کی اور مسجد کی بیڑھیوں پر اس شان اور تمکنت کے ساتھ بیٹھ گئے کہ کسی ہندو کو ان کے پاس آنے کی جرات نہ ہو سکی۔ فیروز مندی ان کے قدم چوم رہی تھی۔ حسب معمول انگریز کا قانون حرکت میں آیا اور اس مرد مجاہد کا مقدمہ سیشن کے سپرد ہوا۔ غازی موصوف کی جانب سے میاں عبدالعزیز مالوڈہ اور نو مسلم بیرنر خالد لطیف کا ہانے مقدمہ کی پیروی کی۔ لیکن چونکہ آپ نے عدالت کے رویہ و پوری جرات کے ساتھ اعترافِ قتل کر لیا تھا، اس لئے سزائے موت سنائی گئی، ہائی کورٹ نے بھی سیشن جج کا فیصلہ کو بحال رکھا۔

آفرین ہے اس ماں پر جس نے یہ فیصلہ سن کر ایک بار پھر اپنے بیٹے کا ماتھا چوما اور کہا کہ یہ ایک بیٹا تو یا ایسے بیٹے بھی ہوتے تو میں ان سب کو اپنے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام پر قربان کر دیتی۔ بیٹے نے بھی یہی کہا کہ یہ ایک جان کیا چیز ہے ایسی ہزاروں جانیں میرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاک پا پر بن رہیں۔ ۶ مارچ ۱۹۳۵ء کو یہ پروانہ رسالت بھی درود و سلام کی سوغات لے کر اپنے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں میں جا پہنچا۔

یہ اک جان کیا ہے اگر ہوں کروڑوں

تیرے نام پر سب کو دارا کروں میں

غازی عبداللہ شہید اور گستاخ رسول چل چل سنگم

یہ بھی تقسیم ہند سے قبل غالباً ۱۹۳۳ء کا واقعہ ہے، ایک بد بخت سکھ چچل سنگم شیخو پورہ کے گرد و نواح میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف یادہ گوئی کر کے اپنے نبی باطن کا اظہار کرتا پھرتا تھا۔ قصور کے رہنے والے ایک جیالے جو ان عبداللہ کو سرکار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں حکم دیا کہ وہ اس گستاخ کا منہ بند کرے۔ چنانچہ کسی سے اس خواب کا ذکر کئے بغیر وہ شور و سر آشوب بجاں اٹھ کھڑا

ہوا اور اس مردود کی تلاش میں نکل پڑا، مظلوم ہوا کہ وہ عجیبٹ "جنرل شیر خان میں" رہتا ہے جو اس وقت سکھوں کا گڑھ تھا۔ بستی کے قریب مریدہ یافتہ کر کے پر پتہ چلا کہ وہ اپنے کنویں پر بیٹھا کسی کام میں مشغول ہے۔ اس کے قریب ہی سکھوں کا جھڑ معروف گنگو تھا۔ غازی عہد اللہ نے ایک نظر میں اس دشمن دین کو پہچان لیا۔ انہیں محسوس ہوا کہ ان کے جسم میں غیر معمولی طاقت بجلی بن کر دوڑ رہی ہے۔ پچھلے سنگھ پر وہ جھپٹ کر حملہ آور ہوئے اور اسے پچھاڑ کر اس کے سینہ پر چڑھ کر پوری قوت سے اس کی شرگ کاٹ دی اور اس کا سر تن سے جدا کر دیا۔ اس نے کہا کہ اس کا سر گورکھ کر پاس ہی بیٹھے ہوئے سکھ ہاں سے بھاگ کھڑے ہوئے، یہ مرد غازی آکا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کی تعمیل کے بعد وہیں وہ کے حضور سر پہنچا دیا کہ اس مہم کی کامیابی ظاہر کر اسے سر فرازی بخشی اور سر فرما گیا۔

موقع حادثات پر پالیس چنگی تو اس مرد مجاہد کو وہیں موجود پایا، جس کے لبوں سے درود سلام کے نعمات نکل کر فضا میں تھیل ہو رہے تھے۔ چہرہ خوشی سے چمک رہا تھا۔ شیخوپورہ کے معروف وکیل ملک انور مرحوم نے مقدمہ کی جی ڈی کی، عہد اللہ غازی کو سزا سننے موت سنائی گئی تو ایک مرتبہ چہرہ شہر بجالائے کہ انہیں بھی شہیدان ناموس رسالت کی صف میں جگہ مل رہی ہے۔ جس پر جتنا بھی غور کیا جائے کم ہے۔ بالآخر اس شہید ناز کو بھی بارگاہ مصطفوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں باریابی کی سعادت نصیب ہوئی۔

کہوں تیرے نام پہ جاں فدا نہ بس ایک جاں دو جہاں فدا
دو جہاں سے بھی نہیں جی بھرا، کہوں کیا کروڑوں جہاں نہیں
(املی حضرت)

غازی عبدالرشید شہید اور گستاخ رسول سوامی شردھانند

شردھانند جس کا اصلی نام لالہ غشی رام تھا، مشرقی پنجاب کا رہنے والا آریہ مان کا پرورش رکھتا تھا۔ اس نے عرصہ سے دلی میں سکونت اختیار کر رکھی تھی اور بھنگی سے اس

نے شادی کی آگ بجھا کالے کے لئے اور اس میں دو نام "تج" اور اس کے بیٹے نے
ہندی زبان میں روزنامہ "ارجن" جاری کیا تھا۔

غازی عبدالرشید شہید علیہ الرحمۃ کا نام بھی سرفروشان ملت میں ہمیشہ لایا
رہے گا جس نے آریہ سماج کے بانی "سوامی ویوانند سوتی" کے چیلے سوامی شرمانند جیسے
حبیب شاتم رسول کو بلی میں موت کے گھاٹ اتارا اور اللہ عظمیٰ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
میں اپنا جان مار کر کے بارگاہِ نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سرخشاں اور سرفراز ہوا۔

حیدر آباد سندھ کے غازیان ملت

پاکستان حیدر آباد (سندھ) میں قیام پاکستان سے فقط ایک برس قبل ۱۹۴۷ء میں
اندو جن سنگھوں کا ایک بڑا اجتماع ہوا۔ اس میں آٹھ ہزار ہندو شریک تھے۔ مذکورہ
جملے میں ملت اسلامیہ کو نہ صرف غلط گالیاں دی گئیں بلکہ ان کے ایک گرو "نیوں
مہاراج" نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان مبارک میں بھی گستاخانہ باتیں
کیں۔ اس بات نے تین تیسریں تالاب کے مسلمانوں کے فوجیوں کو بے تاب کر دیا۔
جب یہ پچیس نو جوانوں حرمت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اپنی جانیں بچھا کر کے
جذبہ لئے قلعہ پر حملہ آور ہوئے اور نعرہ بکس کر چلے گئے تو جملے میں بھڑک اٹھی۔ عاشقان
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بے تحاشہ انداز میں انہیں ہراساں کر دیں اور
اٹار میں نیتان مہاراج ایک جوشیلے نوجوان بدھ متی و لدھارہ ایسم قریشی کے
سامنے آگیا۔ نوجوان نے اس بے غیرت پیچھے کے پیٹ میں چھرا گھونپ دیا۔ اور کاری
ثابت ہوا اور شاتم رسول اپنے ہی دو کاروں کے درمیان تڑپ تڑپ کر جہنم رسید ہو
گیا۔ جن سنگھوں کو اس ہو کر اپنی لاشیاں جو تیاں تھواریں اور دوسرے ہتھیار چھوڑ کر
بھاگ کھڑے ہوئے۔ اس واقعہ میں حصہ لینے والے چند مسطورہ خوش قسمت اشخاص
مندرجہ ذیل ہیں۔

حالی محمد بخش شیدی — اللہ وار شیدی — محمد علی شیدی — علی مراد شیدی —

لکھا ہوا۔۔۔ صدیق گوذر علی نبی بخش مہر محمد اللہ ڈنوشیدی ہذا رحیم بخش
ابراہیم جامیہ عبدالحق قریشی ہذا لالہ مجیدی بسزوی

غازی زاہد حسین اور گستاخ پادری سیموئیل

سال ۱۹۶۱ء میں ایک عیسائی مبلغ پادری سیموئیل نے مغلیہ روہڑہ رشتاپ میں
دوران تبلیغ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں کچھ نازیبا الفاظ استعمال کئے،
زاہد حسین اور اس کے ساتھیوں نے سیموئیل کو قتل سے منع کیا کہ وہ اپنا ہرزہ سرائی بند
کرے لیکن وہ شیطان اپنا شرارت سے باز نہ آیا، جس پر زاہد حسین نے مشتعل ہو کر
اس گستاخ رسول کا سر پھاڑ دیا، جس کے نتیجے میں وہ بد بخت ہلاک ہو گیا، زاہد حسین
نے عدالت کے روپروا حلف قتل کر لیا، جس پر اس کو اشتعال انگیزی کی دھمپہ صرف
جرمانہ کی سزا دی گئی۔ اس کے خلاف ہائی کورٹ میں محمد علی دائری کی جو خارج ہوئی۔
اس مقدمہ کی پیروی ڈاکٹر جاوید اقبال ریاض خاں جیو ٹی وی کے لیے کی، جو اس وقت
ویدہ قانون سے وابستہ تھے اور ان کی معاونت عزیز میاں شیر عالم نے کی تھی۔

سال ۱۹۶۴ء میں اس نکالائی زاہد حسین کو جب یہ معلوم ہوا کہ لاہور کی ایک
عیسائی مشینری کی "شیر" دکان پاکستان بائبل سوسائٹی اتار گئی میں ایک رسوائے زمانہ
کتاب "اللہ شر ہے" فروخت ہو رہی ہے جس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے بارے میں توہین آمیز مواد موجود ہے۔ اس پر یہ مہر خاں ایک بار پھر تڑپ اٹھا
اور اپنے مستند ساتھی اہل فہم حسین شاہ کے ساتھ مل کر اس کے بائبل سوسائٹی کی اس
دکان میں، جہاں یہ کتاب فروخت ہو رہی تھی آگ لگا دی اور اس کے شیر منکھڑ کو ہر جگہ
پہ اہل فہم حسین شاہ نے پستول سے قاتلانہ حملہ کر دیا لیکن وہ بال بال بچ گیا حلاق
بھٹو یٹ نے وہ دونوں کو تین تین سال سزائے قید عادی اور ایڈیشنل سیشن جج لاہور نے
اس سزا کو بحال رکھا۔ اس فیصلے کے خلاف لاہور ہائی کورٹ میں گزرائی، امر ہوئی۔
اللہ جسکی کے مزاج میں کو، جہاں مقدمہ کی پیروی کر رہے تھے وہاں میں بھارت

ہوئی کہ وہ میاں شیر عالم ایڈووکیٹ کو ملازمان کی جانب سے وکیل مقرر کریں چنانچہ ان کی جانب سے میاں شیر عالم اور استغاثے کی جانب سے جرمی ویٹارڈ پبلک پراسیکیوٹر پیش ہوئے۔ مقدمہ جب دسٹس جیج شوکت علی کے سامنے پیش ہوا تو فاضل جج نے جرمی کو مخاطب کرتے ہوئے کہا ”اگرچہ کہ وہ خود ایک تنہا مسلمان اور مذہبی و ادارہ کی حمایت میں پیش پیش پیش رہے ہیں لیکن اس کتاب میں جو خبر اسلام کے بارے میں جو قابل اعتراض باتیں منسوب کی گئی ہیں وہ ان کے لئے بھی ناقابل برداشت ہیں۔ میں نہیں چاہتا کہ ان کا خون بھی کھالی رہا ہے۔“ اسی لئے انہوں نے ملزم کو مزید قید میں رکھنے سے انکار کیا اور حکومت کو بدانتہائی کی کہ اس کتاب کو فوری طور پر ضبط کر لے۔

گستاخ پادری کا انجام

یہ ایمان افروز اور بہرے انگیز واقعہ جسے اب ۷۰ برس گزر گئے ہیں۔ غالباً انیسویں صدی کے آخری سال کا واقعہ ہے۔ واقعہ کے دو ہی حضرت امیر ملت پر سید جماعت علی شاد قبلہ محدث علی پوری قدس سرہ ہیں اور اللہ کے فضل و عظیم اہل سنت محسن اہل سنت حضرت عظیم محمد موسیٰ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

”امر تسر کے گرجا گھر کے سامنے کھڑا ایک پادری حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے فضائل اور عیسائی مذہب کی خوبیاں بیان کر رہا تھا اور وہ پادری وہاں ٹکری پر حضور پر نور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم گرامی ادا کرتا رہا۔ اس نے یہ نہیں لیتا تھا۔ سامعین میں ایک بھگڑا اس حالت میں کھڑا تھا کہ بھٹک گھوٹنے والا فٹ اس کے کندھے پر تھا۔ اس خوش بخت نے کہا ”پادری ہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو برحق نبی مانتے ہیں اور ان کا نام ادب سے لیتے ہیں تو بھی ہماری عیسیٰ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام ادب سے لے۔“

مگر پادری پر اس کا کچھ اثر نہ ہوا تو اس نے حالی سم (جندہ مت والے) نے پھر ٹوکا۔ اب پادری نے تیسری بار بھی اس طرح نام لیا تو اس نے پاک لہاؤں سے اپنا دھوا

جس سے بھنگ گھونٹا تھا اس زور سے پادری کے سر پر دے مارا کہ پادری کا سر پھٹ گیا اور بھیجا باہر آ گیا اور وہ مرد و عورتیں بغیر واصل جہنم ہو گیا۔ یہ عاشق صادق پکارا گیا۔ موت کی سزا ہوئی، اویل ہوئی، انگریز جج نے یہ لکھ کر بری کر دیا کہ "پادری کا قاتل تکیہ نشین بھنگ پادری کی دیرینہ یا تازہ رنجش کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ظاہر ہے پادری نے ضرور اس کے جذبات کو مجروح کیا ہے لہذا میں اسے بری کرتا ہوں۔" ہے، کوئی مولوی نہیں، مولوی اور پادری کی کوئی راہی رنجش ہو سکتی ہے، بھنگ سے پادری کی دیرینہ یا تازہ رنجش کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ظاہر ہے کہ پادری نے ضرور اس کے جذبات کو مجروح کیا ہے لہذا میں اسے بری کرتا ہوں۔"

یہ واقعات "ناموس رسالت" "قانون توہین رسالت" اور "ماہنامہ مسیحائی" ناموں رسالت تیسرے لئے لکھے ہیں۔

مجاہد ختم نبوت

قاری محمد افضل باجوہ

کی قادیانیت کے خلاف علمی نظریاتی خدمات کو

خراج تحسین پیش کرتے ہیں

سجاد احمد پٹھان

سجاد پینٹرز، بالمقابل یا سر جند اسروس چوک قلعہ کالروالا

حاجی سلامت آف بھدرے کے

بیس ویلڈنگ ورکس چوک قلعہ کالروالا سیالکوٹ

عظمت و شان مصطفیٰ

مولانا محمد یوسف مدنی

کافرین کو کیا خبر کہ ہمارے آقا کی یہ شان ہے کہ دنیا میں تشریف لانے والے ایک لاکھ چوبیس ہزار و پچیس ہزاروں نے حضور پر تو دسید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتی بننے کی بہت لمبا سب کی تھی وہ بھی آقا کو عالم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں جس کے مطلق اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں در ثناء فرمایا ہے "مقرب الیہ عطا فرمایا ہے" کتاب ماضی ہو چکی ہے

کیا تاریخ انسانی میں کوئی ایسی مثال ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی بھی نبی کو اتنا قریب ہوا کہ وہ مکان سے بھی گھر سے پہلے پورے کردار و کردار کی باتیں کی ہوں کیا کسی کے تصور میں بھی یہ خیال آ سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب اور ہمارے پیارے آقا کو عالم نور و اسم کو عظیم پاک و سیرت عرش پر نہ پہنچایا ہے بلکہ ان کی اہمیت و اہمیت فرمائی ہوگی جب کہ دنیا جہاں میں اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ستر ہزاروں میں چھپا کر بھیجا ہے اور کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تخلیق کے بعد فرمایا کہ اے محبوب اگر میں جسکی پیدا فرماتا تو پھر ہمارے جہاں کو عبادات فرماتا اور نہ ہی دنیا پر نہ ہوتا تھا ہر کچھ اسی لئے میرا ہے اسی حضرت نے محبت کا پس اٹھار فرمایا۔

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو

جان ہیں وہ جہاں کی جان ہے تو جہاں ہے

میرے آقا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسن کا پیکر تھے آپ کے صحابہ کا ادب یہ تھا اور آقا کہ جاہ و حلال کا یہ مقام تھا کہ آپ کے قرعی دوست اور ساتھی حضرت صدیق اکبر اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ہر وقت ساتھ رہنے کے

باوجود کبھی یہ ہمت نہیں کی تھی اور نہ ہی کسی بھی چشم انسان میں اتنی طاقت تھی کہ وہ آقا
کے روئے مقدس کی طرف نظر بھر کر دیکھ سکے اور نہ ہی نبی کریم کی توجہ منحصر مرام
المومنین حضرت عائشہ پاک نے بھی آپ کے حسن تمام تو دیکھا تھا، جن کافروں کو اللہ
تعالیٰ نے توفیق ہی عطا نہیں کی انہیں میرے کریم آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت
مرتبے اور توقیر کا کیا پتہ۔

ایک دفعہ محبوب خالق و مخلوق نے سورنا کو شرق کی بجائے مغرب کی جانب
سے طلوع ہونے کا حکم دیا تھا اور قبیل الدشا کرتے ہوئے سورج واپس لوٹا تو حضرت
مولا علی شیر خدا نے وقت عصر نماز ادا فرمائی اس چیز کا کون انکار کر سکتا ہے کہ انہیں نہ
ماننے والوں کے بلاؤں نے فرما لیں کی کہ چاند کے دو ٹکڑے کر کے دیکھا میں تو آپ
نے اپنی انگشت مبارک سے پیادہ کو دو ٹکڑے کر دکھا دیا امام عاشقان امام احمد رضا رحمۃ
اللہ علیہ کی روح قدسی فرمایا۔

سورج اٹنے پاؤں پٹے چاند اشارے سے ہو چاک

اندھے نجدی دیکھ لے قدرت رسول اللہ کی

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں آپ کے ادب کا خصوصی تذکرہ فرمایا یہ ادب
ہی کی تو مثال ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز میں صدیق اکبر کے ذانو پر
سر انور رکھا کرتے تو اس پر مارے تھے اور جناب نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ
عنه کو ذلیل مارا تو شدید تحقیر سے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آنکھ
سے آنسو اہل کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رخسار مبارک پر جب گرے تو نبی
کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پتہ چلا وہ صدیق اکبر کی ہمت اور کمال تھا کہ ادب و
احترام نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے باعث جنبش تک نہ ہونے دی آپ کے ان
آنسوؤں اور سرور و استغلاں پر قربان کہ آپ کے عشق کی انجھا کر دی۔ شاید آپ کے عیا
آنسوؤں کے حلق کسی نے کہا ہے کہ

کئی کے ایک آنسو سے جڑواں دل تڑپتے ہیں
 کئی کا سر بھر کا دنا یونگی بیکار جاتا ہے
 سبحان اللہ آپ کے آنسوؤں سے نئی کرم نور مجسم شمع معظمہ کا دل تڑپا ہوا آپ کا
 علاج لعاب دھن سے فرما دیا۔

صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منبر پر اس جگہ
 پر بیٹھ کر خطاب کرتے تھے جہاں آقاؐ وہ عالم نور مجسم شمع معظمہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کے قدم مبارک ہوا کرتے تھے۔

مسلمانوں کے دلوں سے سوہنی بھی سادش کے تحت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کا ادب، الاحرام کر کے کی گھٹاؤنی سازش جوئی مکاری دھماری سے تیار کی گئی ہے مگر
 ماشکان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ازل سے ابد تک ایٹھا جائیں اپنے آقاؐ کے قدموں
 پر پھار کر کرنے کی سعادت حاصل کرتے آئے اور کرتے رہیں گے۔ ہماری تاریخ یہ
 بتاتی ہے کہ ہجرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ
 الکریم نے آپؐ کی چار پائی پر ایک جگہ لیٹ کر دشمنوں کے سامنے اپنی جان کی قربانی
 پیش کرنے سے دریغ نہیں کیا تھا اور کیا جذبہ تھا کہ حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہما کے
 ساتھ کونسا ایسا ظلم تھا جو نہ کیا گیا مگر دشمنوں نے تو آپؐ کی امانت کے مطابق حضرت
 بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مار دیا تو لیکن اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کی محبت وہ ان کے دل سے نہ نکال سکے۔

محبت کی یہ مثال بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عاشق صادق کہے کہ
 حضرت خضیب کو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کی سزا کے طور پر چھانی
 لگانے سے پہلے یہ پیش کش کی گئی کہ اگر آپؐ یہ کہہ دیں کہ "یہ پریشانی مجھے رسول کریم
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وجہ سے پیش آئی ہے" تو آپؐ کو تھوڑا دیا جائے گا مگر آپؐ نے
 جواب دیا کہ اگر مجھے یہ پتا چلے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاؤں مبارک میں

کا نہا تھپنے لگا ہے اور میری جان دینے کے بدلے کا نشانہ بنی ہے تو مجھے سودا منظور ہے۔

حضرت اولیس کرنی نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہیں دیکھا تھا مگر جب اس عاشق کو پتہ چلا کہ جنگ میں آپ کا ایک دانت مبارک شہید ہوا ہے تو اس عاشق صادق نے پتھر سے اپنا دانت توڑ ڈالا لیکن یہ جان کر کہ آپ کا کون سا دانت مبارک شہید ہوا ہے حضرت اولیس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک ایک کرتے اپنے سارے دانت توڑ دیے میرا خیال ہے کہ یہ ایسی قربانی کا ایسا جذبہ ہے کہ تاریخ انسانی اس کی مثال نہیں دے سکتی عالیہ ترقی کے دور میں جتنا کلمہ اگر بھی لوگ دانت لکھوانے سے گھبراتے ہیں کبھی کہ پتھر سے دانت توڑے جائیں گے

ہر کوئی قضا ہے بن دیکھے دیوار کا عالم کیا ہو گا

حالیہ اجتماعی دعوں میں بھی تو لوگوں نے اس شعر کی عملی تفسیر کر رکھی ہے کہ دنیا میں کئی مقامات پر اپنی جانیں بچھاؤں کی ہیں اسی لئے تو میرے آقا نے فرمایا تھا، مفہوم حدیث یہ ہے کہ ”میرے بعد مجھے دیکھے بغیر جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائیں گے ان کے لئے ستر گناہ زیاہ و ثواب ہے“

گزشتہ چند ماہ سے مغربی دنیا کے لوگوں نے جو بد تئیزی کا طوفان برپا کر رکھا ہے اس میں مغربی دنیا کے قریبائیں سے زائد ممالک کے پریس نے یہ جرات کر رکھی ہے اور بار بار اعلان کر رہے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں ایک سو سے زیادہ اخبارات اور رسائل میں کارٹون چھاپے ہیں جس میں دنیا کا سب سے برا لفظ امریکہ بھی شامل ہے جہاں کم از کم دس اخباروں اور رسالوں میں یہ کارٹون چھاپے گئے ہیں خیانت کا آغاز اخبار و شمارک سے ہوا انمارک نے نہ صرف یہ کہ مسلمانوں سے معافی مانگنے سے انکار کیا بلکہ تازہ خبر ہے کہ وہ ان خاکوں کو اپنے عجائب گھروں میں تاریخ کا حصہ بنا کر رکھیں گے معاذ اللہ کیا کہ وہ بے غیرت اپنی اس نا پاک جسارت کو مزید بڑھانا چاہتے ہیں اور قومیں ہیں انمارک یورپی دنیا کا رکن ہے ہم آج کی دہائی کے آٹھ میں یورپی یونین نے جرے مسلمانوں کے دھوکے پر تنک

پھر سنے والا کام یہ کیا ہے انمارک کے ساتھ جس ملک نے تجارتی بائیکاٹ کیا تو اس کو یورپی یونین کے ساتھ مقابلہ کرنا ہوگا اس لئے کچھ دن پہلے انمارک کے ہٹ و عمر مراد خبیث وزیراعظم نے سعانی کے سوال پر ایک مرتبہ پھر سختی سے کہا کہ اب یہ معاملہ صرف انمارک کا نہیں ہے بلکہ یورپی یونین اور مسلمانوں کے درمیان ہے۔

دیا بھر کے اسلامی ممالک کے علاوہ یورپی ملکوں اور امریکہ میں بھی مسلمانوں نے مظاہروں کا ہاتھ دھو سلطہ شروع کر رکھا ہے۔ مگر یہود و نصاریٰ کی قیادت سے سعادت تک کے **الاداکس** لگے۔ ہمیں حیرانی ہوتی ہے کہ ان ناسازگار حالات میں بھی وزیراعظم ایسی امور کی قیادت میں ایک وفد نے یورپی یونین سے تو تین رسالت کے بارے میں مذاکرات کا پروگرام بنایا۔ اسے جڑے مسئلے پر غیرت ایمانی کا ثبوت نہ دیا جب کہ عوامی جذبات کو بھی ٹھیس پہنچائی گئی اللہ کرے کوئی مازی اب بھی ایسا پیدا ہو جائے جو اپنی پرانی تاریخ کو دھرا دے اور ایسے بدباطن کو کیڑا کر دے اور تک پہنچا دے۔

افسوس کی بات ہے کہ اسے جڑے سنجیدہ مسئلے پر ملک کی پارلیمنٹ میں بحث تک کی گنجائش نہیں رہی گئی جب کہ **معارف ملک** سرایا احتجاج ہے اور **قادر** اب باب صلی و عقد سمجھانے لگے پڑے ہیں کہ یہ معاملہ دنیا کے ایک ارب چالیس کروڑ مسلمانوں کا ہے جس میں سے اکثریت ستون آکر اور اسلامی ملکوں میں رہتی ہے کیا امامان پسلا فرض یہ نہیں بنتا کہ دوسرے اسلامی ملکوں سے رابطہ کر کے ایک مشترکہ لائحہ عمل تیار کریں نہ کہ تمام اسلامی ممالک علیحدہ علیحدہ ان کے در پر سوالی بن کر پھولی پھیلائے گد اگروں کی طرح کھڑے ہو جائیں کہ صاحب جی ہماری فریاد سنیں کیا یہ بات باعث شرم نہیں کہ ابھی تک اسلامی ملکوں نے کسی ایک پالیٹ فارم پر کھڑے ہو کر اس مسئلہ پر بیک زبان کوئی بات نہیں کی ہے ایسے حالات میں جب کہ یورپی یونین نے کھلم کھلا ڈنمارک کی حمایت کی اور سعادت تو کیا مسلمانوں سے ہمدردی کا اظہار تک نہیں کیا۔ پاکستان سے کئی ایسے پارلیمانی وفد کا برسرِ سفر جانا جسے خود اپنی ہی پارلیمنٹ کا اعتماد حاصل نہ ہو اور اسے لئے کیونکر باعث عزت ہو سکتا ہے۔

سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ

جسٹس جی ایم ایچ جی ہاؤس دہلی

20 مئی 1443ھ

ماہِ مجید غوثی حق چار یار یوسف پاک شاہد رٹا ہو

ذریعہ رسالت

بکرہ کوشہ حافظہ اللہ ریت
پروردگار غوثی و لاییت

پیر محمد محفوظ
شاہ مشہدی
حساب

مرکز و دفاتر ایک نوکلہ چار و سولہ ہجرت

نفاہت

حافظ
عبدالقدیر قادری
صاحب

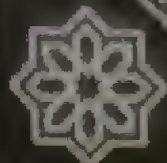
سیدنا محمد اعجاز حسین
فقید الممال
سیدنا محمد اعجاز حسین
سیدنا محمد اعجاز حسین

محمد عارف اعوان صاحب

محمد گرامت اللہ

محمد بدری
قادری

حسین عارف
علاء حق
حافظہ
حافظہ



واپسٹل نمبر
0300-8571800
0300-8180718
0321-4277618

پیشوا غوثی خطیب جامع مجید غوثی حق چار یار یوسف پاک شاہد رٹا ہو

آقا ہم شرمندہ ہیں

حمید اقبال

لاکھوں درود اور کروڑوں سلام ہوں — ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہ جو رحمت بن کے آئے دو جہانوں کے لئے اور کل انسانیت کے لئے جسوں نے درس دیا محبت کا..... اور عملاً اسے زندگی کا حصہ بنا کر دکھایا — ہمدردی کو خدمت کو اور انسان دوستی کو.....

وہ دین ہدی..... جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لے کر آئے اور آج جس کے پیروکار اربوں کی تعداد میں دنیا میں ہیں اور کئی ملکوں پہ ان کی حکومت ہے۔ مگر ہم بھول گئے اس پیامبر کو..... جو ہمارے لئے سکون، اطمینان اور فلاح کا نسخہ لے کر آیا اور اس کے نام کی شہادت کے بغیر ہم پیروکاروں کا دین مکمل نہیں ہوتا۔

ہاں ہم بھول ہی تو گئے ہیں۔ جسکی دنیا کے شراغینوں کو یہ حیرات ہوئی کہ ان کے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاکے پڑھیں اور مذاق اڑا سکیں۔ وہ جانتے ہیں کہ یہ مسلمان بس خالی خولی اور کھوکھلے ہیں اور روح محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے بدنوں سے نکل چکی ہے۔ ہاں نکل ہی تو گئی ہے۔ مگر تو وہ اس بے عزتی کو برداشت کر رہے ہیں کیونکہ ہم نے سمجھ لیا ہے کہ دنیا کی کامیابی تو امریکہ کی غلامی میں ہے۔ دنیا میں اگر سر اٹھا کر جینا ہے تو معاذ اللہ اس فرسودہ دین کو چھوڑنا ہوگا جو چودہ سو سال پرانے خیالات رکھتا ہے۔ ہماری یہی روش ہے کہ جس کے باعث مغرب کی کما گئیے وقتاً فوقتاً ہمارے بنیادی عقائد پر کاری ضربیں لگا کر چیک کرتے ہیں کہ اب حمیت، غیرت اور محبت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ کتنے پیچھے چلے گئے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آئے دن کبھی تو بین قرآن کی راج فرما کر خبر سننے کو ملتی ہے کبھی شان رسالت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں گستاخانہ کاروں کی اشاعت کی حیرات کی جاتی

ہے اب جب کہ مغرب اس قدر کھلی شیطانیت پر اترا ہوا ہے اور اس پر شرمندہ ہونے کے بجائے پوری ذمہ داری سے اُکڑا ہوا ہے تو ایسے میں اب ہمیں سوچنا ہوگا کہ ہم کس صف میں کھڑے ہونا پسند کرتے ہیں۔ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ملاموں کی یا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمنوں کی۔ اب فیصلہ کی گھڑی اور انھیں اگر ہم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خلائی کے دعوے دار ہیں تو پھر اس کے لئے ضروری ہے کہ

اب ہم کی طرح سکون سے نہ بیٹھیں اور چند دن شور مچا کر وہ بارہ اسی روش کو نہ لوٹیں بلکہ اس جوش اور جذبے کو ہر وقت جوان رکھیں۔ ہر اس قوت کو مسترد کر دیں جو ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے توہین کی مرتکب ہو۔ چاہے وہ امریکہ ہو یا نہاد کہ کا اختیار ہو یا ہمارے حکمران ہوں۔

اپنے گھروں سے ہر اس شے (جو) خمسوں، تھوڑی تھوڑی قسویں، قش لڑ پھرتی دلی نیکیں (کو) اٹھا کر باہر پھینک دیں جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بتائے ہوئے طریقے سے مختلف ہو۔ اپنے گھروں کو تعلیمات محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مرکز بنالیں۔

اپنے بچوں کو قاتلیں کہ صرف اور صرف محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی ان کے آئینہ بننے کے حقدار ہیں۔ باقی تمام آئینہ بلز کوہ واپسی زندہ گیوں سے خارج کر دیں۔

اس امت مسلمہ کے پاکستان کے مسلمانوں۔ ابھی بھی وقت ہے کہ ہم خواب غفلت سے بیدار ہوں۔ ورثہ دنیا میں تو انجام جو ہوگا، تو ہوگا۔ آخرت میں بھی ہم سرخس نہ ہو سکیں گے۔ چنے والی موجودہ روش کے ساتھ کہ ہاں وہاب آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوں گے اور ہم شرمندگی سے سرالٹانہ پائیں گے تو پھر کیا

حال ہو گا۔ اگر آخرت میں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شافع محشر نے شفاعت کرنے سے ہی انکار فرما دیا تو پھر اٹھنے اور نہ نیا کو، ان کی کاف نفسوں میں بتا دیجئے کہ تمہارے ماں، باپ، بہن اور ہماری جانیں قربان ہوں اس ذات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو خالق کائنات کا محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ بتا دیجئے کہ لوگوں کو اور کثرت جائیے کہ

سالارِ عالم ہیں آپ میرے چار اپنا
اس کام سے ہے پائی آرام چاہا
ورنہ کیا تو کہے گی ہی اللہ کے فرشتے اور کائنات کی ہر شے بھی تم پر قہر
دی ہے تم سے عزت کہہ ہی ہے کہ

قلب میں سو نہیں دن میں اور اس نہیں
کچھ بھی بیخود محمد کا حصہ نہیں
آئے ال کہ یہ محبت و ان اطاعت اور اظہارِ محبت اپنے آقا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے حضور پیش کرتے ہیں اور عاجزانہ کہتے ہیں۔
تمہ کو بھلا کر رخصت ہیں

آقا کریم شرمندہ ہیں
اور یہ عہد کرتے ہیں کہ ان شاندار القاب ہمیں موت آئے گی تو غلام محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے طور پر۔ اور ہم عزت سے سراہا کر چلیں گے تو غلام محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے طور پر۔

حدیث شریف

حضرت ابن عمرؓ نے کہا کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ
میں نے رجا کیا اور میری وفات کے بعد میری قبر کی زیارت کی تو ایسا ہے جیسے
میری حیات (یعنی) میں زیارت سے مشرف ہوں۔ (دارقطنی، البحرانی)

ہم مفکر اسلام مناظر اسلام

حضرت علامہ ڈاکٹر
محمد اشرف آصف جلالی

نائب ناظم مرکزی جماعت اہل سنت پاکستان کو

25 جنوری 2006 کے

مناظرہ کو جرائد نوالہ

پیش کردہ ہے

منجانب:

مولانا محمد آصف نعمانی مدرس و ناظم اعلیٰ جامعہ امام اعظم ابو حنیفہ

مدینہ مسجد 108۔ راوی روڈ بقی چوک لاہور

مغربی ممالک کے اخبارات کا اہانتا میزور یہ

ایک فکری جائزہ

ڈیٹا مارک کے اخبار نے تو تین آمیز خاک کے جان بوجھ کر مسلمانوں کا رد عمل دیکھنے کے لئے شائع کئے وقت پر یہ **خبر** کے حالیہ شمارے میں شائع ہونے والی رپورٹ کے مطابق **ڈیٹا مارک** کے اخبار نے ستمبر 2005ء کے شروع میں تین آمیز خاک کے بنائے والوں کو دعوت دی جو یہ کام کر سکیں وہ خاک کے بنائے والوں نے اخبار کے پاس اپنے بنائے ہوئے خاک بھیج کر اسے بن میں سے ۳۰ خاک کے قتب جوئے، اخبار کی ٹیم ایڈیٹر فیملی تک دعا ان خاکوں کی اشاعت سے ڈیٹا مارک میں بسنے والے دو لاکھ مسلمانوں کا رد عمل دیکھنا چاہتی تھی۔ ۳۱ میں سے ۱۲ خاک کے ۳۰ ستمبر 2005ء کی اشاعت میں شائع ہوئے ۲ روکے کیونکہ وہ زیادہ جھج آمیز تھے وہ مٹتے بعد ان خاکوں کی اشاعت پر پہلے رد عمل سامنے آیا ساز جے تین ہزار افراد نے کوپن ہیگن میں پرامن مظاہرہ کیا اور اخبار سے معذرت طلب کی جسے اخبار نے مسترد کر دیا شاید یہ بھگڑا اندرونی طور پر مل ہو جاتا مگر مسلمان ممالک کے سفیروں کو ڈیٹا مارک کے وزیر اعظم راسموسین نے ملاقات کا وقت نہ دیکر مسلمانوں کو بھڑکا دیا اس کے بعد یہ متنازعہ واقعہ پھیل گیا اور مسلمان ممالک میں مظاہروں کا آغاز ہوا۔ صدر بٹش اور کنڈلیزراٹس نے شروع میں مسلمانوں سے اظہارِ یکتی کے لئے انیشیاتیو اخبار سے معذرت کا مطالبہ کیا مگر کچھ دن بعد پٹی کھا کر صدر بٹش نے ڈیٹا مارک کے وزیر اعظم سے بات کی صدر بٹش ان مظاہروں کا ذمہ دار آمر حکومتوں کو بھڑاتے ہیں اور اپنے پیغام میں انہوں نے مشرق وسطیٰ میں انتخابات کی ضرورت پر زور دیا مسلم ممالک میں مظاہرے بھی صدر بٹش اور ان کے اتحادی یورپی ممالک کے پائے استحکام میں لغزش نہ لاسکے ان خاکوں کی اشاعت نے سولی ہوئی مسلم دنیا کو بھگایا اور اس وقت یوں لگتا ہے کہ وہ سب ایک جہاں کے مسلمان تھے آخر انہاں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت کی شہید تھے

بنانا یاد رکھنا برداشت نہیں کرتے اور ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے کٹ مرنے کو تیار ہو جاتے ہیں، ڈنمارک کے بعد فلسطین کے علاقے ”مغربی کنارے“ کی ایک مسجد کی دیوار پر بھی یہودی آبادکاروں کی طرف سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گستاخانہ تصویر بنانے کا انکشاف ہوا ہے برطانوی خبر رساں ادارے کے مطابق ”بنی الپاس“ نامی گاؤں کی ایک مسجد میں رات کے وقت یہودی آبادکاروں کا ایک گروہ آیا اور اس کی دیوار پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سپرے پینٹ سے نعوذ باللہ تصویر بنائی جسے مٹایا جا رہا ہے۔ بیشتر اس کے کہ اس موضوع پر کچھ مزید بات عرض کروں یہ بات ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں کہ ڈینش سفیر نے کہا ہے کہ ان کی مصنوعات کے بائیکاٹ سے انہیں کوئی فرق نہیں پڑے گا موصوف نے مزید کہا کہ چونکہ ان کے مقامی اخبار نے معذرت کر لی ہے اس لئے ان کی حکومت معافی نہیں مانگے گی کیونکہ اس میں اس کا کوئی قصور نہیں ہے ایسے میں یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ ڈنمارک کی حکومت نے یہ خاکے ایک سوچی سمجھی سکیم کے تحت شائع کرائے تھے تاکہ مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کر کے انہیں مشتعل کیا جاسکے کیونکہ انہیں یہ بات اچھی طرح سے معلوم ہے کہ مسلمان اپنی الہامی کتاب اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس کے بارے میں بہت حساس ہیں لہذا یہی وہ طریقہ ہے جس سے مسلمانوں میں اشتعال پیدا کر کے انہیں مغربی دنیا میں ایک انتہا پسند قوم اور مطعون باور کرانے میں وقت نہ رہے واضح رہے اس وقت صیہونی اور طاغوتی قوتیں ایک منصوبہ بندی کے تحت امت مسلمہ کو مطعون کرنے کے درپے ہیں، یورپی اخبارات جس تیزی سے مسلمانوں کے مذہبی اکابرین کی تضحیک میں جتے ہوئے ہیں اس سے کسی شک و شبہ کی گنجائش باقی نہیں رہتی کہ مغربی دنیا ایک سازش کے تحت مسلمانوں کے خلاف برسرِ پیکار ہے اس حقیقت کو جھٹلایا نہیں جاسکتا کہ کوئی بھی مذہب فرقہ اور عقیدہ رکھنے والے اپنے مشائخ کے خلاف کسی نوع کی لہانت برداشت نہیں کر سکتا ایسے میں دنیا بھر میں مسلمانوں کی طرف سے یورپی اخبارات کے خلاف سراپا احتجاج ہونا ایک فطری امر ہے توہین پرینی خاگوں کی اشاعت کے خلاف نفرت کے اظہار کا جو سلسلہ چند روز قبل شروع ہوا تھا اس میں تیزی

کی بڑی وجہ مغربی ممالک کی حکومتوں کا غیر ذمہ دارانہ رویہ ہے، جنہوں نے اس گمراہ اور پلید فعل پر مذمت کی بجائے اسے ”آزادی اظہار“ سے منسوب کر دیا دنیا بھر کے مسلمانوں کا مغربی ممالک کے خلاف تھو تھو کر نا حالات کا تقاضا تھا جس سے کوئی بھی صاحب فکر پہلو تہی نہیں کر سکتا۔ ایسے کی بات یہ ہے کہ خود کو دنیا کی سہر طاقت کہنے والے ملک امریکہ نے ڈنمارک کی حکومت سے یکجہتی کا اظہار کر کے اس امر پر مہر ثبت کر دی ہے کہ وہ مسلمانوں کے مجرد شدہ جذبات کے تناظر میں مغربی ممالک پر لعن طعن کرنے کو تیار نہیں ہے جس سے اس کی اسلام دشمنی کی بو آتی ہے۔ پاکستان میں ناموس رسالت پر اہانت آمیز خاکے شائع کرنے پر ہر چھوٹے بڑے شہر میں مظاہرے جاری ہیں جس کا مقصد عالمی برادری کو باور کرانا ہے کہ مغربی دنیا اپنی کرتوتوں سے باز آ جائے اور مہذب ممالک کہلانے کا عمل ثبوت مہیا کرے مجھے یہ کہنے میں ذرا باک نہیں کہ اس وقت پوری دنیا کے مسلمان ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن کر اپنی یکجہتی کا عملی مظاہرہ کر رہے ہیں جو ایک خوش آئند بات ہے۔ کتنا اچھا ہوتا اگر دنیا بھر کے تمام ممالک افغانستان اور عراق جنگ میں امریکہ کے خلاف ایک اکائی بن جاتے تو آج امریکہ جو ایران کے خلاف دانت تیز کرتا دکھائی دے رہا ہے ایسے کرنے کی جسارت نہ کر سکتا زیر نظر کالم کے حوالے سے میری دنیا کے تمام اسلامی ممالک سے بالعموم اور پاکستان سے بالخصوص یہ گزارش ہے کہ وہ اپنے احتجاجی مظاہروں کو تشدد کے رجحان سے پاک رکھیں کیونکہ ہادی برحق نے اس سے بھی منع فرمایا ہے چنانچہ توقع کی جاتی ہے کہ دوران احتجاج توڑ پھوڑ، ہنگامہ آرائی اور جبر و تشدد کے واقعات سے کما حقہ اجتناب کیا جائے گا۔ یہاں یہ کہنا قطعی بے محل نہ ہوگا کہ اس وقت سب سے زیادہ ضرورت اتحاد بین المسلمین کی ہے لہذا تمام اسلامی ممالک کو بلا شرکت غیرے اپنے اختلافات بھلا کر تسبیح کے دانوں کی طرح ایک لڑی میں پروئے جانا چاہیے کیونکہ یہودی قوتیں امت اسلامیہ کو اچک لینے کی چالیں چل رہی ہیں جنہیں طیامیٹ کرنے کے لئے امت مسلمہ کا اتحاد ناگزیر ہے امید کی جاتی ہے کہ اسلامی ممالک بلا تاخیر ایک پرچم تلے جمع ہو جائیں گے تاکہ اسلام دشمن قوتوں کے گھناؤنے عزائم کو خاک میں ملایا جاسکے۔

اسیران ناموس رسالت

فخر سادات مجاہد ملت

علامہ سید محمد محفوظ شاہ مشہدی

علامہ سید محمد عرفان شاہ مشہدی

اور

اسیران ناموس رسالت کیلئے قانونی اقدامات انجام دینے پر
اہل سنت کے مایہ ناز و نگار

میاں خالد حبیب الہی ایڈووکیٹ

محمد عارف اعوان ایڈووکیٹ

غلام مصطفیٰ ایڈووکیٹ

کی عظمت کو سلام

منحاند

قاری محمد سکندر حیات جلالی وارا کین جامعہ جلالیہ رضویہ

را. نجھاناؤن پھالیہ ضلع منڈی بہاء الدین

فہرست اسیران تحفظ ناموس رسالت

تحریق حقیقہ الفضل شیعہ نقشبندیہ مبارک ایشیاء و افریقہ و اسیا و اوروپہ
حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ایک اعرابی نبی کریم صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم یہ بتائیے کہ قیامت کب آئے گی اعرابی کے اس سوال پر آپ نے پوچھا اے
قیامت کا سوال کہلے والے کا تو ہے قیامت کے سے کیا تیوہ کیا ہے تو عرض کرنے
لگا اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ یاد رکھا وہاں اور عذرا اور وہاں اور نہ ہی
بہت زیادہ صدقات و خیرات کو تو فرمادیا ہے لیکن میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرتا ہوں۔ تو کہلے والے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا روز
محشر تو اسی کیساتھ ہوگا جس کے ساتھ تجھے محبت ہے (بخاری شریف) جس کو جس سے
محبت ہوگی کل قیامت کے دن وہ اسی کے ساتھ ہوگا۔

قادین محترم! خوش قسمت ہیں، وہ سارا اور عیادہ اور عوام ال سنت جنہوں نے
 تحفظ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تقدس تحریک میں حصہ لیا اور اللہ تعالیٰ اور
 اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قرب حاصل کیا۔
 محترم قارئین! میں ہم ان مقدس حضرات کا ذکر کر رہے ہیں جن کو تحفظ
 ناموس رسالت محاذ کی اپیل پر ۱۴ فروری یا ۱۵ فروری کو پرامن دینی کے دوران امریکہ
 کے غلام حکمرانوں نے محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جرم میں گرفتار کیا۔ اللہ
 یہ سعادت اللہ تعالیٰ نے ال سنت کے حصہ میں رکھی ہے۔ تحفظ ناموس رسالت کی
 پوری تحریک میں کوئی بد مذہب گرفتار نہیں ہوا۔

نمبر شمار	نام	جماعت کا نام
۱	ڈاکٹر سرفراز علی	عظیم علی محمد علیہ السلام پاکستان

2	پیر سید محمد محفوظ مشہدی ^{ہیکھی} شریف	صدر مرکزی جمعیت علماء پاکستان
3	مناظر اسلام پیر سید محمد عرفان مشہدی صاحب جامعہ نور یہ رضویہ ^{ہیکھی}	ناظم اعلیٰ مرکزی جماعت اہل سنت پنجاب
4	ابجیئر محمد سلیم اللہ خاں	صدر جمعیت علماء پاکستان نفاذ شریعت
5	صاحبزادہ سید محمد مختار اشرف رضوی	نائب صدر جمعیت علماء پاکستان نفاذ شریعت، جامعہ حزب الاحناف
6	علامہ حافظ خادم حسین رضوی	امیر تحریک فدایان ختم نبوت پنجاب
7	علامہ مولانا طاہر تبسم	ناظم اعلیٰ مجلس علماء نظامیہ پاکستان
8	مولانا محمد قاسم علوی	جامعہ نعیمیہ لاہور
9	مولانا حافظ نواز بشیر جلالی	ناظم دفتر مرکزی جماعت اہل سنت
10	قاری فیض احمد نقشبندی	ناظم اعلیٰ مرکزی جماعت اہل سنت لاہور
11	مولانا غلام عباس فیضی	تحریک فدایان ختم نبوت پاکستان
12	پیر سید واجد علی شاہ	تحریک فدایان ختم نبوت پاکستان
13	علامہ عبدالستار عاصم	مرکزی جماعت اہل سنت پاکستان
14	صاحبزادہ بدر منیر قادری	تحریک فدایان ختم نبوت
15	صاحبزادہ پیر شبہ الحسن مشہدی	مرکزی جماعت اہل سنت پاکستان
16	صاحبزادہ رضائے مصطفیٰ	جامعہ رسولہ شیرازیہ لاہور
17	صاحبزادہ سید صفدر شاہ گیلانی	مرکزی جمعیت علماء پاکستان
18	مرزا شبیر احمد	مرکزی جماعت اہل سنت پاکستان
19	سید محمد ارشد شاہ گردیزی	مرکزی جماعت اہل سنت پاکستان
20	مولانا محمد رسول	سنی تحریک پاکستان

21	خواجہ سعد رفیق	پاکستان مسلم لیگ ن
22	سید زعیم قادری	جنرل سیکرٹری مسلم لیگ ن
23	قاری محمد رمضان سعیدی	مرکزی جماعت اہل سنت پاکستان
	انٹارہ ساتھیوں سمیت	
24	مولانا عاشق حسین رضوی	تحریک فدایان ختم نبوت پاکستان
25	مولانا حاجی امداد اللہ	منہاج القرآن علماء کونسل
26	حافظ ممتاز سندھی	تحریک فدایان ختم نبوت پاکستان
27	محمد الیاس قادری	جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور
28	کامران مسعود عطاری	جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور
29	نذیر احمد عباسی	جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور
30	مولانا قاری معروف	امام مسجد اے بی آفس لاہور
31	سید محمد نعیم شاہ	جامعہ نعیمیہ لاہور
32	نعیم عباس ولد محمد عارف	ملت پارک خدائے بخش والاہور
33	ملک فاروق ولد غلام حیدر	گفتش راہی لاہور
34	محمود احمد ولد اکبر علی	نیو انارکلی لاہور
35	ارشاد علی ولد جمیل احمد	بادامی باغ لاہور
36	خرم یونس ولد خالد	گڑھی شاہولاہور
37	کاشف بشیر ولد بشیر خالد	نیو انارکلی لاہور
38	شہباز حسین ولد محمد خاں	مدرسہ انوار المصطفیٰ شاہ نور سنوڈیولاہور
39	ثناء اللہ ولد فیض احمد	فاروقیہ کالونی سرگودھا
40	غلام بشیر ولد نواز	شاہ پور ضلع سرگودھا

41	آصف کریم ولد عبد الکریم	فیروز شریٹ گڑھی شاہور لاہور
42	عبد الباقی ولد محمد خلیل	گلشن راوی لاہور
43	خرم اعجاز ولد اعجاز	عثمان کالونی دھرم پورہ لاہور
44	محمد ادیس ولد محمد اقبال	احمد کالونی اقبال ٹاؤن لاہور
45	راشدہ ولد غلام مرتضیٰ	چوہان پارک ساندہ لاہور
46	طائف افتخار ولد محمد افتخار	انور شریٹ راجکوٹھ لاہور
47	علی گوہر ولد ایوب گوہر	جناب پارک گلبرگ لاہور
48	عثمان یوسف ولد محمد یوسف	راولپنڈی
49	احد شام قیوم ولد عبد القیوم	جناب پارک گلبرگ لاہور
50	جمیل احمد ولد رفیق	سنگھترہ نارووال
51	حافظ شاہد ولد ایوب	جناب گاہ مزنگ لاہور
52	حافظ عرفان ولد صادق	ساندہ خورولاہور
53	سعید ولد کریم	دارگل نیو چوہدری پارک بند روڈ لاہور
54	محمد طاہر ولد طارق	احسن شریٹ ملتان روڈ لاہور
55	فضل الہی ولد عارف	چوک یتیم خانہ حیدری ریسٹورنٹ لاہور
56	حافظ ساجد عمران ولد منیر احمد	جامعہ نظامیہ لاہور
57	امانت علی ولد سبحان	چک نمبر ۳۰ فارم رینالہ خورداوگاڑہ
58	بلال علی ولد ہدایت علی	نیو مسلم ٹاؤن لاہور
59	عبد الرسول ولد عبد الرزاق	پیپلز کالونی گوجرانوالا
60	محمد نسیم ولد شوکت	محلہ اسلام آباد باغیانپورہ لاہور
61	محمد شمیم ولد حاجی بشیر	جامعہ جالیہ رضویہ لاہور

62	کامران مسعود ولد اکرم	جامعہ نظامیہ لاہور
63	عمر فاروق ولد ضمیر احمد	چوک مدنی بادای باغ لاہور
64	کلیم اللہ ولد چراغ دین	مین بازار کریم پارک مالی پورہ لاہور
65	فیصل منظور ولد منظور احمد	اسلام پورہ لاہور
66	فرحان ولد ثار احمد	بلاں گنج لاہور
67	شاہد اختر ولد اختر حسین	ناظم آباد شاد باغ لاہور
68	غلام شہباز ولد رفیق	بلاں گنج سردار چیل چوک لاہور
69	تاجور نعیمی ولد مفتی محمد حسین نعیمی	امین روڈ شملہ پہاڑی لاہور
70	محمد جمشید ولد حاجی شرافت	صدیقی کالونی راون روڈ لاہور
71	حافظ غلام علی ولد اللہ دتہ	جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور
72	محمد علی ولد بشیر احمد	شاہ کے تھانہ منڈی لاہور
73	حافظ جہانزیب ولد گل بادشاہ	جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور
74	شہباز ولد شریف	چندر کالونی برکی لاہور
75	نذیر احمد ولد عباس علی	جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور
76	افضال ولد فیروز دین	مین بازار مکھن پورہ
77	محمد صدیق ولد محمد رفیق	مولا بخش چوک بلاں گنج لاہور
78	مظہر فرید ولد نذیر احمد	مدینہ کالونی شاد باغ لاہور
79	محمود سبحانی ولد محمد سلیم	ایمپرس روڈ مزنگ لاہور
80	ذیشان ولد سمیع اللہ	گڑھی شاہولاہور
81	محمد عرفان ولد بوستان	مسلم کالونی شاہد رہ لاہور
82	شہزاد احمد ولد حبیب احمد	سردار چیل چوک بلاں گنج لاہور

82	سلامت علی ولد فضل دین	تحصیل پسرور سیالکوٹ
83	کریم خان ولد خوشی محمد	قلعہ کھیل آزاد کشمیر
84	طارق ولد افضال	چھوٹا ساہیوالہ لاہور
85	خرم شہزاد ولد عباس علی	مین بازار مکھن پورہ
86	محمد اشفاق ولد محمد مشتاق	صد اقصی پارک ساہیوالہ لاہور
87	عبد اشکور ولد مردین	صدیقہ کالونی ہادامی باغ لاہور
88	حافظ ندیم ولد رحمت علی	مین بازار سید محمد مکان روڈ لاہور
89	حافظ ریاض ولد محمد امین	قاسم پورہ لاہور
90	سجاد ولد سکندر	مسلم پورہ ساہیوالہ لاہور
91	سمیل خان ولد جلال	سورہ منڈی نواری لاہور
92	وقاص ولد افتخار بے	شاد باغ لاہور
93	طالب حسین ولد جمال دین	نیش محل روڈ تار باڑا لاہور
94	الحاف حسین ولد عالمگیر	فیض آباد ننوستان
95	علی شہید ولد محمد خاں	نور پور پاک چن شریف
96	عمر داز ولد محمد نواز	میاں چوک خانوال
97	غفر عباس ولد غلام نبی	چک 550 جڑانوالہ فیصل آباد
98	محمد فاروق ولد پھول خان	راجہ جنگ قصور
99	ذوالفقار علی ولد سعید امین علی	داتا گھر بادامی باغ لاہور
100	ساجد علی ولد عمر شریف	دفاعی روڈ بارچہ بان روڈ لاہور
101	اللہ دین ولد امیر علی	عارف والا پاک چن
102	سید حسین الدین سید فتح محمد	چک نمبر 23 حد روڈ کالہ

محمد عاصم ولد پروفیسر محفوظ الرحمن نعیمی	والگراں چوک لاہور	103
محمد راشد ولد پروفیسر محفوظ الرحمن نعیمی	مسجد چوک والگراں روڈ لاہور	104
محمد صدیق ولد نذیر احمد	شیر بانی جنرل سٹور لاہور	105
مدرسہ ضیاء الشاہ محمد	مدرسہ شیخ الاسلام مین روڈ لاہور	106
محمد ارشاد ولد لطیف احمد	شہ فی خٹاں کوٹ ماروال	107
محمد امین ولد محمد یاسین	ٹھکری روڈ لاہور	108
محمد عثمان ولد محمد ہادی	جامع مسجد تمواری ٹوٹا مارگی لاہور	109
محمد آصف عرف بنی ولد عبد اللہ	علامہ اقبال روڈ افضل شریٹ گز می لاہور	110
ہادی جاوید ولد اسحاق	چوک وزیر خاں بکر منڈی بند روڈ لاہور	111
بابر ولد منظور	بکر منڈی بند روڈ لاہور	112
محمد یاسر ولد محمد اسلم	ٹھکری روڈ لاہور	113
محمد طارق ولد محمد اکرم	محسن پورہ لاہور	114
محمد طیب ولد یعقوب	گو جرانوالہ	115
گل احمد ولد احمد سعید	لوہادی گیٹ لاہور	116
حافظ امانت علی چن	جامعہ جلالیہ رضویہ لاہور	117
حافظ محمد افضل انجم	جامعہ جلالیہ رضویہ لاہور	118
حافظ محمد اشفاق	جامعہ جلالیہ رضویہ لاہور	119
حافظ راشد علی	جامعہ جلالیہ رضویہ	120
محمد لیاقت	جامعہ جلالیہ رضویہ	121
محمد شاہد الد اختر مسین	تاج پورہ لاہور	122
سیدہ الفکار علی والد علی شاہ		123

عبد الحمید ولد عبد الوہید خان	124
اقبال احمد ولد فضل دین	125
محمد فاروق ولد امان اللہ شاہ	126
محمد عبد اللہ جان	127
محمد فرقان	128
شہزادہ محمد حسین	129
محمد نسیم ولد محمد رمضان	130
عبد الرحمن	131
محمد ارشد	132
سبحان ساجد ولد عبد الرحمن	133
محمد شاہد صدیق ولد صدیق انصاری	134
مہمان ولد عبدالرشاق	135
حسین علی الدین ولد محمد صدیق	136
عاطف ولد فیروز	137
ارشاد احمد ولد محمد لطیف	138
وقاص ولد ارشد	139
خلیل قادری ولد محمد حنیف	140
محمد یوسف ولد محمد اقبال	141
عدنان علی ولد سید امان اللہ	142
محمد ارشد علی ولد ہدایت علی	143
محمد عاصم ولد طارق مسرور	144

145	محمد اور یس و عیسا علیہ السلام
146	محمد راشد و علامہ مرتضیٰ
147	میرزا محمد شاہ محمد
148	ارشد علی و لد نبیل احمد
149	گلیم اللہ و لد چرخ اربعین
150	فرید شہزاد و لد علی
151	محمد علی و لد کلاپ اربعین

ہم نے انتہائی عرق ریزی سے یہ خدمت انجام دی ہے۔ اس فہرست میں اگر کسی
اسیر نامہ مال رسالت کا نام شامل ہونے سے روکیا ہو اور ہم معذرت خواہ ہے۔

ختم نبوت کا مفت لٹریچر حاصل کیجئے

تحریک فدائیان ختم نبوت کھرڑیاں والا

بائمنی والا چک نمبر 72 راب

محمد احمد حسن قادری

خوشخبری

محقق ختم نبوت صادق علی زاہد کی

قادیانیت کے حوالے سے سوالا جوابا کتاب ملتان

سے منقریب شائع ہو رہی ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پیرزادہ اقبال احمد فاروقی کی تاریخ ساز تحریروں کا گلدستہ

باتوں سے خوشبو آئے

مولف

صلاح الدین سعیدی

ناشر

تاریخ اسلام فاؤنڈیشن

اسلامی جمہوریہ پاکستان پوسٹ بکس نمبر 2206

در بار مارکیٹ گنج بخش روڈ کے تمام کتب خانوں پر دستیاب ہے

حصہ

منظومات

مولانا فیض رسول فیضان

☆☆☆

پروفیسر محمد یونس حسرت

☆☆☆

پروفیسر خالد بزمی

☆☆☆☆

سید عارف محمود مہجور

☆☆☆

حضرت مولانا پیر سید محمد عرفان شاہ مشہدی

☆☆☆

صلاح الدین سعیدی

بدر

☆☆☆

دنیا کے جھوٹے خداؤ

اے دنیا کے جھوٹے خداؤ، ہم سے الجھنا ٹھیک نہیں
 قلم طوفانی دریاؤ، ہم سے الجھنا ٹھیک نہیں
 باطل منہ زور ہواؤ ہم سے الجھنا ٹھیک نہیں
 جو رو جفا کی تیرہ گھاؤ ہم سے الجھنا ٹھیک نہیں
 شمع رسالت کے پروانے کب ڈرتے ہیں ظلمت سے
 اس دنیا میں جس کی دنیا عشق نبی سرور ہے
 اس کی فقیری رشک شہان صد اورنگ و افسر ہے
 ہر افضل سے افضل ہے وہ ہر برتر سے برتر ہے
 عشق نبی والوں سے پوچھو، تحت سے تختہ بہتر ہے
 کوئی بڑا اعزاز نہیں ہے اس اعزاز شہادت سے
 اہل ستم! تم اپنے ترکش کا ہر تیر چلا دیکھو
 ظلم کے سنگین ایوانو! تم چاہے سو سو وار کرو
 اے طاغوت کے طوفانو! ہاں شوق سے تم یلغار کرو
 وقت کے فرعونوں سے کہہ دو تم جو چاہو کر گزرو
 ہم نہ ڈرتے ہیں، نہ ڈریں گے طوفانوں کی شدت سے
 جان اگر جاتی ہے جائے ہاں قائم ایمان رہے
 اونچا رہے گا نبی کا جھنڈا اس کی اوپکی شان رہے
 دنیا اور دنیا کی دولت سب اس پر قربان رہے
 ایمان والو! سن لو سن لو دھیان رہے ہاں دھیان رہے
 ہے ناموس مسلمان کی ناموس ختم نبوت سے
 پر، فیس محمد یونس حسرت

ناموس مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اسلام کا وقار ہے ناموس مصطفیٰ
ایمان کا غلدار ہے ناموس مصطفیٰ
ناموس مصطفیٰ ہے قربان جان و دل
اپنا تو اک شعار ہے ناموس مصطفیٰ
جس کی جگہ سے بزم جہاں عطرین ہے
پھولوں کا ایک پار ہے ناموس مصطفیٰ
جو ہر دل و دماغ کو خشک عطا کرے
وہ پیار کی پھوار ہے ناموس مصطفیٰ
سیراب اس سے کئے دہنوں کی کہیتیاں
ذہنوں کی آبشار ہے ناموس مصطفیٰ
دنیا میں اس کے دم سے نہ کیوں بھول سکیں
اس باغ کی بھار ہے ناموس مصطفیٰ
بوجہل و بولہب اسے کیسے گرا سکیں
مانند کوہسار ہے ناموس مصطفیٰ
کتنے ہی غازیوں کو وہ سر مست کر گئی
الفت کا وہ خمار ہے ناموس مصطفیٰ
بزمی کئی شہید ہیں اس کے نگاہاں
منظور کردگار ہے ناموس مصطفیٰ

ڈٹے رہو ڈٹے رہو

صلاح الدین سعیدی

رہ وفا کے راہیو ڈٹے رہو ڈٹے رہو نبی کے سچے عاشقوں ڈٹے رہو ڈٹے رہو
 بو اندھیری رات میں تم آفتاب و ماہتاب روشنی کے منعمو ڈٹے رہو ڈٹے رہو
 ہو لپک نہ آشنا تمہارا پائے تیز رو بڑھے چلو بڑھے چلو ڈٹے رہو ڈٹے رہو
 اے امیران حبیب ہو کے آقا کے قریب رحمتیں سمیٹ لو ڈے رہو ڈٹے رہو
 تمہارے نغموں کے ثار انہیں سے آئیگی بہار مرے چمن کے بلبلو ڈے رہو ڈٹے رہو
 آتش عشق نبی کم نہ ہو خدا کرے بس یہی دعا کرو ڈٹے رہو ڈٹے رہو
 غامی رسول میں سوت بھی قبول ہے بس یہی نعرہ رکھو ڈٹے رہو ڈے رہو
 ہے سعیدی کی دعا تمہارا عشق مصطفیٰ خدا کرے قبول ہو ڈے رہو ڈے رہو

ہم پیارے نبی کے سپاہی ہیں باطل کو مٹا کر دم لیں گے
 یا غازی بن کر جہنمیں گے یا جان لٹا کر دم لیں گے

جتنے انگریزی کہتے ہیں جتنے ”ڈنمارکی“ بلے ہیں
 ان ساروں کو چوراہوں پر الٹا لٹکا کر دم لیں گے

ترانہ ناموس رسالت

آتی ہیں گلستان شہادت سے صدائیں
 آؤ کہ ہے اب وقت کریں ان پہ نچھاور
 آؤ کہ ہر ایک چیز کریں نذر رسالت
 آؤ کہ کریں پورے محبت کے تقاضے
 آؤ کہ سبھی سر پہ کفن باندھ کے نکلیں
 ہر چیز ملی ہم کو نبی پاک کے صدقے
 زندہ ہیں ابھی سرور کونین کے عاشق
 سرکار کی عظمت ہے ہمیں سب سے مقدم
 ہے غیرت ایماں کا بہر طور تقاضا
 جو کوئی بھی ہے مجرم تو ہیں رسالت
 تازیست "علم دین" جنم لیتے رہیں گے
 اس طرح کے جینے سے تو مر جانا ہے بہتر
 سرکار کی حرمت پہ فدا دونوں جہاں ہیں
 آؤ کہ سبھی علمد محبت کو نبھائیں
 اللہ و نبی کی ہیں جو ہم سب پہ عطا کریں
 آؤ کہ کریں پیش نبی اپنی وفا کریں
 آؤ کہ عقیدت کے سبھی تار اٹھائیں
 بخشش کی بشارت لئے آتی ہیں ہوائیں
 آؤ کہ سبھی گیت نبی پاک کے گائیں
 آؤ کہ زمانے کے خداؤں کو بتائیں
 پیغام یہ کفار کو سب مل کے سنائیں
 ناموس رسالت پہ چلو سر کو کٹائیں
 عبرت کی اسے دہر میں تصویر بنائیں
 زندہ ہیں ابھی عالم اسلام کی مائیں
 اندی ہیں ندامت کی نگاہوں میں گھٹائیں
 اغیار سے مہجور کہو ، باز وہ آئیں
 سید عارف محمد مہجور

اٹھو مسلم

اٹھو جاگ مسلمان وقت آیا ایمان کے ثابت کرنے کا
ناموس رسالت کی خاطر سزا دینے کا کٹ مرنے کا
شمشیر کھف ہو کر مسلم پھر تیرہ عجیب رنگ
پھر جلیقہ ادنیٰ کر زعمہ اسلام کی خاطر لڑنے کا
نکتہ نہ پھیلا رہا ہے اب کہ ایسا جہلوں نے دیکھ لیا ہے
انہیں واصل دوزخ کرنے کو ہے وقت جہاد کے کرنے کا
محبوب خدا پہ سننے سے ملتی ہے رضائے رب جہاں
لٹ کر محبوب خدا کے لئے یہ وقت ہے بھولیاں بھرنے کا
اعلیٰ پر نظریں باندھے ہو اپنی تقدیر کو خود بد لو
من کوڑا جواب "بافل کو بھی مقولہ" "ارلی" بھرنے کا
ڈنڈا فرانس امریکہ ہوں یا ہونڈ پو ہے والے گوئی
گرا نہیں ان سے بکھوڑ کر و فیصلہ ان کو گلانے کا
جاں لینے کا جاں دینے کا یہ وقت نہیں تقریروں کا
پھر راجپال کو بار بند ہے یہ وقت ہے سولی چڑھنے کا

”مشق سخن بھی جاری ہے چکی کی مشقت بھی“

کیا امیری ہے کیا دہائی ہے
 علم ہے علم ہے دہائی ہے
 یا کے کچھ دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو کو
 مسکائی ہوں میری نسبت کر دہائی ہے
 اے عہد کم حرف شیخی دوش بھی کیا ہے
 اہل وفا پابند خداؤں کی پڑیاکی ہے
 فرجوں آئیں اپنی جگہ کو آریا ہیں
 ہم نے بھی رب کے پار سے اب لو لگائی ہے
 احباب بعد مشق کریں اور انداز دہائی
 فضل و رضا کی ہم نے محنت نبھائی ہے
 جان و لے کر بھی موسم وفا ہو گئی ہے
 اب دار کو سجائے کی دل میں سہائی ہے
 لہو کو سنتا ہوں اذان کر بلا
 عرفان اللہ کہ توبت جماعت کی آئی ہے۔

حضرت سید محمد عرفان شاہ

20 مارچ 9 بجے پتل پتل نمبر 25

آزاد لقمہ

پرویز وقت دست ستم اور دہانہ کر
 سلسلہ کعبہ میرا حسین تک پہنچے
 ستائے گی مجھ کو بھلا کیا یہ تخی زمانے کی
 کہ مونس و جہد میرے مختار اشرف ہیں
 فضا کی میں خضات میں شامل ہیں
 دیدار و سید و محبوب بھی مختار اشرف ہیں
 میرا بھائی میرا قائد جبل استقامت ہے
 راسی عزیمت کا محفوظ شہدائی فخر قیادت ہے
 اسیری میں رضائے مصطفیٰ کی ادائیں یاد رکھوں گا
 خادم حسین رضوی کی وفائیں یاد رکھوں گا

ناموس مصطفیٰ پہ دل و جان وار دو

ناموس مصطفیٰ پہ دل و جان وار دو
گستاخ کو جو دیکھو، بلا خوف بار دو
شان و شکوہ خواہے گیہاں پہ سر مشو
حسن و جمال ملت بیضا نکھار دو
ہر شاتم و لعین کا گھر بار پھونک دو
اس پاک سر زمین کا نقشہ سنوار دو
دل سے کبھی تو فرض عقیدت ادا کرو
سر سے کبھی تو قرص محبت اتار دو
عشق رسول مخزن کیف و نشاط ہے
دشت دل و نظر کو پیام بہار دو
سرکار کے وقار پہ آئے نہ کوئی حرف
عمر عزیز بس اسی دھن میں گزار دو
مولانا فیض الرسول فیضان

ترانہ ناموس رسالت

توہین رسالت کبھی ہونے نہیں دینگے
مر جائیں یہ حرکت کبھی ہونے نہیں دینگے

گستاخوں کو کر ڈالیں جہنم کا
گستاخی کی جرات کبھی ہونے نہیں دینگے

آزادی اظہار کا حق کالا کریں گے
یہ زرد سحافت کبھی ہونے نہیں دینگے

توہین رسالت بھی اگر ہوتی ہے ہو جائے
توہین رسالت کبھی ہونے نہیں دیں گے

WWW.NAFSE-ISLAM.COM

ناموس رسالت کے اسیروں کو بھی پاک
محرم شفاعت کبھی ہونے نہیں دیں گے

مکمل کا منہ بند کریں گے اے سیدی
بھرا ایسی شفاعت کبھی ہونے نہیں دینگے
صلاح الدین سیدی

Wajid Ali Jewellers

International (Regd)

ہمارا مال ہماری جان ۴ سوں دراصلت پتربان

پاکستان کے معروف و معروف پیشوا

حضرت شیخ الفیہ الدین الفیہ کوٹلی دامت رجا اہم عالم
کی عظیم اور بی ادنیٰ خدمات اور خدمت گارانت کے بلط علی واپس
مہارک بادشہ کرستے ہیں

اپویشہ چوڑی کی مکمل ورائی

سوتے پاک لین دین

واجد علی جویلز

دھوریہ ولے (انٹرنیشنل) رجسٹرڈ

نیا بازار کھاریاں Nia Bazar Kharian

Tel: 053-7533545-7611489

سنی صحافت کی ایک جھلک ترتیب و پیش کش

محمد صلاح الدین سعیدی

ماہنامہ

سوئے حجاز

لاہور

☆☆☆

ماہنامہ

سیدھا رستہ

لاہور

☆☆☆

ماہنامہ

انوار لاٹانی

نارووال

☆☆☆

ماہنامہ

رضائے مصطفیٰ

گوجرانوالہ

☆☆☆

ماہنامہ

فیض عالم

بہاولپور

اہل یورپ اپنے ہاں انبیاء علیہم السلام کی

گستاخی پر سزائے موت رائج کریں

ادارہ یہ ماہنامہ سوئے حجاز لاہور

ستمبر 2005 میں ڈنمارک کے اخبار ”یلمندر پوسٹن“ نے امام الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اہانت اور گستاخی پر مبنی کارٹون شائع کئے، جس پر اہل اسلام کے مذہبی جذبات بے حد مجروح ہوئے۔ ابھی اسلامی ممالک کی طرف سے اس بدترین واقعہ کا سختی سے نوٹس لینے کے لئے ڈنمارک کے حکام بالا سے بات چیت شروع کی جا رہی تھی کہ یورپی یونین کے اخبارات نے ڈینش اخبار کے ساتھ یک جہتی اور پریس کی آزادی کے دفاع کا بہانہ بنا کر یہ کارٹون وسیع پیمانے پر دوبارہ شائع کر دیئے جس پر پوری اسلامی دنیا سیخ پا ہو گئی ہے خود امریکی صدر، اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوئی عنان یورپی ٹریڈ کمشنر پیٹر فیڈلسن، برطانوی وزیر خارجہ جیک سٹرانے اس اقدام کو مسلمانوں کی توہین قرار دیا ہے انہوں نے کہا آزادی اظہار رائے یہ جواز فراہم نہیں کرتی کہ کسی مذہب کی تضحیک کی جائے۔ برطانوی میڈیا نے بھی اس حوالے سے نہایت ذمہ دارانہ کردار کا مظاہرہ کیا ہے اور یورپی یونین کے اخبارات کے برعکس تضحیک آمیز کارٹون شائع کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

اس صورت حال میں یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ مغربی دنیا میں بھی باشعور لوگوں نے اس فتنہ حرکت کی پر زور مذمت کی ہے۔ ہماری دانست میں یہ یہودی ذہنیت کا شاخسانہ ہے جو ہر حال میں عیسائیوں اور مسلمانوں کو آپس میں لڑانا چاہتی ہے اور اسلام اور مغرب کے مابین تصادم کی ایک کیفیت پیدا کر دینا چاہتی ہے۔

ان حالات میں ضروری ہے کہ اس یہودی سازش کو بے نقاب کرنے کے ساتھ ساتھ یورپی ممالک کے ارباب بست و کسب مذہبی اور سیاسی راہنماؤں اور دانشوروں

کو یہ واضح کیا جائے کہ وہ بھی انبیاء علیہم السلام کی گستاخی کو اپنے اپنے قوانین کے مطابق ناقابل معافی جرم قرار دیں۔ اور اس جرم کے مرتکب کو سنگین ترین سزا دیں۔ زیادہ بہتر تو یہ ہے کہ وہ بھی پاکستان میں رائج قانون کے مطابق ایسے مجرموں کے لئے موت کی سزا مقرر کریں تاکہ دنیا بھر میں ایسے بد بختوں سے یکساں سلوک کیا جاسکے۔ اہل یورپ یہ بات پہلے باندھ لیں کہ اگر آج انہوں نے اس موقع پر آزادی اظہار رائے اور انسانی حقوق کی آڑ میں ایسے مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچانے کے لئے مشتر قانون سازی نہ کی تو کل یہ دیگر انبیاء علیہم السلام خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عصمت پر بھی ہاتھ ڈالیں گے جس کا اہل اسلام کو اسی طرح افسوس ہوگا۔ ہمارے رائج توہین رسالت کا قانون ایک وسیع البنیاد قانون ہے۔ جو کسی مخصوص پیغمبر کی گستاخی سے متعلق نہیں بلکہ کسی بھی رسول کی گستاخی کرنے والا اس قانون کی زد میں آجاتا ہے۔ انبیاء و رسل عظام کی عصمت کا تحفظ بھی کسی ایک مذہب کا مسئلہ نہیں بلکہ یہ تمام مذاہب عالم کا مشترکہ مسئلہ ہے۔

یورپ اور امریکہ اٹھارویں صدی تک اس معاملہ میں ہمارے ہم خیال رہے ہیں اور توہین رسالت کے مجرموں کو سنگین ترین سزائیں دیتے رہے ہیں۔ ایک پادری ایوڈ کو ۱۵۷۹ء میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اہانت پر ہنگری میں عمر قید کی سزا سنائی گئی۔

روم میں برونو کو 1600ء میں توہین رسالت کی سزا کے طور پر زندہ جلایا گیا۔ برطانیہ میں 1553ء کو مذہبی قوانین کے مطابق ۵ افراد کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی گستاخی پر پلاز بٹھ کے دور میں زندہ جلادیا گیا۔

سکاٹ لینڈ میں بھی توہین رسالت اور عیسائیت کی توہین کی سزا موت تھی۔ امریکہ میں بھی ۱۶۱۱ء کے قوانین کے تحت توہین رسالت کی سزا موت مقرر کی گئی تھی۔ اٹھارویں صدی میں ان سزاؤں میں کمی کا رجحان تو پیدا ہوا لیکن انہیں کلیتہاً ختم نہ

کیا گیا۔

برطانیہ میں ۱۸۲۱ء اور ۱۸۳۳ء کے درمیانی عرصہ میں ۷۳ مجرموں کو سزا دی گئی۔ جب کہ امریکہ کی مختلف ریاستوں میں ۱۹۳۸ء تک تقریباً اسی قدر مجرموں کو توہین رسالت و مذہب پر سزائیں دی گئیں۔

۱۸۳۸ء میں یکا یک امریکہ میں کامن ویلتھ بنام فی لینڈ کے مقدمہ میں عدالت نے یہ فیصلہ صادر کر دیا کہ مذہبی امور کو عدالتی اور حکومتی امور سے الگ رکھا جائے۔ اسی طرح ۱۸۸۳ء میں برطانیہ کے لارڈ چیف جسٹس نے پریس کی آزادی کو اس اہم قانون پر ترجیح دے دی اور یوں ان کے ہاں توہین رسالت کرنے والوں کو کھلی چھٹی مل گئی۔

اس کے بعد اگرچہ ۱۹۶۸ء کے بعد امریکہ میں ایک بھی ایسا مقدمہ دائر نہیں ہوا لیکن ماضی قریب میں امریکہ میں جو واقعہ یوڈ کے ساتھ پیش آیا اس سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان کے ہاں گستاخی رسول کے قانون میں جو چلک ویدی گئی تھی اس کے غلط ہونے کا اندازہ تو ان کو بخوبی ہو گیا ہے۔ لیکن اب اس کا اعتراف کرنے کی بجائے وہ ایسے مجرموں کو عدالتوں سے بالا بالا ہی کیفر کردار تک پہنچا دینا چاہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ امریکی حکومت نے فوجی آپریشن کے ذریعے یوڈ کا معبد جلاؤ والا جس میں اس کے علاوہ اس کے ۱۳۰۰ ایسے ملازمین وغیرہ بھی مارے گئے جو اس کے نظریات پر یقین نہیں رکھتے تھے۔ اس نے خود بھی صرف یہی کہا تھا کہ اس کے اندر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی روح حلول کر گئی ہے۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ ماضی میں بھی گستاخی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اسلامی ریاستوں میں غیر مسلموں کو موت کی سزا دی جاتی رہی ہے جس پر ان کے مورخین خود شاہد ہیں۔

رائیل الشراکتے ہیں۔

”عبدالرحمن دوم کے دور حکومت میں قرطبہ کے ایک پادری الوارد کا ایک اور پادری ایولو جیو اور دولز کیوں فلورا اور ماریا کے ہمراہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے کے الزام میں قرطبہ میں سر قلم کیا گیا۔ یہ ایک ایسا جرم تھا جس کی سزا اسلامی قانون کے مطابق موت تھی۔ (تاریخ ہسپانیہ) ایک اور مصنف ٹائٹس برک ہارٹ یوں رقمطراز ہیں۔

”نویں صدی کے وسط میں عبدالرحمن دوم کے عہد حکومت میں ایک بڑی جوانی تحریک اٹھ کھڑی ہوئی جس نے ”شہادت“ کی بالا راہ جستجو کی شکل اختیار کر لی۔ مسلمانوں نے عیسائیت کے صاف اور سیدھے طریق عبادت میں کبھی مداخلت نہ کی تھی۔ جب بہت سے عیسائی مرد و زن نے اسلام پر دشنام طرازی اور پیغمبر اسلام پر ملامت کا سلسلہ شروع کیا تو مسلمان قاضیوں نے اسے موت کی سزائیں دیں۔

(مورس کلچران اسلام ص ۲۷-۲۶)

سب سے اہم بات یہ ہے کہ یہ قانون انسانوں کا وضع کردہ نہیں بلکہ ہماری کتاب و سنت کا عطا کردہ ہے۔ اس قانون کے کتاب و سنت سے ماخوذ ہونے پر ان کی کتاب بھی گواہ ہے۔

قرآن حکیم کے الفاظ میں کلمۃ الکفر توہین رسالت اور مذہب اسلام کی تحقیر کے معنوں میں استعمال ہوئے ہیں۔ فقہ میں اس موضوع پر قانون موجود ہے۔ ”(انسائیکلو پیڈیا آف ریجن جلد دوم ص ۲۳۲) بائبل میں بھی دونوں طور پر توہین رسالت کو ناقابل معافی جرم قرار دیا گیا ہے۔ ”لیکن پاک پیغمبر کی ہانت، یہ ہرگز معاف نہیں کی جائے گی“

(Mathew 12-28)

انسانوں کے بنائے ہوئے قوانین عارضی ہوتے ہیں جب کہ الہامی قوانین دائمی اور مستقل۔ اگر اللہ رب العزت کی مشیت ہو تو الہامی قوانین کو نئے الہامی قوانین سے ہی منسوخ کر سکتے ہیں۔ ورنہ کئی رسول ایسے مبعوث ہوئے ہیں جنہیں نئی شریعتیں

نہیں دی گئی تھی۔ خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی ایسے ہی رسل عظام میں سے ہیں۔ آپ اپنے بارے میں فرماتے ہیں۔

”یہ خیال نہ کریں کہ میں (مروجہ) قوانین یا الہامی ہدایات کو مٹانے آیا ہوں میں انہیں مٹانے نہیں بلکہ ان کی تعمیل کروانے کے لئے آیا ہوں۔ (بائبل مٹھیو۔ ۵) اس کے برعکس انسانوں کے بنائے ہوئے اپنے قوانین دیرپا ثابت نہیں ہوتے جلد یا بدیر عقل انسانی پر ان خود ساختہ قوانین کے سقم اور خرابیاں آشکارا ہو جاتی ہیں۔ کہاں پیرس میں پانی کی طرح شراب کے استعمال کی اجازت اور کہاں اسی سرزمین کے ڈاکٹر چارلس رچٹ (فزیا لوجی میں نوبل پرائز) کا شرابی کے بارے میں تازہ ترین تجزیہ۔

”جانوروں کی کسی نوع حتیٰ کہ سورگینڈر اور گدھے میں بھی یہ حیاتی اور بے غیرتی نہیں پائی جاتی شرابی بدترین مخلوق اور مکروہ وجود ہے جسے دیکھ کر اس بات پر شرم آتی ہے کہ یہ بھی بنی نوع انسان ہے۔“

اگر ڈاکٹر چارلس رچٹ کی اتباع میں روشن ضمیری اور بلند خیالی کا یہ سفر جاری رہا تو عین ممکن ہے کہ کچھ عرصہ بعد فرانس کے قانون ساز اداروں کو شراب پر قانونی پابندی لگانا پڑ جائے، یہ تو انسانوں کے بنائے ہوئے قوانین کی بے ثباتی کی ایک جھلک ہے اس کے برعکس الہامی قوانین میں نہ تو تغیر و تبدل ممکن ہے اور نہ ہی کسی قسم کا کوئی اضافہ لہذا اہل یورپ غور فرمائیں کہ جس معاملہ میں خود بائبل میں واضح الہامی ہدایت موجود ہو اور صدیوں تک انہوں نے اس تتبع میں اپنے قوانین بنائے اور جاری کئے ہوں اس کو یکا یک غیر منطقی عدالتی فیصلے کی بھیئت چڑھادینا کہاں کا انصاف ہے۔؟

اہل یورپ یہ بات بھی پیش نظر رکھیں ہم ریاستی عدالتی اور جملہ دنیاوی امور میں شریعت اسلامیہ کی قانونی بالادستی کو اس لیے تسلیم کرتے ہیں کہ ہماری الہامی کتاب ہمیں ہر مسئلے کا کامل اور تشفی حل فراہم کرتی ہے اور چودہ صدیاں گزر جانے کے باوجود نہ تو اس کی ہدایت کی اثر آفرینی میں کوئی کمی واقع ہوئی نہ ہی اس میں کوئی غلطی و

معنوی تغیر و تبدل۔

ہماری کتاب یعنی قرآن حکیم کی اس جامعیت اور تحریکات و الحلاط سے پاک اور
نے پر غیر مسلم بھی شاہد ہیں۔ طوالت کے خوف سے صرف ۱۱۲۱۱ جات پر اکتفا کیا
جاتا ہے۔

سرورجینی نیاڈو کہتے ہیں۔

”عدل کا شعور اسلام کے ارفع تصورات میں سے ایک ہے چونکہ میں نے
قرآن مجید کا مطالعہ کیا ہے جس سے میں نے زندگی کے عاقبتی اصولوں کا فہم حاصل کیا
ہے جو بالائے فہم نہیں بلکہ پوری دنیا کے لئے دوسرا دعوہ کی کے حوالے سے عملی شاہد
اخلاق کا درجہ رکھتے ہیں۔“

(Speeches and writings of sarogini Niado P-167)

گنیز قرآن حکیم میں کسی قسم کی تحریف یا آمیزش کے امکان رد کرتے ہوئے رقمطراز ہیں۔
”خوب یاد رکھو قرآن ان (حضرت محمد ﷺ) کی ذاتی تصنیف تھی تو اور لوگ بھی
اس کام میں ان کا مقابلہ کرتے۔ وہ ایسی آیتیں بنا دیتے اگر وہ ایسا نہ کر سکتے اور
صاف ظاہر ہے کہ وہ ایسا نہ کر سکتے تو پھر یہ تسلیم کر لینا چاہیے کہ قرآن ایک منفرد شہادت
نجز ہے۔“ (Mohammadism by H.A.R Gibbs P-33)

ادھر ان کی مثالوں نے انہیں ریاستی و عدالتی امور اور مذہبی امور میں دینی کی
راہ اس لئے بچھا دی کہ ان کی کتاب مقدس میں اس قدر الحلاط و آبی ہیں کہ اس کی
ثقافت مشنک اور اس پر اعتبار معدوم ہو گیا۔ خود ان کے ہاں شائع ہونے والے
میگزین ”LOOK“ کی ۲۶ فروری ۱۹۵۲ء کو اشاعت میں ہارٹ ذیل سنس کا
تصنیف کردہ ایک مضمون ”پاکل کے متعلق صداقت“ کے عنوان سے شائع ہوا جس
میں اس کا اصل مصنف نے یہ اعتراض کیا ہے کہ ایک انگریز اٹھارٹی کے مطابق بائبل
کے مہد نامہ ہونے کے باوجود ایلیوشنوں میں جو یہ دستخط اور تصدیق کے ہاں باطل

چمٹے جاتے ہیں۔ ۲۰۰۰۰ سے زائد اغلاط موجود ہیں۔ جب کہ جدید طالب علموں کے مطابق ان غلطیوں کی تعداد ۵۰۰۰۰ کے لگ بھگ ہے۔

اب تو چلتے چلتے نوبت یہاں تک آگئی ہے کہ جون ۱۹۸۲ء میں ۳۹ میں سے ۳۱ شخص اس بات پر متفق ہو گئے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے تجربات ایسے موتی اور کنواری عورت سے عیدائش کے بالکل اسی طرح رونما نہیں ہوئے تھے جس طرح بائبل میں بیان کئے گئے ہیں۔ **انجیل کی اس اکثریتی رائے کے پیش نظر چرچ آف فاٹھ لینڈ نے اپنی شائع کردہ کتاب بعنوان "A statement of faith"** میں سے کنواری عورت سے عیدائش والا بیروہ راستہ حوالہ ہی خارج کر دیا۔ گویا ان کے ہاں الہامی کتب کے ایسی الفاظ و اقاعات اور ترتیب معتبر ہوتی ہے جس پر انجیل کا اتفاق ہو۔ اس صورت حال میں یہ چاہیے کہ ان کے دل اس کتاب نور کی طرف جھک جائیں جس میں خود صدیاں گزرنے کے باوجود بزرگی کی بیشی واقع نہیں ہوئی۔ **جبراً آخری الہامی کتاب ہے۔ جس کی مخاطب تمام انسانیت اور مومنوں انسان کی فوری اصلاح ہے۔ جس کی اثر آفرینی کا یہ عالم ہے کہ جو مٹی کے مشہور راہب عیسیٰ کہا کرتے تھے کہ میں جب اس کتاب کا ترجمہ جرمنی زبان میں پڑھتا ہوں تو میری روح میرے جسم کے اندر قلع کھتی ہے۔**

بجالات بالا اہم یہ کہتے ہیں کہ اہل یورپ سکولر ازم کے فریب سے نکل کر اپنی الہامی کتاب کے مطابق تو ہیں رسالت اور امانت مذہب کی سزا اپنے اپنے ملکوں میں پھر سے بحال کر دیں تاکہ دنیا بھر میں ایسے بد بختوں سے یکساں سلوک کیا جائے۔ وہ اس حوالے سے پریس کی آزادی اور انسانی حقوق کے نام نہاد تصورات کو ہرگز خاطر میں نہ لائیں گے کہ یہ خود ساختہ تصورات اور قوانین کبھی بھی الہامی قوانین پر قائم نہیں ہو سکتے۔ وہ نہ جلد یاد برائیں اپنی اس کج روی کا فیضان دیکھ سکتے ہیں۔

ہم فخر سادات مجاہد ملت حضرت سید محفوظ مشہدی و
صاحبزادہ سید شبیہ الحسن مشہدی، صاحبزادہ سید مختار اشرف رضوی

حجۃ الاسلام

علامہ سید محمد عرفان شاہ مشہدی

حافظ مولانا محمد نواز بشیر جلالی

اور ناموس رسالت کے تمام اسیروں کی جرات اور بہادری کو

سلام عقیدت

منجانب

قاری محمد اختر نورانی، محمد اصغر جلالی، پروفیسر اشفاق احمد جلالی، قاری لیاقت علی جلالی،

مکتبہ فکر اسلامی

انارکلی بازار کھاریاں ضلع گجرات

نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا

ماہنامہ سیدھا رستہ مارچ 2006ء کا ادارہ

ڈنمارک یورپی یونین کا ایک اہم ملک ہے۔ جس کے ایک یہودی اخبار نے دانستہ طور پر طے شدہ منصوبے کے تحت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گستاخی کرتے ہوئے توہین آمیز خاکے شائع کئے ہیں جس سے عالم اسلام کی ناقابل برداشت دل آزاری ہوئی ہے۔ پوری صورت حال کا جائزہ لینے سے یہ بات بالکل واضح ہے کہ یہ محض ڈنمارک کے اخبار کی جسارت یا بے وقوفی نہیں اور نہ اس کو سہو کہا جاسکتا ہے کیونکہ اگر سہو یا غلطی ہوتی تو ڈنمارک کے دیگر یورپی ممالک ان خاکوں کو شائع کر کے اپنی ذلت اور شقاوت کا اظہار نہ کرتے۔ چونکہ یہ گستاخانہ فعل دانستہ طور پر کیا جا رہا تھا لہذا ڈنمارک کے بعد فرانس، جرمنی، اٹلی اور چین کے اخبارات نے بھی یہ خاکے شائع کر دیئے۔ اس گستاخی اور بدترین خباثت کی سرپرستی امریکی صدر کر رہا ہے، یہی وجہ ہے کہ اس نے ڈینش وزیراعظم کو اپنی تائید و حمایت کی یقین دہانی کراتے ہوئے شہہ دی ہے کہ وہ عالم اسلام سے معافی نہ مانگے۔ مسلمانوں کے جذبات مجروح کرنے اور عقائد پر حملہ آور ہونے والے کی مذموم کوشش کو پورے یورپ کی حمایت حاصل ہے اور یورپی یونین کے ممالک اس کاربد میں ڈنمارک کی حکومت کے ساتھ کندھا ملا کر کھڑے ہیں اور برملا کہا جا رہا ہے کہ ڈینش مصنوعات کا بائیکاٹ یورپی یونین کی مصنوعات کا بائیکاٹ ہے اور ڈنمارک کے ساتھ سفارتی تعلقات کا انقطاع یورپی یونین سے سفارتی تعلقات کا انقطاع تصور ہوگا۔ یہ کتنی ہٹ دھرمی ہے کہ عالم اسلام کے احتجاج کو ڈینش حکومت خاطر میں نہیں لارہی بلکہ ڈینش وزیراعظم نے مسلمان سفیروں سے اس سلسلہ میں یہ کہہ کر ملاقات کرنے سے انکار کر دیا کہ یہ آزادی صحافت کا معاملہ ہے اس میں ڈینش حکومت کچھ نہیں کر سکتی حالانکہ یہ بات سرا سر غلط ہے کیونکہ ڈنمارک کا آئین ایسے تمام کاموں سے منع کرتا ہے جس سے لوگوں

کے جذبات متاثر ہوتے ہوں اور غلط مواد شائع کرنے پر عدالت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ڈینش ضابطہ فوجداری بھی رنگ و نسل یا مذہبی جذبات کے خلاف اقدامات سے باز رکھتا ہے۔ چونکہ مغربی میڈیا اور معیشت پر یہودیوں کا قبضہ ہے لہذا انتہا پسند یہودی لابی نے یورپ اور مسلمان ملکوں کے درمیان نفرت پیدا کرنے کے لئے یہ سازش تیار کی ہے تاکہ ایک تو اس بات کا اندازہ لگایا جاسکے کہ مغربی طرز کی روشن خیالی اور اعتدال پسندی کا عالم اسلام میں کیا اثر ہوا ہے اور ان میں جذبی ایمانی کس درجہ پر ہے۔؟ دوسرے یہ کہ اگر مسلمان اس ناپاک جسارت کے خلاف مشتعل ہوتے ہیں تو پھر 9/11 کی طرح ان کو بنیاد پرست اور دہشت گرد قرار دے کر ان کے خلاف کوئی نیا محاذ کھولنے کا جواز پیدا کیا جاسکے، ورنہ اگر آزادی صحافت کا معاملہ ہوتا تو اپریل 2003ء میں اسی اخبار کے کارٹونسٹ (کرسٹوفر زیلر) نے (نعوذ باللہ) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے چند خاکے بنائے تو سنڈے میگزین کے ایڈیٹر نے یہ خاکے شائع کرنے سے صاف انکار کر دیا کہ ان خاکوں سے قارئین کے ایک حلقے کی دل آزاری ہوگی اور وہ اس سے مشتعل ہو سکتے ہیں۔ گویا کہ اخبار کی انتظامیہ کو بخوبی ادراک ہے کہ کس عمل سے لوگ مشتعل ہو سکتے ہیں۔ اگر یورپی اخبارات اتنے ہی آزاد ہیں تو انہوں نے آج تک یہودیوں کے خلاف کوئی مضمون یا خاکہ کیوں شائع نہیں کیا؟ ان کا مطلب ہے کہ یورپی اخبارات کی آزادی عالم اسلام سے شروع ہو کر عالم اسلام پر ہی ختم ہو جاتی ہے۔

مذہب کے معاملے میں دنیا کی ہر قوم بہت زیادہ جذباتی اور احساس ہوتی ہے۔ کیونکہ یہی چیز قوم کو دنیا و مافیہا سے بے نیاز کرتی ہے۔ مذہبی اسلام کو یہ شرف حاصل ہے کہ اس کی بنیاد ہی اللہ تبارک و تعالیٰ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث مبارکہ ہے کہ ”تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اس کے نزدیک اس کے والدین اس کی اولاد اور جمیع انسانیت سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔“ یہ حدیث مبارکہ ہر بندہ مومن کے لئے اس کی زندگی کی حدود و قیود کا تعین کرنے کے ساتھ اسے زندگی

گزارنے کا لائحہ عمل بھی فراہم کرتی ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاکے تو کجا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں ادنیٰ سی گستاخی بھی اسلام میں ناقابل برداشت ہے۔ اس لئے ذہن نش اخبار کی اس گستاخانہ جسارت پر پورے عالم اسلام سراپا احتجاج ہے۔ اور اسے لعنت ملامت کر رہا ہے اور ایسی ناپاک جسارت کرنے والوں کو ایمان والے واجب القتل قرار دے رہے ہیں۔

شروع سے لیکر آج تک حق و باطل کے خلاف نبرد آزار رہا ہے۔ باطل نے کبھی بھی اسلام کو قبول نہیں کیا بلکہ ہر ممکن حربہ سے اسلام کی راہ روکنے کے لئے کوشاں رہا ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اعلان نبوت کے تھوڑے عرصہ بعد کفار نے اہل ایمان کا معاشی اور معاشرتی مقاطعہ کر دیا تھا جس کے سبب اہل ایمان کو شعب ابی طالب میں تقریباً تین سال تک مقید رہنا پڑا۔ لیکن اللہ رب العزت نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو استقامت عطا فرمائی اور آخر کفار کو عزیمت اٹھانا پڑی۔ حالانکہ اس وقت محض چند گنتی کے اہل ایمان تھے۔ آج تو ماشاء اللہ تقریباً ڈیڑھ ارب مسلمان دنیا میں موجود ہیں اور ان میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔ لیکن افسوس ناک بات یہ ہے کہ اس وقت مسلمان حکمران اللہ تبارک و تعالیٰ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واضح احکامات کے برعکس یہود و نصاریٰ کے اشاروں پر چل رہے ہیں اور اپنی بصیرت سے قطعاً کام نہیں لیتے، جب کہ فرمان باری تعالیٰ ہے کہ یہود و نصاریٰ تمہارے دوست نہیں ہو سکتے تو پھر تم کیوں بھاگ بھاگ کر اللہ تبارک و تعالیٰ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمنوں کا کارہ لیسی کر رہے ہیں؟ کیا یہ اللہ تبارک و تعالیٰ سے دشمنی نہیں؟ ہمیں شرم آنی چاہیے کہ ہم خود یہود و نصاریٰ کو شان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں گستاخی کی راہ دکھا رہے ہیں۔ جب اپنے آپ کو مسلمان کہلانے والے خود ہی یہ کہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہماری طرح کے انسان تھے ان کو دیوار کے پیچھے کی خبر نہیں نماز میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خیال آنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے تو پھر دشمنان دین کیا کچھ نہیں کہیں گے۔ انہی مسلمانوں کی لکھی ہوئی کتابوں کا مطالعہ کر کے یہود و نصاریٰ کو شان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم میں نازیبا خا کے چھاپنے کی گستاخا و سارت ہوئی ہے۔ اگر ایک آدمی از خود اپنے باپ کی عزت نہیں کرے گا تو دوسروں سے کیا توقع رکھ سکتا ہے؟

واضح ہو کہ جس طرح ابو جہل اور اس کے حواری نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نہ تو مقام گھٹا سکے اور نہ راستہ روک سکتے تھے، اسی طرح آج بھی ہمارا پلہ یقین ہے کہ کفر اپنی لاکھ کوشش کر لے حضور نبی کریم کی شان کم نہیں ہوگی اور نہ ہی اسلام کا راستہ رکے گا کہ فرمان باری تعالیٰ "ورفعنا لک ذکرک" اسے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بلند کر دیا ہے۔ جب اللہ تبارک و تعالیٰ حضور نبی کریم کے ذکر کو بلند کر رہا ہے تو لاکھوں ابو جہل اور منافقین مل کر بھی ذکر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کم نہ کر سکیں گے اور بالآخر اسلام غالب آکر رہے گا۔ یہ بات ذہن میں رہے کہ جن قوموں نے اہلبیاد کرام علیہم السلام کی بے حرمتی یا گستاخی کرنے کی کوشش کی۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ان قوموں کو تباہ و برباد کر کے آج تک نشانِ عبرت عا د کھا ہے۔ آج کے گستاخ بھی تیار رہیں کہ بالآخر وہ تباہ و برباد ہو کر رہیں گے۔

آج اسلامیانِ عالم کے ایمان کا امتحان ہے۔ اب وقت آ گیا ہے کہ مسلمان حکمران اپنی ذاتی اور سیاسی مصلحتوں سے بالاتر ہو کر عوامی جذبات و احساسات کو سمجھیں، اپنی قوتِ ایمان کا اظہار کرتے ہوئے ثابت کریں کہ ان میں بھی جذبہ عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوسرے مسلمانوں کی طرح موجود ہے، وہ عامۃ المسلمین کے ساتھ ہیں۔ تاکہ دشمنانِ دین کو احساس ہو کہ مسلم حکمران اور عوام یکجا ہیں اور وہ کسی بھی صورت میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں ادنیٰ سی گستاخی بھی برداشت نہیں کریں گے۔ کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات ایزد ارب مسلمانوں کے آقا و مولیٰ ہیں۔ وہ ان کی ناموس کے لئے اپنی جان و مال اور اولاد کی پرہیزگار کے بغیر دشمنانِ دین کا مقابلہ کریں گے۔ اللہ اعلم

مٹ گئے، مٹے ہیں مٹ جائیں گے اعداء تھے

تو مٹا ہے، نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا

ہم پہلے سات سالوں سے مسلسل شائع ہونے والے نو مصورت طبعی تجزیہ سے لائیں۔

- چیف ایڈیٹر بیر سید اجمل شاہ گیلانی
- اور بیر سید فیض محمد الدین شاہ گیلانی
- منجنگ ایڈیٹر افضل رشید نقشبندی

اور دیگر ہر دوکان اعلیٰ محنت کی سرپرستی میں اپنا حصہ اور نظریاتی سفر، ان تھک محنت اور خلوص دل سے جاری رکھتے ہوئے۔
تھکنا مونس رسالت نمبر شائع کرنے پر مبارکباد پیش کرتے ہیں

تحفظ ناموس

رسالت نمبر

کی خصوصی اشاعت پر

منجنگ

مفتی نذیر احمد قادری صاحب مقصود احمد نقشبندی، علامہ محمد علی
چوہدری عباس چوہدری، اسد اللہ حیدر نورانی جمعیت علمائے پاکستان
مرکزی جماعت اہل سنت تحریک فدایان فتنہ نبوت بھائی مجسّمہ

آئینہ ایام

ماہنامہ انوار لاٹانی لاہور، مارچ 2006 کا ادارہ

بمصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست

اگر بار نرسیدی تمام ہو لکھی ست

خالق کائنات جل شانہ وکلا نے جب آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا اور ان کو خاص علوم و معرفت سے سرفراز فرمایا تو فرشتوں کو نہیں سجدہ کرتے کا حکم دیا۔ سب فرشتوں نے فرمانبرداری کرتے ہوئے سر تسلیم خم کر دیا۔ لیکن ایک وہ جو اپنے نفس کے اعتبار سے ہی نوری نہیں بلکہ ماری تھا، اس نے انکار کر دیا۔ وہ منکر اور کافر ٹھہرا۔ اس جرم پر بارگاہ عالیہ سے دھتکار کر کال دیا گیا۔ اب اس نے زندگی کی مہلت مانگی تو قیامت کے نفی اولیٰ تک مہلت مل گئی۔ اس نے فوراً کہا کہ اب میں بندگان خدا کو گمراہ کروں گا، راہ راست سے ہٹاؤں گا، بارگاہ الہی سے حکم ملا کہ تو امارے خاص اور برگزیدہ بندوں کو گمراہ نہ کر سکے گا اور جو تیرے فریب اور دھوکے سے تیرے فرمانبردار اور پیروکار ہو کر راہ راست سے بھٹک جائیں گے ان کو تیرے ساتھ ال کر جہنم کو بھروسہ دیں گے۔

گویا آدم علیہ السلام کی پیدائش پر ہی آدمیت و انسانیت کا جہنم بھی میدان میں آ گیا۔ اسے مہلت بھی مل گئی، پھر اس نے اپنا کام شروع کر دیا۔ سب سے پہلے آدم علیہ السلام کا خیر خواہ بن کر ان کو جنت سے لکھوایا۔ پھر اولاد آدم کو جنت کے راستے سے روکنے اور دوزخ میں لانے کی تدابیر سمجھانے لگا۔

اور خالق کائنات رب العالمین نے انسانوں کی بھلائی اور دونوں جہاں میں کامیابی کی راہیں بتانے اور سمجھانے کے لئے، قفا و قفا اپنے نبی اور رسول بھیجے جو پیغام حق اپنے دے اور راہ حق دکھاتے رہے ان کے ماننے والے ان کی تعلیمات کو پھیلاتے اور ان پر عمل کرتے رہے اور کرتے رہیں گے۔ شیطان و جہنم ان انبیاء کرام کی تعلیمات کے خلاف اور ان کی عظمت و شوکت کے خلاف لوگوں کو اکسانا شروع کیا۔

مختلف میلے بہانے اور غریب باتیں بنا کر ان کو حق سے دھوکے کی کوشش کرتا رہا اور اس کے دشمن غریب میں آنے والے ہر دور میں بہت رہے۔ اس طرح ہر زمانے میں وقتیں کا فرما رہے ہیں۔ ایک رب کریم جل شانہ اور اس کے بھیجے ہوئے انبیاء و رسولوں کو ماننے والے جو مسلمان اور مومن کہلاتے رہے۔ دوسرے ان کے خلاف شیطان لعین کی باتوں میں آکر رب تعالیٰ جل شانہ کے احکامات اور انبیاء کرام کی عظمت و شان کا انکار کرنے والے یعنی کفار۔

حق کو تسلیم کرنے والے سلامتی کے علمبردار، سلامتی چاہنے والے اور سلامتی دینے والے مسلمان اور حق کو مان لینے والے امن اور سکون کے علمبردار، امن چاہنے والے اور امن دینے والے مومن، گو یہ مسلمان مومن ہیں یا امن و سلامتی کے علمبردار ہیں اور یہ انش آسم سے پھر ان کا بھی نشان اختیار رہا ہے۔ دوسری طرف مشرک و کافر یعنی حق کو نہ ماننے والے انکار کرنے والے، بہت دھڑی اٹھانے والے، حق اور امن و سلامتی کے مخالفین، نفس و شیاطین کے پیروکار جو جی میں آئے اسے ہی حق قرار دینے والے، اگر قوت و طاقت و ہمت نہ ہو تو گنہگار لیں ورنہ طاقت و قوت کے ہوتے ہوئے یہ یقین رکھنے والے کہ ہم جیسا دنیا میں ہمارے اور نہ ہوگا۔ جو ہم کریں گے وہی حق ہوگا اور جو کہیں گے وہی زمانے کو کرنا ہوگا۔

پہلے گروہ و مسلمان مومنین میں ابو البشر حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ تک سب انبیاء کرام جن میں حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ علیہم السلام اور ان سب کے ماننے و چاہنے والے امن و سلامتی کے خواہاں شامل رہے۔

جب کہ دوسرے گروہ میں ان سب کے مخالفین، ہٹ دھرم، فتنہ پرور لوگ شامل رہے جن میں صاحبان قوت و طاقت، اختیار و اقتدار بھی رہے۔ فرعون، امرد، شہداء، قاتلان و غیرہ انہی کے نام ہیں جو طاقت و اقتدار کے لئے حق اللہ اور حقوق العباد کو پامال کرتے رہے۔ اپنے آپ کو دنیا کے سلیطہ و سیاہ کابالک و مختار جانتے رہے۔ اور جب تک قدرت کی طرف سے دلیل قیاسی و عقل و حکم و حکم کرتے رہے اور یہ یقین

رکھتے رہے کہ ہم ہی کائنات میں ہر چیز کے مالک و مختار ہیں۔ دنیا میں کوئی چیز ہماری مرضی کے بغیر حرکت نہ کرے۔ لیکن جب خالق کائنات رب العالمین جل شانہ نے ان کی رسی کھینچی اور ان کی مہلت ختم کی اور ان میں سے کسی کو لشکر سمیت دریا میں ڈبویا تو اس نے کہا کہ اب میں رب کو ماننا ہوں۔ کسی کو زمین میں مال و دولت سمیت غرق کر دیا، کسی ایسی قوم پر پتھروں کی بارش کی کسی کو سخت ہوا یا کڑک کے ذریعے تباہ و برباد کر دیا اور کسی کو بندر و سو ر بنا دیا تو پھر ان کو ہوش آیا۔ یہ سب افراد اور قوتیں اللہ تعالیٰ اور اس کے نبیوں کی عظمت و شان کو نہ ماننے والے۔ ان کی توہین کرنے والے۔ ان کے پیغام اور امن و سلامتی کی مخالفت کرنے والے تھے۔

یہ سلسلہ چل رہا ہے مسلمان و مومنین اللہ تعالیٰ اور نبیوں کی تعلیمات کے مطابق امن و سکون کی زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ اپنے خالق و مالک رب کریم اور محسن و مربی انبیاء عظام کی عزت و آبرو اور عظمت و شان بھی دلوں میں رکھتے ہیں۔ یہ خود کسی کو کچھ نہیں کہتے۔ حق و صداقت کی آواز بلند کرتے ہیں۔ لیکن جو ان سے الجھے اور ان کے خالق و مالک اور محسن و مربی کی شان میں بے ادبی و گستاخی کرے۔ اس کو یہ بے حسی اور بے غیرتی کے ساتھ خاموش تماشا بن کر نہیں دیکھتے۔ ان کی غیرت ایمانی اور اپنے مالک و آقا کے ساتھ وفاداری اس بات پر مجبور کرتی ہے کہ وہ اپنے مالک و آقا کے دشمنوں اور مخالفوں سے بدلہ لیں۔ اگر وہ ان کی وفاداری و غیرت مندی کے سامنے سر تسلیم خم کر دے۔ اپنی زندگی کی بے راہروی سے باز آ جائے اس کی آنکھیں کھل جائیں اور دین حق، دین اسلام کی سر بلندی اسے نظر آنے لگے اور وہ کلمہ اسلام کا اقرار کر لے اور مسلمان بن جائے تو ٹھیک ہے ورنہ اس کی سزا یہی ہے کہ اس کی دنیا کی عیش و عشرت کی زندگی اب ختم ہو جائے اور آخرت میں تو ویسے بھی اس نے اپنے کرتوتوں کے سبب ہمیشہ جہنم اور عذاب میں رہنا ہے۔

اور اگر وہ حق و سچ کے آگے جھک جاتا ہے اور اسلام قبول کر لیتا ہے تو پھر وہ پہلے مسلمان کا اسلامی بھائی بن جاتا ہے۔ پھر اس کا دکھ ان کا دکھ ہے۔ اس کی خوشی ان کی خوشی ہے۔

کفار بت پرستوں اور مخالفین حق و حقانیت کو اس بات کا بڑی دیر سے علم ہے کہ اہل ایمان و اسلام اپنے رب کریم جل شانہ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وفادار اور محبت ہوتے ہیں۔ اس لئے شیطانی تعلیمات کے زیر اثر ان کو معلوم ہے کہ جب تک ان اہل ایمان کے دلوں میں اپنی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت ہوگی یہ کس سے دبے والے نہیں لہذا ان کی کوشش ہے کہ

یہ فائدہ کش جو موت سے ڈرتا نہیں ذرا
روح محمد اس کے بدن سے نکال دو
فکر عرب کو دے کر فرنگی تخیلات
اسلام کو حجاز و یمن سے نکال دو

اس طرح کفار مختلف حیلوں بہانوں سے مسلمانوں کے دلوں سے اپنے نبی مہربان اور محسن انسانیت کی محبت نکالنے کے لئے سر توڑ کوششیں کرتے رہتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی عطاے خاص اور رحمتہ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کرم و احسان کے صدقے مسلمان کے دل میں اپنے آقا و مولیٰ کی محبت دن بدن بڑھتی ہے اور اسے یقین رہتا ہے کہ

ہر کہ عشق مصطفیٰ سامان دوست

بحر و بر در گوشتہ دامان دوست

اور اگر مسلمان کے دل سے اپنے مہربان آقا و مولیٰ کی سچی محبت نکل جائے تو وہ ایک فضول اور بے مقصد جسم باقی رہ جاتا ہے یعنی۔

بجھی عشق کی آگ اندھیر ہے

مسلمان نہیں راکھ کا ڈھیر ہے

حق و باطل دونوں طرف سے اپنے اپنے میدان میں کوششیں جاری رہتیں ہیں۔ اب پھر دشمنان حق و صداقت، باغیان خدا اور رسول اپنے پرانے آقاؤں کی طرح دہشت و بربریت کا بازار گرم رکھے ہوئے ہیں۔ کبھی افغانستان میں مسلمان مردوں، عورتوں اور بچوں کے قتل عام سے ہاتھ رنجے، کبھی عراق میں ظلم و ستم کا بازار گرم کیا

کبھی چمچینیا اور کبھی کشمیر میں اہل ایمان و اسلام پر بے تحاشا ظلم و ستم ہوئے اور ہور ہے ہیں۔ ان سب کا ایک ہی ”جرم“ ہے کہ اہل ایمان و اسلام یعنی امن و سلامتی پسند ہیں۔ وہ اپنا بنیادی حق مذہب اور تعلیم دین رکھتے ہیں۔ ان کے دلوں سے عشق خدا جل و علا و مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نکالنے کے لئے یا ان کو تنگ و پریشان کرنے کے لئے مختلف حیلے بہانے بنائے جا رہے ہیں۔ ان کے ہتھکنڈوں میں ایک بہت گھناؤنا اور بدترین فعل آقائے دو جہاں رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بے ادبی اور گستاخی پر مشتمل خاکے (تصادیر و کارٹون) بنانا اور ان کا شائع کرنا ہے، اس جرم میں یورپ کے کفار اور ان کے حامی کار شامل ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ ہمارے کسی فرد پر کوئی ہاتھ نہ اٹھائے۔ کہ ہم سب اکٹھے ہیں۔ ہم میں سے کسی ایک کے ساتھ بائیکاٹ یا اس پر حملہ ہم سب یورپی کفار ملکوں سے بائیکاٹ اور ان پر حملہ تصور کیا جائے گا۔ یہ بات تو کہنے کی ضرورت ہی نہیں۔ دنیا کو پہلے ہی علم ہے کہ صرف مسلمان اور امن پسند ہونے کی سزا دینے کے لئے بڑے بڑے کفار ملکوں نے مل کر افغانستان کو تباہ کیا، پھر عراق میں بربادی کی اور اب ایران اور پاکستان کا نام بھی لے رہے ہیں۔

یہ کفار کا وطیرہ ہے اور ہمارے آقا علیہ السلام کے فرمان کے مطابق (الکفر ملۃ واحدة) کفر سب ایک قوم ہیں۔ مسلمانوں کے مقابلے میں وہ آپس کے اختلافات بھلا دیتے ہیں۔ لیکن نہایت افسوس اور دکھ اس بات پر ہے کہ بعض مسلمان ملکوں کے مسلمان کہلانے والے حکمران بھی ان کفار کا بھرپور ساتھ دے رہے ہیں۔ گاہے گاہے ان کے حق میں بیان دیتے دیتے ہیں اور ان کی عملی امداد و تعاون کر کے میر جعفر اور میر صادق کا کردار ادا کر رہے ہیں اور ان کی طرح ملک و ملت سے بے وفائی کر کے اسے تباہ کرانے میں برابر کے شریک ہو کر رسوائی کا باعث بنتے ہیں۔ یعنی

جعفر از بنگال و صادق از دکن

ننگ آدم ننگ دیں، ننگ وطن

اور مسلمانوں کی ملک در ملک تباہی و بربادی کے اسباب اور نتائج پر جب غور

کرتے ہیں تو پتا چلتا ہے کہ یہ سب اپنوں کی ہی وجہ سے ہے یعنی

دیکھا جو تیر کھا کے گمین گاہ کی طرف

اپنے ہی دوستوں سے ملاقات ہو گئی

یہ اپنوں پر تیر برساتے ہیں، اگر اپنے آقا کی یاد میں اور دشمن کے خلاف نہ لگائیں یا احتجاج کریں تو یہ ”اپنے“ ہی گولیاں برساتے ہیں۔ امن و سلامتی کے علمبردار اگر لاکھوں کی تعداد میں پر امن احتجاج کریں تو یہ ان میں چند فتنہ پرور اور فساد کی منافقین کے ذریعے گڑ بڑ کر دیتے ہیں۔ اور ان کے ذریعے مسلمان عوام کی ہی جائیداد کو نقصان پہنچا کر پر امن لوگوں کے ذمہ لگا دیتے ہیں۔ اور ان کا رویوں کو بہانہ بنا کر پر امن احتجاج پر پابندی لگائی جاتی ہے۔ دفعہ ۱۴۳ لگائی جاتی ہے اور ساتھ ساتھ یہ بھی تکرار سے کہا جاتا ہے کہ ہم ”ہمشگر دی کے خلاف جہاد“ میں دنیا کے ساتھ ہیں۔ جب کہ اگر حقائق سے نظر چرانے کے بجائے حق و صداقت کی نظر سے دیکھا جائے تو اس دور میں ”امریکہ بہادر“ سب سے بڑا دشمنگر، سب سے بڑا بد معاش، سب سے بڑا فساد کی ہے اور یہ اس کا اعلان کہ ہم دنیا میں جہاں چاہیں جمہوریت قائم کرنے کے لئے طاقت کا استعمال کر سکتے ہیں۔ اور یہ کہ ہم سیاروں کے نام بھی بدل دیں گے اور ان میں چاند و سورج کے نام بھی تبدیل کر دیں گے۔ ان بیانات سے پتہ چلتا ہے کہ یہ کس قدر خود سر اور قانون قدرت کے باغی ہو چکے ہیں انکی ہاں میں ہاں ملانا اور ان کے ساتھ تعاون کرنا بھی جرم عظیم ہے۔ ان کو یاد آنا چاہیے کہ تم سے پہلے بھی ایسے فرعون و نمرود، قارون وغیرہ گزر چکے ہیں۔ اے دور حاضر کے حکمرانوں! ان کا حشر یاد کرو اور سوچ لو کہ

تم سے پہلے بھی کوئی شخص یہاں تخت نشین تھا

اس کو بھی خدا ہونے کا اتنا ہی یقین تھا

اپنے پیشرو کا برکات کا حشر یاد کریں اور عبرت حاصل کریں ورنہ تم آنے والوں کے لئے عبرت کا سامان بن جاؤ گے۔ ان شاء اللہ

نگاہ بند سخن افکار جاں پر روز
ہمکی ہے رشت سحر میر کارواں کیلئے

ہم حضرت صاحبزادہ سید شجاعت علی حسین شاہ

مرکزی سرپرست اعلیٰ نقش لاٹانی ٹرسٹ

صاحبزادہ سید سعادت علی حسین شاہ

سرپرست نقش لاٹانی ٹرسٹ

صاحبزادہ پیر سید مولانا کرامت علی حسین شاہ

صاحبزادہ نشین دربار عالیہ شاہ لاٹانی نقش لاٹانی، فخر نقش لاٹانی علی پور سیداں

چیئر مین نقش لاٹانی ٹرسٹ

صاحبزادہ سید امانت علی حسین شاہ

وائس چیئر مین نقش لاٹانی ٹرسٹ

تحریک تحفظ ناموس رسالت میں صاحبزادگان کو گراں
قدر خدمات انجام دینے پر سلام پیش کرتے ہیں۔

منجانب

مرکبہ الملق چیف ایگزیکٹو، روضہ انوار اور روضہ لاہور

ماہنامہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ کا ادارہ

انمارک وغیرہ یورپی ممالک کے اخبارات میں تو جن رسالت پر مبنی خاتونوں کی اشاعت عالم اسلام کو غیر مسلم طاقتوں کا نمونی پہنچ رہی ہے۔ یہ فراموشی طاعتیں گناہ ہے۔ مسلمانوں کو نمیش کرنا ہی رہتی ہیں کہ ان میں غیرت کی کتنی رشت باقی ہے۔ اسلام اور مسلمانوں کے انسانی اقدار کا پہلا حربہ شعلہ اسلام کو ختم کرنے کے لئے فاشی ہے حیاتی اور بدی پھیلائے کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کے دلوں سے شریعت مطہرہ اور محبت اسلام ختم کر کے کھلی القادات ہیں اور جب وہ اس سازش میں اپنے آپ کو کامیاب سمجھتے تھے ہیں تو کچھ مسلمانوں کی غیرت ملی کو نمیش کرتے کے لئے کوئی نہ کوئی شوشہ چھوڑ دیتے ہیں۔ مگر اسلام اور اقبال مرحوم کے بقول ان کے بڑوں نے ایک مرتبہ بیٹھ کر تجویز کیا کہ یہ مسلمان عرب سے نکل کر ساری دنیا پر چھالے جا رہے ہیں اس کی وجہ کیا ہے؟ اس کا حل کیا ہے؟ انہوں نے علامہ کے الفاظ میں کہا۔

یہ وقت دشمنی و موت سے لڑنا نہیں بلکہ

روح محمدی کے بدن سے نکال دے

مگر عرب کو اس کے فرنگی تحلیات

اسلام کو چاروں طرف سے بکھر دے

اگر انی و سہادی دینی نے کھلی و پھیل، دانش و غیرہ نیز بے غیرت، بے حیاء صحافت و قلموں اور دیگر ذرائع سے ہمارے اسلامی معاشرہ کو بے حد متاثر کیا ہے۔ لیکن وہ مسلمان کے بدن سے روح محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نکالنے میں کامیاب نہیں ہو سکی۔ نئی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت ہر مسلمان کی دینی ایرانی متاع عزیز ہے اور اس میں اتحاد الہانہ اغاز پایا جاتا ہے کہ اوپر سے اوتا مسلمان بھی اس پر کٹ مرے کو تیار ہو جاتا ہے۔ مسلمان مشرق کا رہنے والا ہے مغرب کا۔ جنوب کا رہنے والا ہے شمال کا۔ اسلامی ملک کا شہری ہو یا کسی غیر مسلم ریاست کا باشندہ اس کی

اپنے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے والہانہ محبت کا تقاضا یہی ہے کہ وہ اپنے رسول کی عزت و حرمت پر اپنا تن من و دھن قربان کر دے۔ تاہم ترین خجروں کے مطابق تمام عالم اسلام ان خاکوں کی اشاعت پر سراپا احتجاج بن گیا ہے اور عوامی و سرکاری سطح پر مظاہرے جاری ہیں۔ اگرچہ بعض حکمران عام نہاد روشن خیالی کے حوالے سے آزادی رائے اور آزادی صحافت کی باتوں کے چکر میں چکرارہے ہیں۔ لیکن حقیقت یہی ہے کہ ان خاکوں کی اشاعت سے مسلمانوں کی ملت و آزادی قصداً کی گئی ہے اور ان کے جذبات کو نفرت میں مبتلا کرنا قابلِ مذمت اور مذکورہ کتاب کیا گیا ہے اور کروڑوں مسلمانوں کی من حیث القوم تذلیل و تحقیر کا اسباب کیا گیا ہے جو قابلِ معافی ہرگز نہیں۔ انتہائی ناموس اور کھوکھلا مقام ہے کہ ہمارے مسلمانوں کی طرف سے زبانی جمع خرچ کے علاوہ کوئی لائق تحسین عملی مظاہرہ نہیں ہوا۔ ان متعلقہ یورپین ممالک سے سفارتی تعلقات منقطع کئے گئے ہیں نہ ان ممالک کے سفیروں کو ملک بدر کیا گیا ہے۔ نہ ہی کوئی ایسا موثر اقدام کیا گیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ پاکستانی ذمہ داروں کو اپنی دینی امدادوں کا احساس ہے اور وہ اپنی مصلحتوں کا دفاع نہیں۔

پاکستانی حکمران بلکہ سمیت تمام اسلامی ممالک کی صف میں کوئی محمد بن قاسم، کوئی طارق بن زیاد، کوئی کمونڈو، کوئی کوئی صلاح الدین ایوبی جیسا داراہیر نظر نہیں آتا جو عالم اسلام کو یکجا کرے اور آج کی طاقتوں و طاقتوں کو چیلنج کرے۔ کائنات اسلام کی اسلامیوں کو ملانے کی ناپاک سازشیں عروج پا رہی ہیں۔ بدعاش امریکہ اور اس کے حواری یہودی نصاریٰ بتدریج اسلامی سلطنتوں کو اپنی کالونیاں بنانے میں مصروف ہیں اور ہمیں اپنے اور ہمارے عالم اسلام کے دفاع کا کوئی احساس و پاس نہیں ہے نہ ہمیں اپنے حلیف ملکوں کی سلامتی کا احساس ہے اور نہ ہی اپنے حریف ملکوں کے مظالم کے انسداد کا کوئی جذبہ۔

دگوں میں وہ لہو باقی نہیں ہے وہ دل وہ آرزو باقی نہیں ہے
لہو وہ لہو، قربانی، شجاعت ہے سب باقی ہے تو باقی نہیں ہے
جامع غیر مسلموں کے سلامتی کی تقاضوں کو میٹ کر کے یہ کیا ہے مسلمان اتحاد

ہیں پابند ہیں، نہت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہر شے ہیں اور وقت آنے پر ان شاء اللہ سارے گنہگار کو نیست و نابود کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ خدا تعالیٰ غیرت ایمانی و قوت و عافی سے ہر شے فرمائے۔ آمین

ذمہ دارک ہمارے دھیرے کے گستاخوں کے خلاف جہاں دنیا بھر کے مسلمانوں نے ناموس و رسالت کے تحفظ کے لئے عظیم الشان مظاہرے کئے ہیں وہاں لاہور اور پشاور، فیروزہ میں توڑ پھوڑ اور جلاؤں کے بغیر اور کافر و فاجر کے خلاف شدید مظاہرے بھی ہوئے۔ اسلام میں حالانکہ کسی دہلی دزدی، خسران و محرومی کی اطلاع، یا نیکو کار کے آگے لگانے کا کوئی جواز نہیں اور حکومت کی انتہائی سختی و سختی سے اس سے روکا ہے۔ حکومت کو چاہیے کہ صحیح طریق تحقیق، انصاف کرے اور جو بے گناہ لوگ ہیں انہیں فوراً طور پر رہا کرے تاکہ وہ توں طرف خیر رکھیں اور امن و امان کا تحفظ فراہم کر سکیں۔

دینی علوم کی آبیاری میں پیش پیش

جامعہ رضویہ جلالیہ

محکمہ صادق آباد، جی ٹی روڈ لالہ موسیٰ

تمام مخیر حضرات سے تعاون کی اپیل کی جاتی ہے۔

قاری محمد اسلم جلالی رضوی

مہتمم

HONDA

0300-6479276

یاسر ہنڈا سروس

ہنڈا سپیشلسٹ



WWW.YASERHONDA.COM

بااختیار سروس ڈیلر

وائرنگ کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے

چمک تھوکار اور تحصیل پرورد ضلع سیالکوٹ

گستاخی رسول کرنے والے ولد الزنا ہیں

ماہنامہ فیض عالم بہاولپور مارچ 2006 کا ادارہ

سیرانی مسجد بہاولپور میں جمعۃ المبارک کے اجتماع سے تحفظ مقام مسطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالہ سے صاحبزادہ محمد فیاض احمد اویسی نے خطاب کیا ان کے خطاب کا متن قارئین کے ذوق مطالعہ کے لئے حاضر ہے۔ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا وہ مقدس، مطہر، منور، برکت، عظیم المرتبت جلیل القدر کردہ ہے جو انسانیت کی صلاح و فلاح کے لئے اللہ رب العزت نے مبعوث فرمایا۔ انبیاء کرام علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھٹکی ہوئی انسانیت کو معبود برحق اللہ وحدہ لا شریک لہ آسمانی و آگاہی کے سنہری اصول ارشاد فرما کر اس کی عبادت کی لذتیں، عطا فرمائیں انسان کو انسانیت کے آداب سکھائے۔ انبیاء کرام علی نبینا علیہم والسلام انسانیت کے عظیم محسن ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ سچے مذہب اسلام میں کسی بھی مقدس نبی کی توہین بدترین گنہگار ہے۔ کسی نبی کی گستاخی ناقابل معافی جرم ہے، جملہ علماء کرام، مفتی، امت، محدثین کا متفقہ فیصلہ و فتویٰ ہے کہ گستاخ نبوت و اہل بیت اہل بیت ہے۔ حضرت محمد مصطفیٰ احمد حق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محبوب رب العالمین سید الانبیاء و المرسلین ہیں آپ کے تشریف و توسل سے کائنات کا وجود قائم ہے آپ ہی تخلیق کائنات ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کے اظہار کا سبب بھی آپ ہی کو قرار دیا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ ”اے محبوب آپ نہ ہوتے تو میں اپنی ربوبیت کا اظہار نہ کرتا“ (حدیث قدسی) آپ کی ذات ”بعد الذل و العجز“ تو کی قصہ مختصر ہے آپ کی شان اقدس میں ذرہ برابر گستاخی انسانیت کی تہلیل کے مترادف ہے اس وقت اسلام دشمن طاغوتی طاقتیں انجیلی گھٹیا بن کا اظہار کرتے ہوئے آئے دن منظرِ عام سے اسلام کے خلاف غلط پروپاگنڈہ کر کے اس کی مذہبی و سماجی توجہ کرنے کے درپے ہیں۔ گنہگاروں و ظالموں کو اللہ یورجی ممالک کے اختیارات میں

سید الانبیاء امام المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخانہ خاکے شائع کر کے کروڑوں اہل ایمان کے مذہبی جذبات کو مجروح کیا گیا گستاخی کرنے والے بد بخت کمینے انسانیت کے بدترین دشمن ہیں انہوں نے اس بے حیائی بے شرمی کا اظہار کر کے قہر خداوندی کو دعوت دی ہے عنقریب وہ اپنی عبرت ناک عاقبت دیکھیں گے۔ تاریخ انسانیت کا مطالعہ کرنے والے بخوبی جانتے ہیں کہ گستاخی رسول کا مرتکب دنیا میں ذلیل و خوار رسوا ہوا۔ اس کی موت عبرت کا نشان بنی۔ یہ ایک اہل حقیقت ہے کہ توہین رسالت کرنے والے شیطان کا چہرہ مسخ ہو جاتا ہے، قرآن مقدس کے علاوہ دیگر اسلامی کتب صحائف میں یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ توہین رسالت کا مرتکب شخص کمینہ، بد بخت، چھوٹا، بد مزاج، بد زبان اور ولد الزنا ہے، صدیوں پہلے قرآن پاک کا چیلنج ہے کہ

عُتِلَ بَعْدَ ذَلِكَ زَيْنُمْ (یعنی محبوب خدا کی شان اقدس میں گستاخانہ بولنے والا بد گو ہر ہے)

آج میڈیکل چیکپ کا دور ہے یہ بات انتہائی وثوق سے بطور چیلنج کہی جاسکتی ہے گستاخی رسول کا نتیجہ فعل کرنے والے ”ولد الزنا ہیں“، یورپین اخبارات میں گستاخانہ خاکے شائع ہونے پر اس وقت پوری دنیا میں زبردست احتجاجی مظاہرے ہو رہے ہیں اہل اسلام کفن بردوش ہو کر کفار کو لاکار رہے ہیں کہ

تلا دو ان دشمن دین کو غیرت مسلم زندہ ہے

دین پہ مر مٹنے کا جذبہ کل بھی تھا اور آج بھی ہے

ہمارے وطن عزیز میں اسلامیان پاکستان گزشتہ کئی دنوں سے بھرپور احتجاج کر رہے ہیں، گزشتہ دن ہمارے شہر بہاولپور میں ہڑتال کی پوزیشن یہ تھی کہ گلی کوچوں میں گریبان کی دوکانیں تک بند تھیں، جوان، بوڑھوں، بچوں، خواتین و حضرات نے اپنے اپنے مقام میں غم و غصے کا اظہار کیا۔ بعض شہروں میں کچھ افسوس ناک واقعات بھی پیش

آئے جو یقیناً قابل مذمت ہیں ملکی املاک کا نقصان کسی صورت مناسب نہ ہے لیکن ہمارے ملک کے صاحبان اقدار کو کیا بلا سونگھ گئی تھی کہ وہ اتنے حساس، خالص غیرت والے معاملہ پر بھی غوام کے شانہ بشانہ احتجاجی ہڑتال میں شریک نہ ہوئے وہ محلات میں خواب خرگوش کے مزے لیتے رہے کیا نہ انہیں خوف خدا ہے نہ ہی شرم ہی، یہ بات پورے وثوق سے کہی جاسکتی ہے کہ اگر حکمران غیر ملکی آقاؤں کی خوشنودی کے بجائے پیارے آقا کائنات فخر موجودات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت و ناموس پر اپنا سب کچھ نچھاور کر دیتے تو یقیناً لاکھوں تاج و تخت ان کے قدموں میں ہوتے، اب خیر اسی میں ہے کہ حکام بالا کرسی اقدار کے نشہ میں مست رہنے کے بجائے عملی طور پر گستاخی کرنے والے ممالک سے فی الفور سفارتی تجارتی تعلقات ختم کر کے اپنی دنیا بہتر اور اپنی قبور روشن کریں، اقتدار آتی جانی چیز ہے اصل اقدار در رسول کی غلامی اور عظمت مصطفیٰ کی پاسبانی ہے، (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہمارے ملک کے حکمران میرا تھن ریس میں بے پردہ بیگمات کو ڈوڑانے پر پھولے نہیں سماتے۔ میرا تھن ریس کے حق دلائل دیکر بے غیرت بے دین سے یاری پکی کر رہے ہیں اور ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے اپنے فانی محلات سے باہر آتا اپنے لئے تو بین تصور کریں۔۔۔

گستاخی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاکوں کو شائع ہوئے کئی روز گزر گئے لیکن مسلم ممالک کے بے حس حکمران خاموش تماشا شائی بنے ہوئے ہیں غیور مسلمان یہ عہد کریں کہ یورپی ممالک سے آنے والی تمام مصنوعات مکمل بائیکاٹ کریں گے جب تک گستاخانہ خاکے شائع کرنے والوں کو سولی پر نہیں لٹکایا جاتا یہ احتجاج جاری رہے گا

فضائل درود شریف

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص صبح و شام نے مجھے خیر دی کہ جس نے آپ ﷺ ایک مرتبہ درود بھیجا اللہ تعالیٰ اس پر دس (درمیں) فرمائے گا اور دس درہم ملے گا۔ (اشفاء جلد ۲ ص ۹۸)

جامعہ اسلامیہ خفزیہ

(رجسٹرڈ) سنی حنفی بریلوی مدینہ کالونی

نائب سربراہ
علامہ الفقیر احمد
حضرت پیر سائیں محمد طفیل قادری
بانی و مہتمم

صدر مدرس
علامہ نصر اللہ مجددی

شعبہ جات

طالبات کیلئے حفظ قرآن، دینی تعلیم، طلبہ کیلئے کیمپس، اسلامیات
طلبہ کیلئے حفظ قرآن، کمرہ، جوہر، قرأت
مقرب طلبہ، طالبات کیلئے قرآنی سے پیشہ تک مفت تعلیم
طالبات کو عالمہ فاضلہ کا کورس اور حفظ قرآن میں شرکت کے ساتھ کرایا جائے گا

الداعی صاحبزادہ غلام مصطفیٰ قادری، مہتمم اعلیٰ

جامعہ اسلامیہ خفزیہ مدینہ کالونی بھائی پور، 049-4511470

انٹرویوز

قاضی مظفر اقبال، قسوی

☆ ☆ ☆

بی سید محمد محمود شہیدی

☆ ☆ ☆

بی سید عامر شاہد، قاضی شہیدی

☆ ☆ ☆

مفتی اصغر مفتی محمد خاں (کراچی)

لٹمنس اسلام

www.انٹرویوزبک.کام

نور محمد نور محمد انصاری، شیخ رشید انصاری، محمد عابد، محمد عظیم، محمد عیسیٰ

بقیۃ السلف حجۃ الخلف شہزادہ خلیفہ اعلیٰ حضرت مولانا قاضی مظفر اقبال رضوی سے خصوصی انٹرویو

حضرت مولانا قاضی مظفر اقبال رضوی کا تعلق ہزارہ ڈویژن صوبہ سرحد کے مشہور شہر مانسہرہ کے قصبے اوگرہ سے ہے۔ آپ کا خاندان انتہائی معزز اور علمی ہے۔ آپ کے والد گرامی حضرت مولانا مفتی غلام جان ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کا اعلیٰ حضرت عظیم المرتبت کے خلفاء میں شمار ہوتا ہے۔ قاضی صاحب نے قرآن کریم کے ابتدائی چند پارے حفظ کرنے کے بعد فارسی صرف و نحو والد محترم سے پڑھیں۔ پھر دارالعلوم حزب الاحناف میں مولانا سید ابوالبرکات، مولانا سید منور شاہ، مولانا حافظ محمد عالم، مولانا سید محمد انور شاہ اور مولانا مہر الدین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین سے پڑھا۔ آپ کا شمار جامعہ نظامیہ رضویہ کے بانیان طلباء میں ہوتا ہے وہاں علامہ زماں علامہ غلام رسول رضوی سے پڑھا پھر فیصل آباد شریف لے گئے وہاں مفتی نواب الدین، مولانا عبدالقادر شہید رحمۃ اللہ علیہم اجمعین اور مفتی محمد امین الدین دامت برکاتہم سے فیض حاصل کیا۔ اس کے بعد گولڑہ شریف ملک المدرسین حضرت علامہ مولانا عطا محمد بندیا لوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور معقولات کی کتب پڑھیں۔ آخر میں دورہ حدیث شریف کے لئے مفتی اعظم پاکستان، شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا سید ابوالبرکات سید احمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ بانی و مہتمم مرکزی حزب الاحناف کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دورہ حدیث شریف کی تکمیل کی۔

تکمیل کے چند سال بعد دارالعلوم انجمن نعمانیہ اندرون ٹیکسٹائل گیٹ اور جامعہ اسلامیہ حیات القرآن شاہ عالمی میں تدریس کا فریضہ انجام دیا۔

قاضی صاحب انتہائی خوش مزاج، معاملہ فہم، منسار اور سادہ طبیعت کے مالک ہیں۔ اگرچہ آپ عالمناز، جاہل کا غلبہ ہے لیکن ذرا نوازی اس پر بھی حاوی ہے۔

سیاست، مذہب، تصوف، ثقافت اور ادب جیسے متنوع مضامین پر یکساں دسترس رکھتے ہیں۔ پاکستان کی ۵۹ سالہ مذہبی، سیاسی اور تحریری تاریخ کے معنی شاہد ہیں۔

قاضی صاحب سے یہ انٹرویو ۲۰۰۶ء ۲۰-۴-۲۰۰۶ بروز پیر بمقام جامعہ مفتی رضویہ اندرون ٹیکسٹائل گیٹ لاہور کیا گیا۔ قاضی صاحب کی رہائش مسجد سے متصل ایک کمرے میں ہے جسے دیکھ کر اکابرین کی سادہ طرز زندگی کا اندازہ ہوتا ہے۔

قاضی صاحب اہل طور پر آپ اب تک کتنی قاریک میں شامل ہوئے ہیں اور ان کے اعتبار سے سب سے کامیاب تحریک کون سی تھی؟

قاضی صاحب: میں ۱۹۵۳ء کی تحریک تحفظ ختم نبوت تحریک بحال جمہوریت ۱۹۷۲ء کی تحریک تحفظ ختم نبوت اور تحریک بحال مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر جوش انداز میں شامل ہوا ہوں۔ ان کے علاوہ درمیان میں دیگر کئی چھوٹی تحریک بھی ملیں ان میں بھی شامل ہوا مثلاً کیونزوم کے خلاف تحریک بحال شالی کی جانب سے قرآن کریم تفسیر کرنے کے خلاف تحریک اور تحفظ اوقاف کے ائمہ صغیرہ سوسائٹیز کے خلاف تحریک۔

میرے تحریک کے مطابق سب سے کامیاب تحریک ۱۹۵۳ء کی تحریک تحفظ ختم نبوت تھی۔ میری پہلی زندگی بھی اسی تحریک سے شروع ہوئی گو کہ اس تحریک کے نتائج میں حاصل نہ ہو سکے لیکن اس تحریک نے بھی ۱۹۷۲ء کی تحریک کا راتہ رات ہمارا کیا۔ جس کے نتیجے میں قادیانی غیر مسلم اقلیت قرار پائے۔ یوں ۱۹۵۳ء کی تحریک قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کا نقطہ آغاز ثابت ہوئی اور ۱۹۷۲ء کی تحریک غلط فہمی مٹا دیت ہوئی۔

۱۹۵۳ء کی تحریک میں عوام کی شمولیت کا اندازہ یوں کیا جاسکتا ہے کہ علماء کی جانب سے پیوہ جام ہڑتال کی کال پر ریتی تو ریتی آسمانی مالخ آمدورفت بھی بند ہو گئی۔

۱۹۵۳ء کی تحریک میں جلسے اور مظاہرے عروج پر تھے اسی کڑی کا ایک پروگرام مسجد وزیر خاں میں بعد از نماز عصر ہوا۔ وہاں مجھے بتایا گیا کہ یہاں ایک عالم دین ایسا ہے جو اگر ایک لفظ ایک مرتبہ استعمال کرے تو دوسری مرتبہ اسے اپنی تقریر میں استعمال نہیں کرتا۔ مجھے یہ سن کر اچانک بے ادبی اور عقل بھی اسے تسلیم کرنے سے قاصر ہے۔ ہم کی نظر اس شخص کی تلاش میں تھی کہ آخر وہ کیا شخص ہو گا اور کس جگہ ہو گا۔ اسے مجھے شیخ پاک بھارہ رب اور لمبے قد والی شخصیت تقریر کے لئے آئی۔ جس کے لئے عربی خطبے کے دوران بھی مبارک شمع جوتے ہو کر وہ گیا اس کے بعد تقریر انکی عرب اور سنی اعزاز میں تھی کہ جیسا سنا تھا وہی پایا۔ انہوں نے اتنی تیزی سے نکل کر دے تھے جیسے مشین گن سے گولیاں نکلتی ہیں وہ ہلکے پار خلیفہ بنو القوام صاحب الدوسید فیض الحسن شاہ صاحب تھے۔

اس کے بعد رضا کاروں میں بھرتی کے لئے قارموں کو بلا کر اسے مار دیا گیا۔ کئی لوگوں نے قارم پر ہونے والے بھی جوں میں آکر اپنے گونہ سے وہ قارم پر کیا اس دوران لوگ میری طرف دیکھتے رہ گئے کہ یہ کیا کر رہا ہے۔

انہوں نے تحریک کے نشان کو قوری سامنے کیوں نہیں آئے؟

خاصی صاحب اس لئے کہ علماء میں سے کچھ لوگوں نے گرفتاری پر پھانسی کے دار سے اپنے موقف میں نرمی دکھانا شروع کر دی تھی۔ البتہ علماء اہل حق نے کئی اچھے مواقع پر اپنے موقف سے نرمی نہیں دکھائی۔ اگر کوئی تحریک اٹھے اور قوری مقاصد کے حصول میں ناکام رہے تو وہ ناکام نہیں وہ تو ایک چمکائی تھی جواب کی۔ جب اس پٹنگاری کو آراء میں ہوا تو وہ شعلہ ہوا۔ ان کی پھر ۱۹۵۳ء والا ہی ہڈ پٹھا کہہ کر ایک کامیاب ہوئی۔

پھر وہ تھر گوا تھارک کے اخبار جیہاڑ میں پٹنگاری نے ۱۲ جون ۱۹۵۳ء کے شائع کئے۔

آپ کے خیال میں ان خاکوں کی اشاعت کا پس منظر کیا ہو سکتا ہے؟
 قاضی صاحب خاکوں کی اشاعت اتفاقاً نہیں بلکہ باقاعدہ منصوبہ بندی کے تحت
 ہوئی ہے۔ ایک عرصہ سے یہودی نثار و قافو قبا اسی اشتعال انگیز حرکتیں کر
 کے مسلمانوں کے ہندوستانی کا امتحان لیتے رہے ہیں۔ کبھی مسلمانوں کی
 قرینہ کبھی مساجد کی پے در پے کبھی قرآن کریم کی بے حرمتی اور کبھی مقدس
 شخصیات کا قتل و غارتگری کا **مسلحہ** کی جانب سے سخت حملہ موصول
 ہوتا ہے اور **مسلحہ** کا منہ ہوا جاتے ہیں لیکن بعد میں پھر پہلے سے بھی
 جیسا کہ پورے سامنے آتے ہیں۔ انہوں نے اشاعت بھی ایسی مکمل و مکمل
 کا اصرار ہے۔ ان مسلمانوں کی وحدت اور یکجہ کے خلاف کیا جا رہا ہے۔

۱۱ ایک ہارڈ دیو۔ یہ کہ یہ تہذیبوں کے درمیان جنگ ہے؟
 قاضی صاحب اس حقیقت سے قطعاً غافل نہیں کرتا جانتے کہ یہ تہذیبی نہیں
 کھربانی جنگ ہے۔ اسلامی نظریہ اور کفر کے نظریہ کے مابین۔ خود مرئی
 منہ اس بھی کل مر جیسا کہ **صاحب** کے لفظوں میں **شان** کر چکا ہے۔
 انہوں نے خاکوں کے مدلل میں **ای سی (A.C.)** کا کردار کسرا ہے؟

قاضی صاحب یہ تو سچ ہے کہ ہم نے اس نے قطعاً براہ حق اور نہیں کیا۔
 کیا پاکستان میں احتجاج اور امت قریب مذہبی جماعتوں کا عمل کیا رہا؟
 قاضی صاحب۔ وقت ہاں صبحا کہ جس وقت انہیں پتہ چلا اس وقت انہوں نے
 بالکل ڈھیل نہیں دی۔ پاکستان کے تمام شہروں اور دیہاتوں میں زبردست
 احتجاجی مظاہرے ہوئے اور بھرپور رد و عمل کا مظاہرہ کیا گیا۔
 تمام مذہبی جماعتوں نے بھی بھرپور کردار ادا کیا لیکن الحمد للہ اب عالمی
 اہل حق و جماعت کے قلمی سب سے پیش قدمی ہے۔
 کیا تحفظ ناموس رسالت علماء کے قیام کا فیصلہ درست تھا؟

قاضی صاحب محاذ کا قیام اچھا قدم تھا اگرچہ بغیر کسی منصوبہ بندی کے اٹھایا گیا۔ ہر کام ایک اسکیم اور منصوبہ بندی کے تحت ہونا چاہیے جو مستقل بھی ہو لیکن مستقل اور جامع منصوبہ بندی نہ ہونے کی وجہ سے محاذ کی کارکردگی وقتی ثابت ہوئی۔ یہی وجہ ہے کہ میدان میں کود جانے کے بعد اگر دوسری طرف سے ہر عمل طے تو ہمارے پاس خاموشی کے علاوہ کوئی چارہ نہیں رہتا چونکہ یہ عمل موصول ہونے کی صورت میں اہم نے دفاعی عمل کی بجائے حملے کی ہوتی۔

پھر اس کا مطلب یہ ہوا کہ محاذ اپنے مقاصد کے حصول میں ناکام ہو گیا ہے؟ قاضی صاحب یوں کہہ لیں کہ جن بنیادوں پر کام کرنا چاہیے تھا ان بنیادوں پر کام نہیں کیا۔

پھر کیا سہ فروری کی احتجاجی کال کا عوام نے ساتھ دیا؟

قاضی صاحب جی بالکل، میرا خیال نہیں مشاہدہ ہے کہ اس کال کا زندگی کے برائے تعلق رکھنے والے افراد نے ساتھ دیا۔

محاذ کے قائدین نے اس کا ثمرہ حاصل کیا؟

قاضی صاحب وہ اپنی ناکامی کی وجہ سے اس کا ثمرہ حاصل نہیں کر سکے۔

سہ فروری کو ہونے والے کیر و ہیر اور کال، غیر ملکی ایجنسیوں کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ آپ کی کیا رائے ہے؟

قاضی صاحب یہ ہمارے معاملات بن گئی ہے کہ ملک کے اندر کوئی بات ہوتی ہے تو ہم اسے ہر وہی مسائل کی ایجنسیوں پر الال دیتے ہیں۔ اخبارات کی رپورٹ کے مطابق یہ ہمارے خود پاکستانی ایجنسیوں نے کر دیا۔ یہ بات بھی پیش نظر ہے کہ توڑ پھوڑ جلوس شروع ہونے سے قبل ہی ہو چکی تھی حکومت اس وقت کہاں تھی۔ اخبارات نے اس چیز کو بھی اٹھایا ہے کہ کالی ٹرٹ اور زمین کی پورٹ چپے آئے لے والوں والا لڑکا کون تھا جو تقریباً ۲۰۰ سپاروں

کے سامنے کھڑا ہو کر توڑ پھوڑ کر باقاعدہ سپاہی تماشائی بنے ہوئے تھے۔
 ہزاروں افراد شہید، ہزاروں زخمی اور لڑکوں کی املاک کے نقصان کے بعد کیا
 احتجاج کا حق ان کا کیا ہے؟

قاضی صاحب۔ احتجاج کا یہ طریقہ ہی غلط ہے۔ یہ احتجاج میں داخل ہی نہیں۔
 بلکہ ماوراء کی کے شروع اللہ، اللہ کے آخر تک ہماری مذہبی قیادت میدان میں آئی اور
 پھر غائب ہو گئی یہ حکمت عملی تھی یا

قاضی صاحب۔ کہہ رہی تھی ہے کہ خاموش ہو رہا تاکست عملی نہیں ہوئی تھی۔
 بلکہ کیا ہماری مذہبی قیادت مدارس کے طلباء کے ذریعے ایسے مفادات حاصل کرتی ہے؟
 قاضی صاحب۔ مدارس کے طلباء کو اس معاملے میں مصروف لینے سے بعض مدارس کے
 مہتمم حضرات نے منع کیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے کچھ اپنے
 مفادات بھی ہیں۔ ہم طلباء کو مدارس میں دین پڑھاتے ہیں اور دین کی تبلیغ
 ترغیب کرتے ہیں جب کہ دین کی جان عمر مصطفیٰ ﷺ کی عظمت و
 حرمت ہے۔ اگر اس پر کٹ مرنے کا حق نہیں اور وقت پر ہم طلباء کو کہتے
 ہیں تو اس سے بڑھ کر ہماری اور کیا بدلیسکی ہو سکتی ہے۔

ملا سنا گیا ہے کہ بعض مدارس نے طلباء پر پابندی لگائی ہے کہ آئندہ کوئی بھی ایسے جلسے
 جلسوں میں شرکت نہیں کرے گا ورنہ اسے مدرسے سے خارج کر دیا جائے گا۔
 قاضی صاحب۔ یہ اقدام احتجاجی بزدلانہ ہے اور اس سے آئندہ کسی بھی تحریک میں طلباء
 کے اندر جذبہ نہیں ابھرے گا۔

امیر ان تحفظ ناموس رسالت کی رہائی کے لئے کن اقدامات کی ضرورت ہے؟
 قاضی صاحب۔ ایک تو ہمیں قانونی مدد کرنی چاہیے اس کے علاوہ ان کے گھر والوں
 کی اخلاقی اور مالی مدد کرنی چاہیے۔ قانونی چارہ جوئی کے لئے پہلے ادارہ کی
 اقدامات کی ضرورت تھی لیکن اس میں بھی سستی کا مظاہرہ کیا گیا۔

اس کی بھی تحریک کے لئے اہم ترین عوامل کون سے ہیں؟

قاضی صاحب... کسی بھی تحریک کی کامیابی کے لئے خلوص، للہیت، خدا اور رسول ﷺ کی رضا کے عوامل ضروری ہیں۔ ان کے علاوہ ایسا نظریہ یا جذبہ اپنالینا چاہیے کہ جب تک ہمارا مقصد پورا نہیں ہوگا ہم اپنی جدوجہد جاری رکھیں گے۔

خاکوں کے حوالے سے موجودہ حالات عوام اور حکمرانوں سے کیا تقاضا کرتے ہیں؟ قاضی صاحب... عوام نے جو کرنا تھا وہ کر لیا اور اب بھی کر رہے ہیں۔ البتہ حکومت کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اس مسئلے کو بین الاقوامی سطح پر اٹھائے اور عالمی سطح پر ایسا قانون وضع کروائے۔ جس کی رو سے کسی بھی نبی کی شان میں گستاخی قابل تعزیر جرم ہو۔

محاذ کو مستقبل میں کن امور کی طرف توجہ دینی چاہیے؟

قاضی صاحب... کیا اب محاذ کا وجود ہے؟ اب تو محاذ کا وجود ہی نہیں محاذ تو ڈاکٹر سرفراز نعیمی صاحب کا نام تھا۔ محاذ کی جانب سے تحریک میں حرکت دینی چاہیے۔ کیونکہ حرکت تحریک مسلسل حرکت ہے۔ اس لئے اس میں مسلسل حرکت دینی چاہیے۔ اگر رک گئے تو وہ تحریک نہیں۔ کبھی چھپ جاتا، کبھی خاموش ہو جاتا اور کبھی کوئی بیان داغ دینا یہ طریقہ ہے؟ اگر آپ حکمت عملی کے طور پر ایسا کریں تو ٹھیک ہے لیکن ایسے غائب ہوتے ہیں کہ گویا دنیا سے ہی غائب ہو گئے ہوں۔ بہر حال یہ باتیں بتاتی ہیں کہ محاذ کا اس وقت وجود ہی نہیں۔

۱۹۵۳ء اور ۱۹۷۴ء کی تحریک تحفظ ختم نبوت میں ختم نبوت کے تحفظ کے لئے دیگر مسالک سے اتحاد کیا گیا کیا اب مقام مصطفیٰ ﷺ کے تحفظ کے لئے ان سے اتحاد نہیں کیا جاسکتا؟

قاضی صاحب... مقام مصطفیٰ کی عظمت کا معاملہ انتہائی اہم ہے کوئی آدمی موڑ کے ہوتے ہیں اور کوئی توڑ کے۔ اس مسئلے میں جو ہمارے ساتھ جہاں تک چلنا چاہتا ہے جے ہم اسے منع نہیں کرتے اور نہ ہی منع کرنا چاہتے ہیں۔ اب

یہ اس کی مرضی کہ وہ کہاں تک ہمارے ساتھ چلتی ہے۔

☆ قارئین کے نام پیغام

قاضی صاحب . . . اہل سنت و جماعت ائمہ کرام عظیم طاقت ہیں لیکن وہ مسخر ہیں تھا
ہم طاقت کا مظاہرہ نہیں کر سکتے میری تمام حضرات سے درخواست ہے کہ
ڈھائی ڈھائی اینٹ کی الگ مسجد کو چھوڑ کر ایک پلیٹ فارم اور ایک نقطہ پر
جمع ہو جائیں۔ ہم جب تک اپنی قوت کا مظاہرہ کسی جامع منصوبہ بندی کے
تحت نہیں کریں گے اس وقت تک کامیاب نہیں ہوں گے۔ اگر آپ چاہتے
ہیں کہ اختیار سے باز رہیں تو اتحاد و اتفاق کی ضرورت ہے۔

اہم نکات

- ☆ صاحبزادہ فیض الحسن شاہ صاحب ایسے عالم تھے جو ایک مرتب استعمال کرتے وہ صرف مرتبہ اس کا استعمال اپنی تقریر میں نہ کرتے۔
- ☆ رضا کاروں میں بھرتی کے فارم کو میں نے اپنے خون سے پر کیا۔
- ☆ خاکوں کی اثامت تہذیبی نہیں نظریاتی جتن ہے۔
- ☆ او آئی سی مرد کھوڑا ہے۔
- ☆ مستقل اور جامع منصوبہ بندی نہ ہونے کی وجہ سے محاذ سے کارکردگی وقتی ثابت ہوئی۔
- ☆ قائدین کی خاموشی حکمت عملی نہیں بدولی ہے۔
- ☆ مدارس کے طلباء پر احتجاج میں شامل ہونے پر پابندی لگانے کا اقدام انتہائی بزدلانہ ہے۔
- ☆ حکمران عالمی سطح پر قانون سازی کا راستہ ہموار کریں۔
- ☆ تخطا مہوس رسالت محاذ ڈاکٹر سر فراز احمد نعیمی کا نام تھا۔
- ☆ دوسرے مسلک والوں میں سے جو ہمارے ساتھ جہاں تک چلنا چاہتا ہے چلے۔
- ☆ اختیار سے باز رہنے کے لئے اتحاد و اتفاق کی ضرورت ہے۔

جگر گوشہ حافظ الحدیث

حضرت پیر سید محمد محفوظ شاہ مشہدی

چیرمین مذاکراتی کمیٹی تحفظ ناموس رسالت محاذ صدر مرکزی جمعیت

علماء پاکستان صوبہ پنجاب سے خصوصی انٹرویو

خاندان سادات کے چشم و چراغ حضرت مولانا سید محفوظ شاہ مشہدی بھکھی شریف ضلع منڈی بہاؤالدین (گجرات) میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی قدر حافظ الحدیث حضرت مولانا سید جلال الدین شاہ محدث اعظم پاکستان حضرت مولانا سردار احمد صاحب اور صدر الشریعہ حضرت مولانا امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہم کے خاص شاگردوں میں شامل تھے۔ ۱۹۳۸ میں حضرت حافظ الحدیث نے بھکھی شریف میں جامعہ محمدیہ نوریہ رضویہ کی بنیاد رکھی۔ اس مدرسہ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ قیام پاکستان کے بعد جب محدث اعظم کو ملی مرتبہ پاکستان شریف لائے تو آپ نے ۶ ماہ یہاں قیام کیا۔ اس وقت بھی پاکستان میں آپ کے پیٹکروں کا اندازہ موجود تھے لیکن بھکھی شریف میں ۶ ماہ قیام اور تدریس حضرت حافظ الحدیث اور ان کے خاندان خصوصی پیار و شفقت کو ظاہر کرتا ہے۔

مولانا سید محفوظ شاہ صاحب کی مذہبی اور سیاسی زندگی بڑی تلاطم خیز رہی ہے۔ ۱۹۷۳ کی تحریک تحفظ ختم نبوت میں پر جوش انداز میں حصہ لیا اور پنجاب کے مختلف اضلاع میں مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ اس دوران آپ کے خلاف کئی مقدمات بھی درج ہوئے۔ لیکن آپ اپنی احسن میں گمن رہے۔ تا آن کہ قومی اسمبلی نے قائد اہل سنت حضرت علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی اور شیخ الحدیث حضرت علامہ عبد المصطفیٰ الازہری کی انجک کو ششوں کی بدولت قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ ۱۹۷۹ء کی تحریک احیاء مصلحتی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آپ نے گرانقدر خدمات

سرا انجام دیں۔ اس تحریک میں آپ جمعیت علماء پاکستان اور پی این اے کے ضلعی صدر ہونے کی وجہ سے خاصے متحرک رہے تحریک نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد سے لے کر موجودہ گھڑی تک ہر چھوٹی بڑی تحریک میں جاندار اور میٹرک اور دیکھا۔ سیاسی زندگی کا آغاز کالج کی سطح پر انجمن طلباء اسلام کے پلیٹ فارم سے کیا پھر رفتہ رفتہ ابھرتے ہوئے نہ صرف اپنا کام بنایا بلکہ راہ پلندی گہرات اور ہمہ علم سمیت کئی اصلاح میں انجمن طلباء اسلام کی بنیاد رکھی۔ سیاسی چنگی حاصل کرنے کے بعد جمعیت علماء پاکستان میں شمولیت اختیار کی اور بعد ازاں سنت حضرت علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی رحمۃ اللہ علیہ کے قریبی ساتھیوں میں شامل ہو گئے۔ یہ بہت یک طرفہ نہیں بلکہ من جانچ ہوئی تھی۔ جس کا اظہار قائد اہل سنت آپ پر وقتاً فوقتاً اعتماد کی صورت میں کیا کرتے تھے۔ اور آپ بھی قائد اہل سنت کے بے دریغ باطنی، باطنی نظری اور محاذ فکری سے انتہائی متاثر ہیں۔ قارئین جس کا اعجاز و اثر، یو یو چھ کر بخوبی کر سکتے ہیں۔

سید محفوظ شاہ مشہدی پاکستانی سیاست میں گزشتہ تیس سال سے سرگرم ہیں۔ اس دوران متعدد باغیہ و فرائض سے بھی واسطہ پڑا اور کئی مرتبہ کس دیوار زنداں بھی ہوئے۔ آپ پر دس مرتبہ فیض آف پاکستان ملے مقدمہ بنا جو خاتون کا مقدمہ ہوتا ہے۔ حضرت مولانا سید محفوظ شاہ مشہدی اس وقت تحفظ ناموس و رسالت محاذ کی مذاکراتی کمیٹی کے میسرین ہیں۔ آپ سے یہ انٹرویو اسی بنیاد پر ترتیب دیا جاتا تھا۔ لیکن موقع غنیمت سمجھتے ہوئے آپ کی جمعیت سے مسجھگی کے اسباب جاننے اور انٹرویو کو مزید دلچسپ بنانے کے لئے خاکوں کے عنوان کے ساتھ سیاست کا ترکہ بھی لگا دیا گیا ہے۔

حضرت شاہ صاحب کا یہ انٹرویو مورچہ 2006-04-21 بروز منگل بعد از نماز عصر بمقام مدرسہ مسجد 108 راوی لاہور ریکارڈ کیا گیا۔ اس انٹرویو میں میری

معاہدات محترم افسانہ رشید نقشبندی اور مولانا نعیم جبار الدینی نے کی۔

۶۶۔ لوگوں کی اشاعت پر آپ کے اہل اہل تائید کیا ہے؟

شاہ صاحب میں جا سے فارغ ہو کر محرم کے ابتدائی ایام میں مدینہ منورہ میں تھا کہ وہاں اخبارات میں خاکوں کے معلق خبر پڑھی تو انتہائی کوفت ہوئی اور ہمت ہار گئی۔ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان و کرامت کے بارے میں اس قدر غور کیا کہ اس نے اپنے تمام اہل و عیال کو ساتھ لے کر مدینہ منورہ کی طرف سفر کیا۔

خاکوں کے خلاف ۶۷۔ اچھا نکار اور اچھا فریاد ہے کہ خیر میں کوئی اصل اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقام و مرتبہ کا تصور نہ کرے کہ جو مسلمان ہر طرف سے ہم ۷۷ برس امت ہیں آخری امت ہونے کے واسطے ہم پر جو خصوصیتیں اسلام والہ عائد ہیں ان میں ایک یہ بھی ہے کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات و صفات اور مقامات کا ہر ممکن تحفظ کریں۔ اس کا اندازہ اس کا احساس ہمیں مدینہ شریف میں بھی تھا اور یہاں بھی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پاکستان آنے کے بعد ہم نے اپنی تمام تر توجہ اس تحفظ کے لیے مرکوز کر دی۔ یہی معاملہ مسلمانوں کو ہر جگہ گھونٹنے کے لئے لوگوں کی اشاعت کی ہے تاکہ وہ اندازہ کر سکیں کہ مسلمانوں کے اندر یہ بین جلتی کتنی بڑی ہے۔ یہاں پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان و کرامت کے بارے میں جو جہد کرتے ہیں وہ اس کا زور دینا اس بات کا ثبوت ہے کہ مسلمان ماؤں نے غازی علم و ایمان سمیٹ کر اپنے بیٹے کو اس نے چھوڑ دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمان مشرق کے ہوں یا مغرب کے، ان خیال میں یا کف ظہر نے ابرو سے احتجاج کر کے ثابت کر دیا ہے کہ مسلمانوں کو ہمیشہ قوم علم نہیں کیا بلکہ ان مسلمان بھی بھی اپنے نبی کی ناموس کی توہین پر اکتفا نہیں کرتے۔ پاکستانی علم و ادب کی تاریخ نے عظمت کی سب سے عظیم ان سے علم ہولی

متنازعہ بناتے ہوئے اپنی ہی رعایا کو گھورتے اور ان پر غصہ نکالتے رہے ہیں لیکن ہمارے دشمنوں کے متعلق کچھ بھی نہیں کہتے۔

محاذ کے قیام کے پس پردہ کیا محرکات تھے؟

۶۰

شاہ صاحب... اہلسنت کے اندر ایک انتشار ہے جس کی وجہ سے ہمارے لوگوں میں بے حسی، سستی، کاہلی اور مصلحت بینی اس قدر غالب آچکی ہے کہ ایثار و قربانی کا کوئی جذبہ انفرادی طور پر نہیں رہا۔ ان بگھرے ہوئے لوگوں میں جو حساس طبقہ تھا وہ اکٹھا ہو گیا اور ایک نام سے کام کرنے پر اتفاق ہوا۔ لوگوں نے اس اتحاد کی بے حد حوصلہ افزائی کی اس کی واضح مثال ۴۴ افراد کی کال تھی۔ عام طور پر بڑی بڑی سیاسی و مذہبی جماعتوں کی کال پر اجتماع سینکڑوں سے بڑھ بھی جائے تو چند ہزار افراد پر مشتمل ہوتا ہے لیکن محاذ کی کال پر لاکھوں افراد کا نکل آنا اس بات کی دلیل ہے کہ سواد اعظم کی قیادت اگر یکسوئی کے ساتھ مشترکہ موقف اختیار کرے تو لوگوں میں یہ جذبہ دوبارہ بحال ہو سکتا ہے۔ ہم کوششیں کر رہے ہیں کہ محاذ کا پلیٹ فارم زندہ اور متحرک کیا جائے اور ایک ایک نام پر جو ۴۴ جماعتیں وجود میں آئی ہیں۔ ان کے قائدین کے ساتھ رابطہ کر کے موثر جماعتوں میں چھوٹی جماعتیں ضم ہو جائیں۔ کیونکہ جن کے مقاصد ایک ہوں انہیں الگ نہیں ہونا چاہیے۔ ان میں انتشار خالص بدقسمتی کے سوا کچھ نہیں۔ اہل سنت میں موجود وہ طبقہ جو موجودہ نظام کو بدلنا چاہتا ہے اس میں ہرگز اختلاف کی کوئی گنجائش نہیں اور دوسرا وہ طبقہ جو یا رسول اللہ کا نعرہ تو بیشک لگاتا ہو لیکن اسے اس نظام کو بدلنے سے کوئی دلچسپی نہ ہو تو ایسے دو طبقوں کے درمیان اتحاد یوں ہی ہے جسے سچ اور جھوٹ کے اتحاد کی کوشش کی جائے۔ قرآن کریم بھی یہی کہتا ہے کہ علماء حق اور علماء سوء کے درمیان اتحاد خطرے سے خالی نہیں ہوگا۔ میرا نظریہ یہ ہے کہ علماء حق اور علماء سوء دونوں اہل سنت کے اندر ہی موجود ہیں

کیونکہ ناجی گروہ اہل سنت و جماعت ہے دوسرے مکاتب فکر کو ہم علماء نہیں علماء کافرون کہتے ہیں۔ ہماری بد قسمتی ہے کہ ہم علماء سونہیں کہہ دیتے ہیں جو دوسرے مکاتب فکر کے لوگ ہیں حالانکہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی اور امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی کی شرائط کے مطابق وہ مسلمان ہی نہیں تو علماء سوء کیسے ہو سکتے ہیں۔

☆ احتجاج میں سستی کیسے پیدا ہوئی ہے؟

شاہ صاحب ہمارا خیال ہے کہ ایم ایم اے کے اندر شامل جماعت اسلامی نے خاگوں کے مسئلے پر پہلو تہی اختیار کر لی ہے جس کی وجہ سے احتجاج میں کمی پیدا ہوئی ہے۔ اہل سنت میں موجود ان لوگوں کو اپنی رائے پر نظر ثانی کرنی چاہیے جو جماعت اسلامی کی رائے یا رخ دیکھ کر اپنی پالیسیاں تشکیل دیتے ہیں۔ جماعت اسلامی کی پہلو تہی سے محاذ کی ذمہ داریاں مزید بڑھ گئی ہیں تحفظ ناموس رسالت کا مسئلہ جب تک اپنے منطقی انجام کو نہیں پہنچتا اس وقت ہمیں اپنی جدوجہد جاری رکھنی چاہیے اس کمی کو پورا کرنا عاشقان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذمہ داری ہے۔

☆ یعنی جماعت اسلامی نے تحریک تحفظ ناموس رسالت کو نقصان پہنچایا؟

شاہ صاحب تحریک کے عین عروج پر یکدم جماعت اسلامی کا مصلحت کا شکار ہو جانا اس کی پرانی تاریخ کے بالکل مطابق ہے۔ پچھلی تحریکوں میں بھی جب مسئلہ کسی نہج پر پہنچنے لگتا تھا یہ لوگ اپنی مخصوص حکمت عملی اختیار کر لیتے تھے اب بھی وہی پرانی تاریخ دہرائی گئی ہے۔ قاضی حسین احمد نے تحریک کو بڑے زوردار طریقے سے شروع کیا لیکن نتیجے پر پہنچے بغیر مصلحت کا شکار ہو گئے۔ اس سے ثابت ہوا کہ وہ کسی مشترک مسئلے کی قیادت کرنے کی اہلیت نہیں رکھتے۔ انہوں نے ناموس رسالت کے مسئلے کو اولیت دینے کی بجائے سیاسی مسائل کو ترجیح دے کر تحریک کا رخ موزویا۔

قاضی صاحب محاذ کی کارکردگی سے اس قدر پہلے آگئے ہیں کہ انہوں نے بار بار کہا کہ ہم اگر کوئی مظلم جلوس نکالتے تو ان میں کسی کی نکیر بھی نہیں پھوٹی۔ قاضی صاحب کا یہ بیان حقائق کے بالکل منافی ہے۔ قاضی صاحب کا ہی جلوس تھا جب بھارتی وزیراعظم کی آمد کے موقع پر نہ صرف لوگوں کی نکیر پھوٹی بلکہ کل لوگ مرے۔ قاضی صاحب نے وہ لفظوں میں محاذ پر تنقید کرتے ہوئے کہا ہے کہ ۸۱ سے جو لوگ جماعت اسلامی پر انحصار کرتے ہیں اور ایسے اجتماعات اور جلوس نکالتے ہیں کہ قاضی ہمارے روح والا بنائیں اسے رائے پر مشورہ نظر کرنی چاہیے کیا انھیں محل محاذ کی اٹھان سے خائف ہے؟

شاہ صاحب: قاضی صاحب کا یہ رویہ تو یہی بتاتا ہے کہ وہ خائف ہوئے ہیں اسی لئے انہوں نے اپنے آپ کو تحریک سے لاتعلقی کر لیا ہے۔ کیا انہوں نے تحریک کے خلاف کوئی سازش کی ہے؟

شاہ صاحب: یہ مسند سازش کا نہیں بلکہ سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے جس کا جتنا رد ہے وہ اس کا اتنا ہی اظہار کر سکتا ہے اس سے زائد کی توقع اس سے منسوب نہیں۔

داتا دربار سے آپ کی گرفتاری کی کیا وجوہات تھیں نیز کیا رہائی کسی ذیل کے تحت ہوئی؟

شاہ صاحب: گرفتاری کا سبب تو یہ بنا کہ ہم نے پیشگی اجازت نہیں لی تھی اس سلسلے میں جو مقدمہ قائم ہوا تھا اس میں ہماری ضمانت ہوئی تھی بعد میں خصوصی ہدایات ملے کہ ہم میں سے کچھ ساتھیوں پر دوبارہ مقدمہ قائم کر دیا گیا۔ ہم نے ختم کسی سے ذیل اور نہ ہی اس کی کوشش کی۔ جو ذیل کر کے باہر آتے ہیں وہ رہا ہو کر گھر جاتے ہیں جلسوں میں نہیں جاتے۔ ہم نے رہائی کے

بعد منڈی بہاؤ الدین میں شامل کیے گئے۔ اس کے بعد اس کی طبیعت میں
خطاب کیا جو اس بات کا بین ثبات ہے کہ ہم اپنے دشمن سے ایک قدم بھی
پیچھے نہیں ہٹے۔

☆ دوبارہ گرفتاری اور نظر بندی کا سبب جیل منتقل کرتے وقت قاتل کے پاس
احتجاج تو نہیں بنا؟

شاہ صاحب: نہیں ہرگز نہیں دوبارہ گرفتاری کی اور مصلحت کے قتل کے لیے ہم
سیکرٹری یا دیگر عامل ہی بہتر جانتے ہیں۔ ہر ایک اور قاتل کے پاس
امن مطالبہ کرنے والے افراد کو میں خروج فیضیت میں لے کر رہا کر دیتا ہوں۔

☆ کیا جیل میں کوئی جھڑپ بھی کیا گیا؟

شاہ صاحب: نہیں میں صرف باندھ سلاسل رکھا کیا۔ ہم سے عداوت کا ہم سیکرٹری
کی اجازت کے بغیر نہیں ہو سکتی تھی اس کے علاوہ باقی قیدیوں کا کھانا کھانے
میں جاسکتا تھا لیکن ہمارے لئے کھانا بھیجے پر پابندی تھی۔

☆ جیل میں کس ساتھی کے زباں متاثر کیا؟

شاہ صاحب: جیل میں تقریباً تمام ساتھی اس کا کمال تھے۔ سید عرفان شاہد علی
تو آپس میں بھائی ہیں اور ہم دونوں ایک دوسرے سے بہت متاثر ہیں اس
کے علاوہ مولانا خادم حسین رضوی کی حیرت انگیز خدمت، مولانا تقویٰ اور علی
گہرا لئی جب کہ سید مختار شرف رضوی کی دوستی اور محبت نے بہت متاثر کیا۔
آپ محاذ کی جانب سے بنائی گئی مذاکراتی کمیٹی کے چیئرمین بھی ہیں
مذاکراتی کمیٹی کی اس وقت تک کیا کارکردگی رہی ہے؟

شاہ صاحب: مذاکراتی کمیٹی بنانے کا فیصلہ اس لئے ہوا کہ ہمارے بعض ساتھی
حکم متی ٹیم سے ذاتی اور انفرادی حیثیت سے مذاکرات کر رہے تھے۔ اگرچہ
ان کا یہ قدم قابلِ قدر اور مخلصانہ تھا لیکن اس سے خود ان کی اپنی ذات

ممتازہ بن ری جی لہذا فیصلہ کیا کہ انفرادی اور ذاتی رابطوں کی بجائے
اجتماعی اور کمیٹی کی صورت میں رابطے کئے جائیں جس میں ہر جماعت کی
نمائندگی شامل ہو۔

ہماری اعلیٰ حکام سے کئی مشکلاتیں ہو چکی ہیں لیکن جنم نے عہدوں کیا ہے کہ وہ
بچارے خواہے بس ہیں اور اس سلسلے میں کچھ نہیں کر سکتے۔ طور اعلیٰ پولیس
افسر عامر ذوالفقار چیمہ نے ایک بار صفا یہ کہا کہ ۱۳ فروری کو لا کٹر مر قریب
تھیں کہ اگر وہاں انتہائی مہلت اور صاف رہا ہے ان کا قلعہ کسی توڑ پھوڑ سے
کوئی تعلق نہیں اس کے علاوہ دیگر کئی حکام نے امانی ہے گیا ہی کا اقرار کیا
ہے لیکن مقام فسوس یہ ہے کہ وہ بے بس ہیں۔

محاذ کے بعض قائدین کے پیامبر اور عاموشی اور مشکوک کردار کو کس نظر سے
دیکھتے ہیں؟

شاہ صاحب میری نظر میں محاذ کے قائدین میں سے کسی کا بھی پوری طرح مشکوک
کردار نہیں گزرا ہاں اگرچہ لوگ مصلحت کا شکار ضرور ہوتے ہیں الحمد للہ ان
کے کردار اور رویے سے اب تک کوئی رکاوٹ نہیں آئی اور ان شاء اللہ
مستقبل میں بھی نہیں آئے گی۔ معاملات میں اگر سختی آجائے تو کمزور آدمی
قصور بہت مصلحت کا شکار ہو جاتا ہے، ہمیں اس سے صرف نظر کرتے
ہوئے ان کے کام میں رکاوٹ نہیں ڈالنی چاہیے اور کام کو چلتے رہنا چاہیے۔
یہاں یہ بات خوش آئند ہے کہ مصلحت کا شکار ہونے کے باوجود ان لوگوں
نے ہمارا ساتھ نہیں چھوڑا چاہے وہ کسی بھی وجہ سے کیوں نہ ہو۔

جمعیت علمائے پاکستان میں تقریباً تیس سال فعال کردار ادا کرنے کے بعد
سرکزی جمعیت میں شمولیت کی کیا وجہ تھی؟

شاہ صاحب میں تو جمعیت علمائے پاکستان کے ساتھ میری وابستگی ۱۹۷۰ سے ہے
لیکن ۱۹۷۳ء میں انجمن علماء اسلام کے ہیٹ فارم سے تحریک ختم نہوت

میں حصہ لینے کے بعد دوبارہ جمعیت میں شامل ہو گیا۔ اس وقت سے لیکر قائد اعظم علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی کے وصال کے ایک سال بعد تک جمعیت سے مسلسل وابستگی رہی اس دوران میں ۳ مرتبہ جمعیت العلماء پاکستان صوبہ پنجاب کا صدر اور ۲ مرتبہ قائم مقام صدر منتخب ہوا۔ علامہ نورانی کے وصال کے بعد میرا موقف تھا کہ جمعیت کی قیادت متحرک ہاتھ میں ہونی چاہیے۔ جمعیت کے مرکزی رہنما اور بزرگ سیاستدان پروفسر شاہ فرید الحق صاحب معذور ہونے کی حد تک سرلیفٹ ہیں جب کہ جنرل کے ایم اظہر عمر کے اس سے ملنے بھی بچے ہیں جس میں ڈاکٹروں نے انہیں سفر سے منع کر دیا ہے۔ لہذا نورانی صاحب کے بڑے صاحبزادے انتہائی موزوں ہیں۔

ہمارے اس موقف سے کچھ مہاتھیوں نے غلط فہمیاں پیدا ہونا شروع ہو گئیں بعد میں یہ غلط فہمیاں اس قدر بڑھیں کہ جمعیت میں ہمارا وجود انہیں ناگوار محسوس ہونے لگا۔ چنانچہ اس سال جماعتی الیکشن کے دوران ہمیں اپنے راستے سے ہٹانے کے لئے دستور کی ۸، ۱۰ شکلوں کی دھجیاں، اڑاتے ہوئے غیر قانونی، غیر دستوری اور غیر جمہوری پولنگ کا انعقاد کروایا گیا ہمیں دستور کے تقاضے کے مطابق نہ تو اپنے تعارف کا موقع دیا گیا اور نہ ہی اراکین مجلس شوریٰ کے دور رس فراہم کی گئی اس کے علاوہ ہم سے پولنگ ایجنٹ بھی نہیں والا گیا۔ الیکشن سے قبل دستور کی اجازت کے مطابق جب ہم لاہنگ میں مصروف تھے تو ہم سے کہا گیا کہ ہال میں تشریف لے آئیں دو ٹنگ شروع ہو چکی ہے میرے ہال میں داخل ہونے تک راہ پبندی ڈویژن کے ۴ میں سے ۳ اضلاع کے ووٹ کا سٹ ہو چکے تھے۔ میں نے کھڑے ہو کر کہا کہ آپ نے دستور کی دھجیاں اڑادی ہیں اور ہمارے لئے کوئی قانونی راستہ نہیں چھوڑا۔ لہذا میں الیکشن کا بائیکاٹ کرتا ہوں۔ میرا یہ احتجاج اس قدر موثر ثابت ہوا کہ صدارت کے علاوہ مزید کسی نشست پر

پڑھائی نہیں ہوئی۔

غیر دستوری الیکشن میں جمعیت کے مرکزی نائب صدر، جی ایچ اے ڈاشی اور
مرکزی جنرل سیکرٹری جنرل کے اہم اظہر بھی ادارے خلاف تھے۔ مقام
مفسوس ہے کہ کئی مرکزی قائدین کی موجودگی کے باوجود انہوں نے ہمیں
سمجھانے کا قابل کرنے کی کوشش نہیں کی اور نہ ہی صاحبِ خانہ قاری
رواں بہادری سے مخالفت کے لیے ہمیں کوئی دوسرا گھر فراہم کیا۔

[illegible]

کیا آپ کے باایکات کی اجہا مرکز کی جمیوت میں لکھو یس کے ساتھ ہونی ؟
 صاحب ۔ میں نے انٹیشن کا باایکات کیا اور خطہ داری پیش کی جس کی وجہ سے
 کمیشن قائم کی گئی ۔ ۹ ماہ گزارنے کے باوجود کمیشن نے کوئی رپورٹ پیش نہیں
 کی اور مجھے ایک چٹھی موصول ہوئی جس کے چوہہ پوائنٹ پر دن تھا کہ سید
 محمد غلامشہدی کی انتہائی عذر داری لکھ دیے بغیر اور فضول ہے ۔ صاحبزادہ
 ادیس خورانی نے اپنے ذمہ لیا ہے کہ وہ محمد غلامشہدی سے رابطہ کریں گے اور
 انھیں الگ دھرہ ختم کرنے پر قائل کرنے کے ساتھ یہ دعوت کرنے پر
 تیار کریں گے ۔ نیز مرکزی قائدین سے خطرات کروائیں گے اور جمیوت

میں دوبارہ شامل کروائیں گے۔

یہ بیان کئے گئے الفاظ میرے لئے انتہائی تکلیف دہ تھے۔ اگر ضرورتی
میں اور ان نہیں تھا تو ان الفاظ کے متبادل بھی ضروری الفاظ ہو سکتے تھے۔
انہیں استعمال کیا جاسکتا تھا۔ میرے لئے یہ الفاظ مطلق قسم کے موقوفات
ہیں۔ سب کے واسطے میں نے صاحبزادہ وقتیق الرحمن صاحب سے رابطہ کیا
اور جنرل کے ایم ایم صاحب کی جانب سے جاری ہونے والی مجلس کی مشق
تجربہ آج کر رہی تھی۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ میں غلطی آپ کو یہ بات کہہ رہا
ہوں انہوں نے یہ فی رائے لی مجھے جو مسودہ دیا ہے اس میں آپ کی
طرح دہانی کے معلق ہو چکے ہیں۔ صاحبزادہ صاحب کی اس بات سے میں
کچھ گہرا کہ جمعیت میں کوئی ایسا عہدہ ضرور موجود ہے جو مجھے ہدایت
نہیں کر سکا۔

جمعیت کا تصور ان دنوں اور عہدہ رہائش میں کی قائم کر رہا جماعت ہے
ہمیں اس کی ضرورت ہے کیونکہ جمعیت بنانے والی کی لگائی ہے۔ اب
لوہانی صاحب والی جمعیت کے علاوہ دو ہی جمعیتیں ہیں۔ ایک صاحبزادہ
فضل کریم صاحب والی اور دوسری انجینئر سلیم اللہ خاں والی۔ سولہ نو جوانی
کی قیادت باجمعی ملے گی لیکن اب ہم وہاں سے توڑ دینے پر ہی دیکھیں
گے۔ اور زمین پر انجینئر سلیم اللہ صاحب کی جمعیت سے کہیں زیادہ
صاحبزادہ فضل کریم کی جمعیت ہے جس کا وہی منسکد ہے اور وہی گنبد خضر
والا جھنڈا ہے۔ ہم نے جماعت نہیں بدلی بلکہ ایک دھڑے سے ہمیں اپنے
الگ کیا ہم دوسرے میں چلے گئے۔ ایک عہدہ تمام مصطفیٰ پارتی کے نام سے
بھی ہے۔ ہمیں اس کی طرف سوچنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ وہ جمعیت
نہیں ہے۔

سولہ نو جوان جمعیتوں میں سولہ عہدہ جمعیت والی جمعیت کہاں گی وہ اصل

جمعیت علماء پاکستان تھی؟

شاہ صاحب — یہ وہی جماعت ہوگئی جو عزیمت کے واسطے پر چلے اس وقت جس جماعت سے ہم وابستہ ہیں وہی عزیمت کے سفر پر گامزن ہے۔ یہ مولانا نورانی ہی کا پیدا کردہ خوئے استقامت ہے کہ ہم کل بھی اپوزیشن میں تھے اور آج بھی اپوزیشن میں ہیں۔

☆ کیا عزیمت کبھی ایک جمعیت میں اور کبھی دوسری جمعیت میں منتقل ہوتی رہتی ہے۔

شاہ صاحب — جہاں میں اہل ایمان صورت خورشید جیتے ہیں ادھر ڈوبے ادھر نکلے، ادھر ڈوبے ادھر نکلے

پہلے مولانا نورانی کی جمعیت عزیمت کی راہ پر تھی لیکن ۷۰ او ایس ترمیم کے بعد اپنی سمت چھوڑ چکی ہے۔

☆ جمعیت کے دھڑوں کا اتحاد کیسے ممکن ہے؟

شاہ صاحب — یہ خالص بد قسمتی ہے کہ عقیدہ بھی ایک ہے اور طریقہ کار بھی ایک لیکن پھر بھی انتشار موجود ہے۔ حکومت سیاست مفادات کی جب کہ اپوزیشن کی سیاست نظام مصطفیٰ کی راہ ہموار کرنے کی، ملک کی تحفظ دینے کی اور جمہوریت بحال کرنے کی ہے۔ لہذا جن کا عقیدہ اور طریقہ مشترک ہو اور وہ اپوزیشن میں بھی ہوں ان کا اتحاد ناہونا بد قسمتی ہے۔

ہم ایک شاہراہ پر جا رہے ہیں جس کے راستے میں رکاوٹیں کھڑی ہیں کچھ لوگ ان رکاوٹوں کو سینما جانے کے لئے یا سسرال جانے کے لئے ہٹا رہے ہیں جب کہ میں اور آپ نماز پڑھنے کیلئے جانا چاہتے ہیں اس لئے رکاوٹیں ہٹا رہے ہیں۔ ہمیں دوسرے لوگوں سے کوئی غرض نہیں کہ سینما کون جا رہا ہے اور سسرال کون؟ ہم تو نماز پڑھنے کے لئے راستہ صاف کر رہے ہیں۔ نظام مصطفیٰ کے راستے میں موجود حکومت مارشل لا کی طاقت کے ساتھ

رکاوٹ بنی ہوئی ہے جو لوگ اس رکاوٹ کو ہٹانا چاہتے ہیں ان کا اتھار ضروری ہے۔

☆ اس وقت دوسرے لوگوں کی نسبت سنی قائدین کا موقف مؤثر طریقے سے میڈیا کے ذریعے سامنے کیوں نہیں آ رہا؟

شاہ صاحب یہ خامی ہماری موجودہ قیادت کی ہے اس سے قبل علامہ نورانی کا موقف سب سے زیادہ گرجدار اور جاندار انداز میں سامنے آتا تھا۔ اس وقت موقف کا ٹھوس انداز میں منظر عام پر آتا قائدین کی کمزوری ہے قومی اسمبلی میں صاحبزادہ ابوالخیر صاحب کی موجودگی کے باوجود صاحبزادہ فضل کریم صاحب نے خاکوں کی مذمت اور نورانی صاحب کے متعلق قرار و پیش کی جب کہ صاحبزادہ ابوالخیر پیر صاحب اس سعادت سے محروم رہے۔

☆ جمعیت پاکستان کی قدیم جماعت ہونے کے باوجود اینا سیکرٹریٹ کیوں نہیں بنا سکی؟

شاہ صاحب جمعیت کے قائدین محترم مولانا شاہ احمد نورانی سیکرٹریوں کے محتاج نہیں تھے بہر حال انہوں نے اپنے دور میں بڑے بڑے اور معقول وفات قائم کئے۔

☆ مدارس میں مسابقت پسندی کا درس دینے والوں کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

شاہ صاحب طالب علمی کا دورانیہ انتہائی خالص جذبات کا ہوتا ہے ان میں کسی قسم کی فکری کجی یا مفادات کا تصور نہیں پایا جاتا۔ نوجوان طلبہ مخلص اور بے لوث ہوتا ہے جب کہ عمر رسیدہ لوگوں کا تقویٰ بھی جوان اور مفادات بھی جوان ہوتے ہیں اس لئے ان کی طلباء سے رنجی ہم آجکی نہیں ہو سکتی۔ اگر مدارس میں کوئی سہتم فضل حق خیر آبادی مستہم ہے تو یہ ہماری بد قسمتی کے علاوہ کچھ نہیں۔

حضرت امام غزالی کو ایک ان دو طلباء نے معلوم پایا تو استاد محترم سے پوچھا

کہ آپ مغموم کیوں ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ میں نے کیمیائے سعادت کو اپنی زندگی کا نچوڑ بنا کر لکھا اور مختلف مقامات پر بھیجا ہے۔ اب حاکم وقت نے اس پر پابندی لگا دی ہے۔ میں اس لئے پریشان ہوں کہ میری ساری زندگی کے تجربات پر مشتمل کتاب کیمیائے سعادت سے لوگ استفادہ نہیں حاصل کر سکتے۔ ان دنوں طلباء نے امام غزالی سے عہد کیا کہ ہم اس کتاب سے پابندی اٹھوائیں گے اور اس کتاب کی روشنی میں مملکت کا نظام حکومت بھی چلائیں گے بالآخر کی سال بعد انہی دو طلباء میں سے ایک کے ہاتھوں بادشاہوں کو شکست ہوئی اس طالب علم نے کیمیائے سعادت کے ذریعے لوگوں کے اخلاق و کردار کو سنوارا اور اپنے نظام حکومت کو مستحکم کیا۔ اس واقعہ سے آپ طلباء کی نیک نیتی اور خالص جذبات کا اظہار کر سکتے ہیں لہذا مدارس کے منتظمین کو چاہیے کہ وہ بالا وجہ طلباء پر اپنے مفادات کو مسلط نہ کریں۔

مستقبل میں احتجاج کی کیا پالیسی اختیار کریں گے؟

شاہ صاحب اہلسنت و جماعت کا ماضی، حال اور مستقبل امن سے عبارت ہے۔ تحریک تحفظ ناموس رسالت بھی پر امن تحریکات ہی، جس میں حکومت نے تشدد کا عنصر شامل کیا۔ یہ مستقل فارمولا بھی ہے کہ پر امن تحریک کو ہمیشہ حکمران تشدد کا رنگ دیتے ہیں۔ سب سے پر امن ترین جدوجہد امام عالی مقام امام حسین کی تھی اس کو تشدد کا رنگ یزید اور ابن زیاد نے دیا۔ ہماری پہلی کوشش تو یہ ہے کہ احتجاج کا رخ حکومت سے موڑ کر گستاخی کرنے والے ممالک کی جانب موڑا جائے اور احتجاج کو کسی نہ کسی درجے میں جلائی رکھا جائے۔

میں احتجاج کا طریقہ زندگی شریف کی ایک حد تک پاک سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور

کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا آپ جائیں اور اپنے گھر کا سارا سامان باہر گلی میں رکھ دیں۔ اس دوران جو لوگ آپ سے پوچھیں کہ تو نے گھر سے باہر سامان کیوں رکھا ہوا ہے؟ تو آپ انہیں بتادیں کہ میں اپنے پڑوسیوں سے پریشان ہوں۔ اس شخص نے یہی طرز عمل اختیار کیا دوسرے دن اس شخص کا وہی پڑوس جس سے وہ تنگ تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ ہمیں بن بلائے حاضر ہوا۔ اور عرض کی یا رسول اللہ میں اس شخص سے معافی مانگتا ہوں آپ اسے حکم فرمادیں کہ وہ باہر نہ جائے۔

اس حدیث پاک میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ضمیر کو بھونکنے اور مردہ دلوں کو زندہ کرنے کا طریقہ بتا دیا نیز احتجاج کا طریقہ بھی بتا دیا کہ پر امن رہ کر احتجاج کرنا ہر مظلوم کا حق ہے۔ ہمارے مدارس کے مہتمم حضرات کو بھی ترمذی شریف کی یہ حدیث طلباء کو احتجاج سے منع کرنے سے پہلے ذہن میں رکھنی چاہیے۔

☆ قارئین ماہنامہ لائبی بعدی لاہور کے نام پیغام

ثنا صاحب کسی بھی رسالے کا بنیادی مقصد لوگوں کی فکری رہنمائی کرتا ہوں لیکن جو طلبہ رسائل پڑھتا ہے وہ معلومات تو ضرور حاصل کرتا ہے لیکن رہنمائی حاصل نہیں کرتا۔ مسئلہ ختم نبوت سب سے حساس اور بنیادی موضوع ہے۔ ہمارا جو طبقہ یہ رسالہ پڑھتا ہے اسے صرف معلومات حاصل نہیں کرنی چاہیے۔ جہاں جہاں یہ رسالہ جاتا ہے وہاں خود بخود دعوت کے بغیر ایسی تنظیم بنی چاہیے۔ جو قادیانیت کا تعاقب اور احتساب کرے۔ ان کی سر گرمیوں پر کڑی نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ اور یہ اس وقت ہی ممکن ہو سکتا ہے۔ جب ہم خود قادیانیت سے آگاہ ہوں۔

انٹرویو علامہ پیر سید عرفان مشہدی

ناظم اعلیٰ: مرکزی جماعت اہل سنت پاکستان

مرکزی جماعت اہل سنت پاکستان کے مرکزی ناظم اعلیٰ سید محمد عرفان مشہدی ضلع منڈی بہاؤ الدین کے ایک قصبہ بھکھی شریف میں پیدا ہوئے۔ ان کے گھرانے کو ہر صاحب علم و فضل جانتا ہے ان کے والد گرامی امام العصر، شیخ المحدثین، حافظ الحدیث والقرآن سید محمد جلال الدین شاہ جن کو بالاتفاق علماء کرام نے حافظ الحدیث کا لقب دیا۔ ۷۲ ہزار احادیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہیں سند کے ساتھ یاد تھیں۔ قائد ملت اسلامیہ امام شاہ احمد نورانی صدیقی نے انہیں ”جلال الملت والدین“ کا لقب دیا ہے۔ تحریک پاکستان میں علماء مشائخ کی صف میں رہ کر بہت کام کیا۔ اسلام کے لئے بہت سی خدمات ہیں۔

تو بین رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قانون 295 (سی) میں تبدیلی کا مسئلہ اٹھا تو اس وقت سید محمد عرفان مشہدی نے داتا دربار سے نکلنے والے جلوس کی قیادت کی اور اس میں جیل میں قید بھی رہے۔ پھر جب عراق پر امریکی حکومت نے حملہ کیا تو عراق کی حمایت میں پاکستان میں سب سے پہلے مرکزی جماعت اہل سنت کے پلیٹ فارم سے فقید المثال دفاع عراق کے نام سے ریلی نکالی۔ جب گوانتانامو بے میں قرآن کریم کی بے حرمتی کی گئی تو اس وقت بھی میدان عمل میں اترے۔ لیل و نہار کا تغیر و تبدل اپنے عروج پر رہا وقت گزرتا گیا۔ جب نصاب تعلیم میں تبدیلی کی گئی اور تعلیمی بورڈ آغا خانیوں کے حوالے کے گئے اس وقت بھی آواز حق کو بلند کیا۔ پھر اب جب ہر طرف سے مغربی حکمرانوں کی گود میں بیٹھ کر ڈنمارک، ناروے، سپین، جرمنی اور دیگر مغربی ممالک نے اہل اسلام، اہل حق کی عقیدتوں اور محبتوں کے محور، جان و ایمان کے والی امام الاعلیٰ، سید المرسلین زینت بزم کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اقدس میں توہین آمیز خاکے شائع کر کے غلامان رسول کے جذبات

کو مجروح کیا جائے تو اس وقت بھی سابقہ روایات کو برقرار رکھتے ہوئے دیار غیر برطانیہ کی سرزمین پر تاریخ ساز جلوس نکالا۔ اس سرزمین پر جہاں لوگوں کو امیگریشن کے مسائل ایمانی حقائق سے کوسوں دور رکھتے ہیں۔ قبلہ عرفان شاہ مشہدی نے اس شعر کا مصداق بن کر دکھایا۔

مرد وہ ہیں جو زمانے کو بدل دیتے ہیں

اس عظیم الشان جلوس کو دیکھ کر ”بریڈ فورڈ“ کے دس عیسائی نوجوان قبلہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ پوچھنے لگے کہ وہ جذبہ حریت جو ہم نے اس دن کے جلوس میں مسلمانوں میں دیکھا۔ اگر ہم اسلام قبول کر لیں تو کیا وہ جذبہ ایمانی ہمیں بھی مل سکتا ہے۔ عرفان شاہ مشہدی صاحب نے فرمایا کہ کیوں نہیں۔ یہ جذبہ ہر صاحب ایمان کے لئے تحفہ خداوندی ہے۔ اس پر ان دس نوجوانوں نے آپ کے ہاتھ پر اسلام قبول کر لیا۔ تحفظ ناموس رسالت کے حوالے سے شاہ صاحب نے فرمایا۔

تحفظ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے سے بعض نام نہاد دانشور جو حقیقت میں ”دانش خرد“ بھی نہیں رکھتے۔ کہنا شروع کیا کہ مسلمانوں کو رواداری کا ثبوت دیتے ہوئے دریدہ دہنوں کو معاف کر دینا چاہیے۔ میں ان مغرب سے مرعوب پیٹ کے بندوں کو بتانا چاہتا ہوں کہ یہ مسئلہ اور اس پر شدت کا اظہار کسی فرد کی اختراع نہیں۔ ان لوگوں نے قرآن کا مطالعہ ہی نہیں کیا۔ ابولہب ساری زندگی بت پرستی کرتا رہا۔ شراب نوشی کرتا رہا۔ ہر عیب اس کی ذات میں جمع تھا۔ لیکن باب ہدایت اس پر بند نہ ہوا۔ لیکن جب ہاتھ اٹھا کر بارگاہ نبوت میں بے ادبی کی تو کائنات کے سب سے بڑے غیرت مند مالک ارض و سماء نے قانون فطرت نازل فرمایا۔ ”ہاتھ ٹوٹ جائیں ابولہب کے“ اب کوئی اس پر حاشیہ آرائی کرے، یہ قانون شدت تو خود خالق کائنات نے دیا ہے۔

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنہیں خالق کائنات نے رحمت للعالمین بنا

کر بیجا۔ جب وہ رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنہوں نے کوڑا چھینکے والوں کو معاف کر دیا۔ گانے بچھانے والوں کو معافی دے دی۔ جان کے دشمنوں کو امان عطا کر دی۔ قسم دیا کہ جو گھر کا دروازہ بند کرے اسے امان ہے۔ جو اسلام کے خلاف لڑی جائے والی جنگوں کے قائد ابوسفیان (جو بعد میں ایمان لائے) کے گھر میں داخل ہو جائے امان ہے۔ جو ہتھیار پھینک دے اسے امان ہے۔ جو کعبہ اللہ میں چلا جائے اسے امان ہے۔ لیکن چشم فلک نے اک عجیب منظر دیکھا جو وہ دیکھ کر حیران رہ گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنہوں نے اپنی زبان و کلام اور حرکات سے "توہین رسالت" کا جرم کیا ہے۔ انہیں کوئی امان نہیں جہاں میں قتل کر دیے جائیں۔ اس انداز محبوب کی تائید میں اللہ جبار و قہار نے سورہ احزاب کی آیت تیسرا تا زل قرمائی

کہ یہ ملعون جہاں کسی پائے جائیں پکڑے جائیں، خوب قتل کئے جائیں جیسا کہ گزشتہ مفسدین کے بارے میں اللہ کی سنت ہے اور اللہ بے عزت کے آئین میں کوئی تغیر و تبدل نہ پائیں گے۔ گویا کہ توہین رسالت کا قانون خود خالق کائنات نے واضح لفظوں میں بیان کر دیا۔

یہ اسی خالق و مالک کا قانون ہے جسے دنیا کے تمام مذہب کے لوگ مانتے ہیں عبد اللہ ابن مسعود ان بد نصیبوں میں شامل ہے۔ جو توہین رسالت کے قبیح جرم میں ملوث تھا۔ یہ بد بخت پہلے مسلمان ہوا پھر اپنی عقائد غالب آئی۔ مرتد ہونے کے بعد اس نے بارگاہ رسالت میں "جھوٹ" کرنی شروع کر دی۔ فتح مکہ کے موقع پر باب بڑے بڑے مجرموں کو معافی ملی، چچا جان کا کلیجہ چپانے والوں تک کو پناہ ملی لیکن سب گستاخان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جن کی تعداد مختلف روایات کے مطابق ۱۵ تا ۱۶ تھی ہے۔ قرآن مجید نے شاہد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو واجب القتل قرار دیا ہے۔ کیونکہ آقا نے وہ عالم کی توہین خود توہین باری تعالیٰ ہے۔

پھر سے دین اسلام اور اس کے ماننے والوں کی توہین ہے۔ اس لئے میرے

کریم آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم و توقیر پوری امت پر فرض کی گئی ہے۔
ان واضح احکام کے باوجود جو ہمیں مغرب زدہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ انعامات کی
رقم کا اعلان کر کے مسلمان قتل کی شہادت دیتے ہیں۔ اعلان کرنے والے ایسا سستی شہرت
کے لئے کرتے ہیں۔ انہیں معلوم نہیں کہ گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قتل کرنے
پر ابدی سعادتوں کا انعام تو رب واحد خود بخود دیتا ہے۔

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن ابی اسحاق کو ایک گستاخ کو
قتل کے لئے روانہ فرمایا۔ جب کامیاب ہونے کو فرمایا یہ چہرہ کامیاب شخص کا چہرہ
ہے۔ پھر حجرہ النور میں بلا کر عصا مبارک عطا فرمایا۔ ارشاد ہوا۔ عبداللہ یہ عصا کسی کو نہ
دیا باہر لے گیا۔ یہ جتنی انعام ہوا۔ فرمایا آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع
فرمایا ہے۔ صحابہ نے کہا ہاں کر پوچھیں کہ یہ کیوں نہ دیا جائے۔ واپس آئے عرض کی
ارشاد ہوا عبد اللہ قیامت کے دن جب مخلوق کا جہنم ظہور ہوگا میں اس عصا کی وجہ سے
میں تمہیں اپنے قریب بلاؤں گا۔ یہ تھا کہ گستاخانہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو واضح
جہنم کرنے والوں کو قیامت کے دن بطور انعام قریب رہے گا۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔
عزیز شاہ شہیدی انہیں سعادتوں کو پہنچنے پاکستان میں بھی ناموس رسالت صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جلوہوں کی زینت بن گئے۔ ان کی زبان سے لفظ ہر حق باطل کے
ایوانوں پر ایک غریب کاری بن کر لگتا ہے اور یہود و نصاریٰ کے ستانی ایجنٹوں پر لڑو
طاری گرا جاتا ہے۔

۱۳ فروری کی تاریخ ساز ہڑتال کے بعد حکومتی بے حسی اور دیہاتی جبر و تشدد کے
خلاف ۱۶ مارچ کو بروز جمعرات تحفظ ناموس رسالت ہڑتال کے زیر اہتمام جلسوں میں
شریک ہوئے۔ اس قافلہ محبت میں ان کے ساتھ بی محظوظ شہیدی، مولانا خادم حسین
رضوی، صاحبزادہ رضائے مصطفیٰ، مختار اشرف رضوی، علامہ قاسم بلوچی، محمد نواز شہید
ہلالی، مولانا طاہر مجسم، مولانا عباس فیضی، مولانا جہد منیر، سید واجد علی شاہ، عاشق حسین
لوہی گرفتار کر لیا گیا۔ بعد ازاں گورہا گیا گیا۔

محقق جلیل مصنف کتب کثیرہ چیئر مین تحفظ ناموس رسالت محاذ

حضرت مولانا مفتی محمد خان قادری

مہتمم جامعہ اسلامیہ لاہور سے خصوصی انٹرویو

حضرت مولانا مفتی محمد خان قادری ضلع نارووال تحصیل شکر گڑھ کے گاؤں بیڑیاں کلاں میں قیام پاکستان کے دو سال بعد یعنی ۱۹۴۹ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کا تعلق زمیندار گھرانے سے ہے۔ مفتی صاحب کے ماموں نے آپ کی ذہانت سے متاثر ہو کر آپ کو جامعہ حنفیہ سیالکوٹ میں علم دین کے حصول کے لئے داخل کروادیا۔ کچھ عرصہ بعد ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ شروع ہو گئی جس کی وجہ سے سیالکوٹ چھوڑ کر حضرت پیر سید مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے مرید خاص حضرت حافظ غلام احمد المعروف بابا جی کے مدرسہ میں جہلم حاضر ہو گئے۔ وہاں فارسی گلستان سعدی تک پڑھی تھی کہ دل و دماغ حفظ قرآن کی طرف متوجہ ہو گیا۔ لہذا وہیں قرآن کریم حفظ کیا اور پھر بھکھی شریف چلے گئے۔ کچھ دیر وہاں تعلیم حاصل کی جامعہ غوثیہ لالہ موسیٰ میں علمی پیاس بجھائی۔ آخر میں ایشیا کی معروف دینی درس گاہ جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون اوہاری گیٹ لاہور تشریف لائے اور یہیں پر درس نظامی کی تکمیل کی۔

حصول تعلیم کے بعد عملی زندگی کی شروعات جامعہ نظامیہ میں مسند تدریس پر بیٹھ کر کی۔ اس کے بعد اتفاق اسلامک اکیڈمی کی بنیاد رکھی اور ڈاکٹر طاہر القادری کو درس قرآن کے لئے یہاں لائے۔ مفتی صاحب کا شمار ادارہ منہاج القرآن کے بانیان میں ہوتا ہے۔ ۱۹۹۴ء میں آپ نے جامعہ اسلامیہ کی بنیادی رکھی شروع میں جامعہ رحمانیہ مولدین آباد پھر چوہدری منتقل ہوا۔ اس وقت جامعہ کی عمارت کرائے پر لی گئی تھی۔ اب مفتی صاحب کی شب و روز تک وہ دو سے جامعہ اسلامیہ کی عمارت تقریباً ۱۳ کنال ذاتی اراضی پر محیط ہے جہاں جامعہ اسلامیہ کی وہ منزلہ بلند اور جمہوریت عمارت اپنی

کشادگی کا ثبوت دے رہی ہے وہیں اس جامعہ کے سپوت اپنی کارکردگی کی بناء پر اس کا حسن مزید نکھار رہے ہیں۔

مفتی صاحب نے قلیل عرصے میں گرانقدر کام کر کے اہل علم کے ہاں اپنا ایک خاص مقام بنالیا ہے۔ مفتی صاحب سیاسی حلقوں میں غیر معروف سہی لیکن دینی و علمی حلقوں میں ایک جانی پہچانی شخصیت کے حامل ہیں۔ آپ تقریباً ۱۲۵ کتابوں کے مصنف ہیں۔ اس وقت آپ دفاع اسلام محاذ کے کنوینئر، تحفظ ناموس رسالت محاذ کے چیئر مین، کاروان اسلام کے مرکزی امیر اور امتحانی بورڈ و نصاب کمیٹی تنظیم المدارس کے ممبر ہیں۔ حکومتی سطح پر آپ کی علمی صلاحیتوں سے فائدہ اٹھانے کے لئے آپ کو پنجاب قرآن بورڈ اور انگریزیکٹو کونسل اتحاد بین المسلمین کا ممبر نامزد کیا گیا ہے۔

یہاں ایک بات کا ذکر کرنا دلچسپی سے ہرگز خالی نہیں ہو گا کہ مفتی صاحب نے عملی زندگی میں قدم رکھنے کے بعد دو چیزوں کا خلاف محسوس کیا۔ پھر اپنی ساری زندگی کو ان کی بہتری میں صرف کر دیا۔ ایک خلاء مثبت صاحب علم رجال کا اور دوسرا خلاء مثبت لٹریچر کا۔ مفتی صاحب نے ان کے متعلق کارکردگی کو محض اللہ و رسول کے فضل کے ساتھ تعبیر کرتے ہوئے بتایا کہ الحمد للہ افراد بھی تیار ہوئے ہیں اور لٹریچر بھی۔ میری خواہش تھی کہ ہم جدید قدیم نصاب پڑھائیں اور افراد تیار کریں۔ درسیات میں ایک طالب علم کا نتیجہ آتے آتے کم از کم ۱۵ سال لگ جاتے ہیں جب کہ یونیورسٹیوں اور کالجز کے طلباء کا سالانہ رزلٹ آتا ہے۔ اب تک ہمارے طلباء پچھلے سالوں میں یونیورسٹی لیول پر ایم اے عربی، ایم اے اسلامیات میں دوسری تیسری پوزیشن لیتے رہے ہیں۔ اس سال ہمارے طالب علم حافظ سلیم نے یونیورسٹی کی ۱۲۵ سالہ تاریخ کا ریکارڈ توڑا ہے۔ لٹریچر میں میری دلچسپی یہ ہے کہ اسلام کی تعبیر کو مثبت انداز میں پیش کیا جائے تاکہ مسلمانوں کو انتشار سے بچایا جاسکے۔ قوم کے ذہن کو اس شخصیت کی طرف موڑا جائے جس کے کار کی ضمانت اللہ تعالیٰ عطا کرتا ہے۔ اس شخصیت صرف

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کی ہے اس طرف قوم کا رخ موڑا جائے تاکہ قوم کی زیادہ سے زیادہ وابستگی ہو اور کل کوئی پریشانی پیش نہ آئے۔

مفتی صاحب کا یہ اترہ یو بحیثیت جسٹس میں تحفظ ناموس رسالت میں: مورخہ 2-05-2006 بروز منگل بعد از نماز مغرب جامع مسجد رحمانیہ سے متصل دفتر میں کیا گیا، اس اترہ میں میرے معاون افضل رشید نقشبندی اور محمد عثمان ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ہر وہ حضرات کو دلائل کی تعلیم نصیب فرمائے۔ محمد وحید نور

اہم نکات

آئندہ چند سالوں میں مسلمانوں میں ایسا رویہ کیلئے پیدا ہوگی اور غیر مسلموں کی غلامی سے نجات ملے گی۔

میں نے اپنے ساتھ ہماری بھی کڑی ہے کہ ہم (تار و تریں خیراں سے) آگاہ نہیں رہے۔

تحفظ ناموس رسالت میں نزاکہ قیام 2001ء میں ہوا

خاکوں کی اشاعت آزادی کیلئے آواز دی ہے۔

ہمارا جلوس شروع ہوئے سے قبل ہی توڑ پھوڑ اور المانک کو مذرا تش کرنے سلسلہ شروع ہو چکا تھا

اہم بالکل مطمئن ہیں کہ ہماری حکیمات میں سے کوئی ساقی ہنگام آزادی میں ملے نہیں۔

اپنے ہی مسلمان بھائیوں اور حکومتی المانک کو نقصان پہنچانا حرام ہے

اس وقت تقریباً ۱۹۰ فریڈیل میں ہیں۔

لوگوں کو اہل سنت کی خدمات نہیں بھائی انہوں نے ہمارے بارے میں غلط فہمیاں پیدا کی ہیں۔

مگر انہوں نے حکومت کو اس میں ملوث نہیں کی ہوئی ہے۔

- ۱۵ ہم نے پیرائے مشرف، وزیرِ مہتمم اور ذریعہ ملی تک مسلسل رابطے کے ہیں۔
- ۱۶ اس وقت عوام اور حکومت آپس میں معاون بن کر موشی احتجاج کر سکتے ہیں۔
- ۱۷ گستاخ رسول کی سزا بطور حد چھائی ہے۔
- ۱۸ گستاخ کی اعانت کرنا بھی گستاخی ہے۔
- ۱۹ عوام نے اپنا پورا راز و رکاوٹ یا حکمرانوں کی وجہ سے احتجاج میں کمی واقع ہوئی۔
- ۲۰ سارے دن کی جگہ گھنٹے کی ہڑتال، ہم نکل کر احتجاج کر رہے شریف اور
- ۲۱ امت پھر پاکستان میں خاموشی احتجاج کی جو یہ صورتیں ہو سکتی ہیں۔
- ۲۲ شورش کلد پاکستان میں حرام جب کہ افغانستان، کشمیر، عراق، فلسطین
- ۲۳ وغیرہ میں جاری ہے۔
- ۲۴ اگر اعلیٰ عہدہ والے بنی تو مستقل میں اہانت رسول کرنے والوں کے متعلق
- ۲۵ حقد قوی جاری ہو سکتا ہے۔
- ۲۶ ماہنامہ لائبریری بعدی کا مقصد تحریک ختم نبوت اور ایمانی مقصد ہے۔
- ۲۷ قادیانوں کا امت مسلمہ سے بیاد کی مخالفت ہے۔
- ۲۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم

- ۲۹ آپ کے خیال میں جہاد میں پونہ میں شائع ہوئے والے ۱۲ توہین آمیز
- ۳۰ خاکوں کی اشاعت کا پس منظر کیا ہو سکتا ہے؟
- ۳۱ مفتی صاحب خاکوں کی اشاعت کا اصل سبب تو امت مسلمہ کی تیزی ہے کیونکہ
- ۳۲ جب تک امت کا رعب قائم رہا کسی کو ایسی حرکت کرنے کی ہر بات نہیں
- ۳۳ ہوئی۔ انہوں نے محسوس کر لیا ہے نبی کریم قرآن کریم اور سنت نبوی سبلی
- ۳۴ اللہ علیہ وآلہ وسلم ہماری کمزوریاں ہیں کسی طرح ان سے مسلمانوں کا رعب
- ۳۵ کمزور کیا جائے۔ خاکوں کی اشاعت سے ان کا اندر بس ضرر و فکرم آتا ہے
- ۳۶ اور امت کو بھی یہ احساس ہے کہ شروع ہو گیا ہے کہ ان کو باطن و دھنک

ظاہر ہے ہم میں موجود ان کے مداح بھی اس واقعہ کے بعد مستقبل کے لئے کچھ سوچنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔

بعض یورپی ممالک کے علاوہ چند مسلمان ممالک نے بھی خاکے شائع کیے انہیں کس انداز سے دیکھتے ہیں؟

مفتی صاحب۔ قرآن کریم سورۃ نور میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو لوگ بری باتوں کو پسند کرتے ہیں وہ اچھے نہیں ہوتے۔ اسلام یہ چاہتا ہے کہ اچھائی کو پھیلایا جائے اور برائی کو دبایا جائے۔ اسی لئے اسلام کہتا ہے کہ زبان گالی تک نہ لاؤ۔ مسلمان تو تنگی کی اشاعت کرتے ہیں برائی اور منافقین کا کام ہے نقل کرنا سمجھانے کے لئے تو ہو سکتا ہے لیکن اسی سے بچنا اور مصلحتاً رہنا زیادہ بہتر ہے۔

خاکوں کی اشاعت کے رد عمل میں امت مسلمہ کا احتجاج موثر یا حکمرانوں کا؟ مفتی صاحب۔ سعودیہ کے علاوہ شاید کسی ایک آدھ ملک نے موثر احتجاج کیا ہو۔ سعودیہ نے مصنوعات کے بائیکاٹ اور سفیر وائس ہائے کے موثر اقدامات کئے لیکن پچھلے دنوں یہ حاکمات کردہ بائیکاٹ بھی ختم کر دیا۔

عوامی سطح پر مسلمانوں کا زبردست رد عمل ہوا اور میرے مطالعہ کے مطابق پہلی مرتبہ عرب لوگوں نے احتجاج کیا۔ پاکستان میں بھی بھرپور احتجاج ہوا۔ مجھے امید ہے کہ آئندہ چند سالوں تک امت مسلمہ میں بیداری کی لہر پیدا ہوگی اور غیر مسلموں کی غلامی سے نجات ملے گی۔

۱۵۶ اسلامی ممالک کے مشترکہ پلیٹ فارم OIC کا کردار کیسا رہا؟

مفتی صاحب۔ ہمارا کہنا ہے کہ ہم آزاد ہیں، آزادی جسم کے ساتھ ذہن کی بھی ہوتی ہے لیکن ہم اپنی غلامی میں ہی ہیں۔ ہم سے تمام سے نپٹنے اپنے نہیں آتے۔ پہلے اسے انہیں اپنا خیر خواہ سمجھتی تھی۔ حالانکہ قرآن و حدیث نے

واضح کر دیا ہے کہ یہ لوگ خیر خواہ نہیں ہوتے۔ ہم انہیں بہت اصول پسند سمجھتے ہوئے اپنی طور پر ان سے مجبوظ تھے۔ حالانکہ ان سے بڑھ کر کوئی متعصب نہیں نکلا۔ اب وہ مسلم ممالک جنہوں نے اپنا دفاع بھی نہیں کیا۔ لکھا ہے وہ کیسے ان کے خلاف بات کریں گے۔ میرا خیال ہے کہ امت اب آہستہ آہستہ ضرور ان کے پیچھے سے اٹھنے کی کوشش کر رہی ہے۔ اوائی سی کارکردار پہلے سے بہتر ہے لیکن جس طرح ہم چاہتے ہیں کہ بیک وقت سب کو یکجا کر دیا جائے یہ مشکل ہے۔

۱۵ خاکوں کی اشاعت تو مجاہد کے آخر میں ہوئی لیکن عالمی سطح پر اس کا رد عمل دہاوا بعد دیکھتے ہیں آیا آپ کے خیال میں ایسا کیوں؟

مفتی صاحب میں دوسروں کے متعلق تو بات نہیں کرتا البتہ میرے علم میں یہ بات پہلے نہیں تھی اور نہ ہی مجھے کسی نے بتائی تھی۔ مجھے بھی اخبارات کے ذریعے سے معلوم ہوا۔ پھر ہم نے اپنے ساتھیوں سے مشورہ کر کے طے کیا کہ اس کا نوٹس لینا چاہیے ہم چند ان اتھارڈ کرتے رہے کہ جماعتیں آگے آئیں اور کام کریں اور ہم ان کے ساتھ تعاون کریں گے۔ اس دوران کچھ لوگوں نے جلوں بھی نکالے لیکن ہمارے ذہن میں تھا کہ موثر احتجاج کیا جائے۔

۱۶ تاخیر کا سبب مسلم لیڈ یا تو نہیں؟

مفتی صاحب:۔۔۔ میڈیا کے ساتھ ہماری بھی کمزوری ہے کہ ہم آگاہ نہیں رہتے اخبارات نہیں پڑھتے، خبریں نہیں سنتے، اسلام تو کہتا ہے کہ لم یعرف زمان فہو حائل ہم بالکل منقطع ہیں، اخبارات کچھ دیکھ لیتے ہیں اور جب تک کوئی سوئی سی سرئی نہ لگے ہمیں پتہ ہی نہیں چلتا کہ معاملات کیا ہیں۔ اسے آپ غلط کہہ لیں یا کوئی اور نام دے دیں۔

۱۷ تحفظ ناموس و رسالت ختم کے قیام کی کیا جہات ہیں؟

مفتی صاحب ۔ محاذ کا قیام 2001ء میں ہوا اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ پرویز مشرف نے اقتدار میں آتے ہی 295 سی میں ترمیم کا اعلان کیا تھا۔ اس وقت لاہور میں اہل سنت کی موجودہ تنظیمات نے "تحفظ ناموس رسالت محاذ" کے نام سے مشترکہ پلیٹ فارم بنایا۔ اس محاذ کے قیام کے لئے ہر ایک نے بھرپور جدوجہد کی۔

پھر 2001ء سے اب تک کارکردگی کیا رہی؟

مفتی صاحب ۔ ابتداً محاذ میں لاہور کے سماجی ہی متحرک تھے۔ درمیان میں افغانستان کا مسئلہ آگیا تو ساتھیوں نے کہا محاذ کا عنوان اس میں فٹ نہیں آ رہا اس لئے ساتھیوں کی مشاورت سے، جامع اسلام آباد بنایا گیا اس میں سب کچھ آ جاتا ہے مثلاً عظمت قرآن اور افغانستان میں امر کی عدم اظہار وغیرہ۔ اب ناکوں کا مسئلہ اور راستہ حرم صلاہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حملہ تھا اس لئے فیصلہ کیا گیا کہ پرانے پلیٹ فارم پر ہی اس مسئلہ کے حل کے لئے کوشش کرنی چاہیے۔

مفتی صاحب ۔ ناکوں کی اشاعت کو آزادی اظہار سے تعبیر کیا جا رہا ہے آپ کا جواب یہ کیا ہے؟

مفتی صاحب ۔ میرے مطالعے کے مطابق آزادی اور شے ہوتی ہے اور آزادی اولاً آزادی حدوں کے اندر رہنے کا ہے تو لھیک اور آزادی ان جاتی ہے۔ اکثر پورے ممالک میں ایسے قوانین موجود ہیں کہ جتنے مذاہب کے بانی لوگ ہیں ان کے تقدس کا خیال کیا جائے۔ اب انہوں نے دو قوانین یا تو ختم کر دیئے گئے ہیں یا متاثر کر دیئے گئے ہیں۔ حدود میں اللہ تعالیٰ کی ذات پاک کا غضب و خیر میں کا تقدس قائم رہنا چاہیے۔ جب تقدس ختم ہو جائے پھر آزادی شروع ہوتی ہے پھر اس میں آزادی آتی ہے۔ اس لئے لازماً یہ حدود متعین کر لی جاتی ہیں۔ اگر انہیں پھر اسلام کی حد میں نہیں رہتے تو پھر کس انسان

کی عزت رہ جاتی ہے؟ اس صورت میں لازماً آزادی نہیں آوارگی ہوگی۔
۴۔ افروزی کی اجتماعی کال کا مقصد کیا تھا؟

مفتی صاحب۔۔۔ ہمارے ذہن میں تھا کہ کوئی ایسا احتجاج ہو جس سے یورپ میں احساس پیدا ہو کہ مسلمان ابھی زندہ ہیں۔ پاکستان کے دل شہر لاہور کے ساتھیوں نے فیصلہ کیا کہ ہم بھرپور کوشش کریں گے۔ اس کے لئے ہم نے اخبارات میں بھی اشتہارات دیے اور علماء نے بھی اپنے طور پر ہڈیاں کھینچ کر لاہور کی **جہاد** کے علمبرداروں اور شیعہوں کو **اسلام** پیش کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے ہمت کی، ہمیں تو آج تک یہ نکتہ چل سکا کہ پچھلے لاہور میں علماء اور **جہادوں** کے اتحاد کے متعلق بیزنس نے لکھا ہے۔ لوگوں نے از خود اپنے جہاد کا اعلان کیا ایسے محسوس ہوتا تھا جیسے وہ ہماری کال کے منتظر تھے۔ ہماری ہڑتال کی کال صرف لاہور تک محدود تھی لیکن ہمارے کچے بغیر ملک گیر ہڑتال ہوئی۔ محاذ کا فیصلہ یہ وقت اور لوگوں کے دل کی آواز تھی۔ میں نے **۷۷ء کی تحریک بھی لاہور میں دیکھی لیکن ایسی ہڑتال نہیں دیکھی۔** جس ہڑتال پر بھی گئے وہ لوگوں سے بھری ہوئی تھی، انہوں نے مرد و عورتیں سب ہر پاپا احتجاج تھے۔ محاذ کی کامیاب کال ہی اتنی قریب کالوں کی کامیابی کی آواز بنی۔ لاہور کے جو بیداری کا جہاد آیا بعد میں پورے ملک میں اس کا اثر سامنے آیا۔

۵۔ کثیر تعداد میں عوام کی شمولیت کی توقع تھی؟

مفتی صاحب۔۔۔ توقع تو تھی لیکن اس قدر نہیں۔ جب دو چار دن گزرے اور اطلاعات و اشتہارات سامنے آنا شروع ہو گئے تو ہم نے حکومت سے انتظامات کرنے کا کہا۔ احتجاج سے قتل حکومت سے آخری سینک میں **الکزیبر فراز** بھی، **مولانا احمد علی قصوری** اور **قادی خان محمد قادری** نے دلی

قانون راجہ بشارت اور دیگر انتظامیہ کو کہہ دیا تھا کہ پورا لاہور سڑکوں پر آ رہا ہے آپ انتظامات کریں۔

☆ ۱۴ فردری کی ہنگامہ آرائی میں کیا دیکھا؟

مفتی صاحب۔ میں اکثر جلوسوں میں پیدل شمولیت کرتا ہوں اس جلوس میں بھی پیدل ہی تھا۔ محاذ نے صرف ۱۴ فردری کو ہی جلوس نہیں نکالا بلکہ اس سے قبل بھی کئی جلوس نکالے ہیں وہ سب کے سب پر امن رہے ہیں اور کسی میں ایک بلب بھی نہیں ٹوٹا کچھ جلوس ایسے بھی نکلے کہ سڑک کے ایک جانب ٹریفک دھماں دھماں ہے تو دوسری جانب ہمارے جلوس انتہائی پر امن طریقے سے انعقاد پذیر ہے۔ نیکی ہے کہ بعض غیر جانبدار اخبارات نے لکھا کہ محاذ کے قائدین کب سے جلوس نکالتے آ رہے ہیں۔ آج تک کسی میں ہنگامہ آرائی نہیں ہوئی۔ میں اس بات پر خود حیران ہوں کہ ہمارا جلوس شروع ہونے قبل ہی توڑ پھوڑ اور المیہ کو ختم کر دینے کا سلسلہ شروع ہو چکا تھا۔ ہمارے بعض ساتھیوں نے توڑ پھوڑ کرنے والے افراد کو منع کرنے کی کوشش کی تو رگھو میں انہیں ڈنڈے مارے گئے۔ میری سمجھ سے ہالا ہے کہ توڑ پھوڑ کرنے والے افراد کون تھے؟ لیکن یہ بات طے ہے کہ کوئی مسلمان ایسا سوچ بھی نہیں سکتا ہم اس پر بالکل مطمئن ہیں۔ کہ ہماری تنظیمات میں سے کوئی ساتھی ہنگامہ آرائی میں ملوث نہیں۔

☆ کیا احتجاج سے قبل مظاہرین کو پر امن اور منظم رکھنے کے لئے کوئی کمیٹی تشکیل دی گئی؟

مفتی صاحب۔ ہم نے حکومت سے انتظامات کرنے کو کہا تھا اور اسے پیش کش بھی کی تھی کہ ہم اسے افراد لے۔ اس کے علاوہ محاذ کے جتنے ساتھی تھے وہ سارے جلوس کے ارادہ رکھنے والے جلوس کو کنٹرول کر رہے تھے۔ یہ بات انتہائی

اہم ہے کہ جتنی اہم عمارات یا شاہراہیں ہوتی ہیں وہاں حکومت پولیس کو سول کپڑوں میں کھڑا کرتی ہے لیکن اس دن وہاں کوئی ایسا انتظام دیکھنے میں نہیں آیا۔ اخباری اطلاعات کے مطابق ۳۰ منٹ تک توڑ پھوڑ ہوتی رہی اور اٹلاک کو خدراؤ تش کیا جاتا رہا لیکن پولیس نے موجود ہونے کے باوجود انہیں نہیں روکا۔ یہ انتہائی حیران کن مسئلہ ہے۔

۶۵ احتجاجی مظاہرے میں آپ نے مقدموں کا خدربیان کرتے ہوئے اختتامی دعا سے انکار کیوں کیا؟

مفتی صاحب: لیکن ایسی کوئی بات نہیں ہوئی۔ میں پیدل تھا اور مرکزی قاعدین کے لاک سے تھوڑا پیچھے تھا میں نے ایک ساتھی مسعود الرحمن کو ڈاکٹر صاحب سے رابطہ کر کے اپنے پاس لانے کا کہا۔ ریگیل چوک سے تھوڑا آگے ڈاکٹر سر فراز نسیمی صاحب میرے پاس تشریف لانے میں نے ان سے کہا کہ تھوڑا پھوڑ زیادہ ہو گئی ہے اور آگ بھی لگی ہوئی ہے۔ ہمارا اس سے کوئی واسطہ نہیں اور ہم اسے گوارہ بھی نہیں کرتے لہذا ہمیں پر احتجاجی مظاہرے کا اختتام کر دہ کیونکہ محاذ کے تمام ساتھیوں کا اس وقت آپس میں فوری رابطہ نہیں تھا اس لئے اس پر عمل درآمد نہ ہو سکا۔

۶۶ ۱۳ فروری کو محاذ نے کیا کھویا اور کیا پایا؟

مفتی صاحب: جہاں تک احتجاج کا تعلق ہے اس میں تو ہم کامیاب رہے البتہ توڑ پھوڑ کے واقعات سے وحشی پریشانی ضرور ہوئی۔ دراصل ہم ملک و قوم کے خیر خواہ ہیں ہم ان چیزوں کو ہرگز پسند نہیں کرتے۔ ہم نے کل بھی کہا تھا اور آج بھی کہتے ہیں کہ جن لوگوں نے یہ کام کیا ہم ہرگز ان کی وکالت نہیں کرتے۔

۶۷ ۱۳ فروری کی توڑ پھوڑ کو ملکی ایجنسیوں کی کارروائی یا دینی ہاتھ کی صفائی سے

تعبیر کیا جا رہا ہے آپ کی کیا رائے ہے؟

مفتی صاحب... اس بارے میں تحقیق کرنے کے بعد ہی کچھ کہا جاسکتا ہے۔ اسلام کا یہی حکم ہے کہ تحقیق کرنے کے بعد بات کیا کرولہذا میں کسی پر الزام نہیں لگا تا۔ حکومت کا فرض ہے کہ وہ ان لوگوں کو پکڑے جن کی تصاویر اس کے پاس ہیں اس سلسلے میں ہم حکومت کے معاون بنیں گے۔

☆ کیا اسلام اپنے ہی مسلمان بھائیوں اور حکومتی املاک کو نقصان پہنچانے کی اجازت دیتا ہے؟

مفتی صاحب... یہ حرام اور سراسر غلط ہے ہمارا اسلام اس چیز کو بالکل نہیں مانتا۔

☆ اب تک کتنے افراد پکڑے گئے اور کتنے پس دیوار زنداں ہیں؟

مفتی صاحب... اس وقت تو کافی افراد پکڑے گئے تھے لیکن اس وقت ڈاکٹر سرفراز نعیمی سمیت تقریباً ۱۹۰ افراد جیل میں ہیں۔

☆ حوصلہ افزائی کے لئے اب تک ان افراد سے کتنی مرتبہ جیل میں ملاقات کی ہے۔؟

مفتی صاحب... ساتھی تو جاتے ہیں کیونکہ مجھ پر دہشت گردی کا مقدمہ ہے اس لئے مجھے اجازت نہیں ملتی اس کے باوجود جہاں جہاں تک میرے رابطے ہیں اور جو کچھ میں کر سکتا تھا کر رہا ہوں اور ضرور کروں گا۔

☆ اجازت کس طرف سے نہیں ملتی؟

مفتی صاحب... ہوم سیکرٹری کی جانب سے کیونکہ ملاقات ان کی اجازت کے بغیر نہیں ہو سکتی۔

☆ گرفتاریوں کے پیچھے سیاسی دشمنی کا فرما ہے یا مسلکی دشمنی؟

قاضی صاحب... جہاں تک میں اس معاملے کو سمجھ پایا ہوں اس کے مطابق کچھ لوگوں کو اہل سنت کی خدمات بھائی نہیں تھیں۔ ان لوگوں نے اہل سنت کے

خلاف غلط فہمیاں پیدا کیں۔ جس کی بنیاد پر یہ سارے معاملات ہوئے۔ اہل سنت محبت وطن لوگ ہیں ان کا کردار ماضی میں بھی صاف رہا ہے اور ان شاء اللہ مستقبل میں بھی صاف ہوگا۔ بہر کیف گرفتاریوں سے حکومت کو عزت نہیں ملی بلکہ بہت بدنامی ہوئی ہے۔

☆ اسیران تحفظ ناموس و رسالت کی رہائی کے لئے کیا اقدامات کئے ہیں؟ مفتی صاحب... جو اقدامات قانون کے دائرے میں رہ کر ہو سکتے تھے وہ سب کئے، پروگرام، حکومت سے رابطے اور ملاقات اس کا حصہ ہیں اس کے علاوہ حکومت میں اہل سنت کے بارے میں جو غلط فہمیاں پیدا ہو گئیں ہیں۔ انہیں دور کرنے کی ضرورت پورکوششیں کی گئی ہیں۔ میرا ذاتی خیال ہے کہ حکومت سمجھ گئی ہے کہ اس سے غلطی ہوئی ہے اسے اس کا ازالہ کرنا چاہیے۔

☆ اب تک کن اعلیٰ احکام سے رابطہ کیا ہے؟ مفتی صاحب... ہم نے کسی اعلیٰ عہدیدار سے رابطہ نہیں چھوڑا، پروجیکشن وزیر اعظم اور وزیر اعلیٰ تک مسلسل رابطے کئے۔ کچھ انفرادی رابطے بھی ہوئے لیکن اجتماعی طور پر ہونے چاہتے تھے۔ اجتماعی رابطوں کی حکمت عملی طے کرنے کے لئے ۱۳ مئی کو میٹنگ ہو گئی۔

☆ کیس کی پیروی کون کر رہا ہے؟

مفتی صاحب... ہماری جتنی تنظیمات ہیں ان میں ایسا کوئی منظم سلسلہ تو نہیں ہے لیکن میاں خالد حبیب الہی صاحب سینئر وکیل ہیں وہ ہمیشہ محاذ کے ساتھ تعاون کرتے رہے ہیں۔ ان کے علاوہ عارف اعوان اور غلام مصطفیٰ چوہدری صاحب پر مشتمل کمیٹی کافی محنت کر رہی ہے۔

☆ کیا ان کی... کارکردگی سے مطمئن ہیں؟

مفتی صاحب... بعض وجوہ کی بنیاد پر تاخیر تو ہو سکتی ہے لیکن بدلتی شامل نہیں۔

اگر حکومت اسیران تحفظ ناموس رسالت کو فوراً رہا نہیں کرتی تو مستقبل میں کیا پالیسی اپنائیں گے؟

مفتی صاحب: اس سلسلے میں پریشرد آلنے کے جو بھی اخلاقی و قانونی راستے ہیں ان سب کو اپنائیں گے۔

تصویر موجود ہونے کے باوجود گورنمنٹ مجرموں کو کیوں نہیں پکڑتی؟

مفتی صاحب: آپ کے ذریعے میرا بھی حکومت سے یہی سوال ہے۔

خاکوں کی اشاعت کے خلاف کیا مزید احتجاج کی ضرورت ہے؟

مفتی صاحب: ضرورت تو ہے عوام اور حکومت آپس میں معاون بن کر موثر احتجاج کر سکتے ہیں اس سلسلے میں ٹکڑاؤ کی کیفیت سے بچنا ہوگا۔

آپ ۱۴ فروری کے بعد کچھ عرصہ روپوش رہے اس کی وجہ؟

مفتی صاحب: اس کا مقصد یہ تھا کہ آدمی باہر رہنے سے ہی کچھ نہ کچھ کرتا ہے۔

ڈاکٹر سرفراز نعیمی صاحب گرفتاری پر مجبور ہو گئے تو ہم نے فیصلہ کیا کہ کچھ

اول باہر رہیں تاکہ کچھ نہ کچھ کرتے رہیں۔

محاذ میں شامل بعض جماعتیں اجتماعی احتجاج کی جگہ انفرادی احتجاج کا راستہ

اپنائے ہوئے ہیں کیا یہ طریقہ درست ہے؟

مفتی صاحب: محاذی پالیسی ہے کہ اگر کوئی جماعت اپنے طور پر احتجاج کرنا چاہے

تو یہ ہر مسلمان کا حق ہے اور اسے اس کی اجازت ہے۔

گستاخ رسول کی شرعی سزا کیا ہے؟

مفتی صاحب: اگر تحقیق کے ساتھ کوئی شخص گستاخ رسول ثابت ہو جائے تو قانون

کے دائرے میں رہتے ہوئے جو سزا مقرر ہے حکومت اسے دے۔ اس کی

بطور حد سزا پھانسی ہے۔ پاکستان میں ۲۵۵ سی باقاعدہ اسی مقصد کے لئے ہے

گستاخ رسول کی اعانت کرنے والوں کے متعلق کیا حکم ہے؟

مفتی صاحب کستاخ کی اعانت کرنا بھی گستاخی ہے اور یہ کہا میں بھی شامل ہے۔
☆ کیا گستاخ رسول کی توبہ قبول ہو سکتی ہے؟

مفتی صاحب علماء مالکیہ توبہ نہیں سنتے وہ اسے زندیق کا حکم دیتے ہیں جب کہ احناف میں کچھ لوگ اس کے قائل ہیں کہ وہ شخص مرتد ہوتا ہے زندیق نہیں ہوتا۔ امت کی اکثریت مالکیوں کے قول کو ترجیح دیتی ہے اور یہی مذہب مختار ہے۔ امام بکلی ”السیف المسلول“ میں فرماتے ہیں کہ شافع اور احناف اس کو مرتد قرار دیتے ہیں اور مرتد کی توبہ قبول ہوتی ہے جبکہ حنابلہ اور مالکی اے زندیق کہتے ہیں اور زندیق کی توبہ قبول نہیں۔

☆ آپ کس قول کو اختیار کرتے ہیں؟

مفتی صاحب میں بھی امت کی اکثریت کیساتھ ہوں۔

☆ مستقبل میں عوام اور حکومت پر خا کوں کے حوالے سے کیا ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں؟

مفتی صاحب حکومت کی ذمہ داری عوام سے زیادہ ہے اور عوام کو بھی چاہیے جہاں تک ممکن ہو حکومت کو متوجہ کرے۔ حکومت کی جانب سے نہ تو سفارتی بائیکاٹ ہوا اور نہ ہی تجارتی بائیکاٹ ہوا، مسئلہ جوں کا توں ہے۔ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ اس مسئلے کو اٹھائے اور میدان عمل میں برہمے۔ عوام بھی جن جن اشیاء کا اپنے طور پر بائیکاٹ کر سکتے ہیں کریں۔

☆ احتجاج میں واضح کمی کی وجوہ کیا ہیں۔

مفتی صاحب امت مسلمہ جو کوشش کر سکتی تھی اس نے کی، اب حکمرانوں کو چاہیے تھا کہ وہ اس مسئلے کو لیتے۔ عوام نے تو اپنی طرف سے پورا زور لگا دیا۔ حکمرانوں کی وجہ سے احتجاج میں کمی واقع ہوئی۔ اب ہر روز تو ہڑتالیں نہیں ہو سکتیں، روزانہ کاروبار بند نہیں ہو سکتے۔

سڑکوں پر نکل کر احتجاج کرنے کے علاوہ اور کوئی طریقہ اختیار نہیں کیا جاسکتا؟ مفتی صاحب میں نے ساتھیوں کو خوش کش کی تھی کہ ہمیں آہستہ آہستہ احتجاج کے طریقے میں تبدیلی کرنی چاہیے مثلاً سارے دن کی ہڑتال کی جگہ، گھنٹے کی ہڑتال، ایک آدھ گھنٹہ سب لوگ باہر آجائیں اور مل کر دودھ شربت پڑھیں۔ امامت تمام لاہور اور پاکستان خاموشی اختیار کرے، وغیرہ وغیرہ یہ طریقے بھی اختیار کرنے چاہیے تاکہ اس سے ملک و قوم کا نقصان نہ ہو اور احتجاج بھی ہو جائے۔

احتجاج میں تبدیلی کی ابتداء کھلاؤ گے پلیٹ فارم سے کیوں نہیں کی جارہی؟ مفتی صاحب ہم نے دودھ شربت کے حوالے سے سوچا تھا لیکن بعض معاملات ایسے آگے جس کی وجہ سے کال نہیں دے سکے۔

کیا محاذ کا اتحاد ممکن ہے؟

مفتی صاحب ہماری کسی سے کوئی لڑائی نہیں یہ ایک مشترکہ پلیٹ فارم ہے۔ ہمیں چھوٹی موٹی جو ٹیمیں آتی ہیں انہیں ہم شامل کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ اگر کوئی خاص جلسہ میں آجائے تو آسکتا ہے ہم نے بھی نہیں روکا۔

خون کش حملے کے متعلق تو آپ نے اور دیگر مفتیان کرام نے فتویٰ دیا لیکن اہانت رسال کرنے والوں کے متعلق اور گستاخ ممالک کے سوشل بائیکاٹ کے متعلق فتویٰ کیوں جاری نہیں کیا جا رہا؟

مفتی صاحب خود کش حملہ پاکستان میں حرام ہے۔ افغانستان، کشمیر، عراق، فلسطین وغیرہ تو جائز ہے۔ پاکستان یا کسی بھی اسلامی ممالک میں کسی مسلمان یا مسجد پر حملہ کرنا جائز ہے۔

جن لوگوں نے خاکے شائع کئے ہیں امت مسلمہ نے ان کے سروں کی قمیٹیں رکھی ہیں ہم ان کو جواز سمجھتے ہیں۔ فتویٰ بھی جاری ہوا۔ ہاں ان کی اجتماعی فتویٰ جاری

نہیں کر سکے۔ لیکن دشمن تو سب کا ایک ہی سہہ و سرایا۔ فتویٰ اقل کے گروہ کی
نہیں کہ یہی الفاظ بولے جائیں سر کی قیمت بھی بولا جاسکتا ہے۔

مستقبل میں متفقہ فتویٰ کی امید کی جاسکتی ہے؟

مفتی صاحب: ہاں اگر اہل علم کی ماسے بنے تو ان کا مشاہدہ جائے گا۔

قارئین ماہنامہ لائبریری بعدی لاہور کے نام پیغام

مفتی صاحب: ماہنامہ لائبریری بعدی میں ماہنامہ اللہ مسئلہ ختم نبوت کے حوالے سے

مولانا شاہجہان صاحب اہل کا مقصد تحفظ ختم نبوت پر ایمانی مقصد ہے

قارئینوں نے اپنے بارے میں کافی فائدہ سمجھا ہے اور کہیں ہیں کہ ہم اس

طرح سے ہی ہیں۔ جس طرح مفتی شافعی ہیں حالانکہ ان کا امت مسلمہ سے

بہادری اختلاف ہے۔ اس سال نے متفقہ کر دیا ہے کہ ہمارے میں کافی کام

کیا ہے۔ قارئین کو پتا ہے کہ اس کی تحریک کی مزید شرافت کہ ہیں اور اس

کے اعوان ہیں۔ کیونکہ اس سال میں ہوتا ہے۔

فخر سادات حضرت پیر سید محفوظ مشہدی

علامہ پیر سید محمد عرفان شاہ مشہدی

سلام عقیدت

اور
ناموس رسالت
کے تمام اسیروں

صاحبزادہ محمد ضیاء الحق نقشبندی جلالی

جامع مسجد پرانی بڑی منڈی رحمانیہ لاہور

اسلامی علوم کی معیاری درس گاہ

تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان سے الحاق شدہ

دارالعلوم

جامعہ غوثیہ تعلیم القرآن

برائے طلباء و طالبات

جامع مسجد زینب فاروق کالونی والٹن لاہور کینٹ

شعبہ حفظ اور عالمہ فاضلہ برائے طالبات

اور

WWW.NAFSESLAM.COM

شعبہ حفظ، درس نظامی برائے طلباء کی کلاسز جاری ہیں

منجانب

قاری محمد خان قادری و اراکین انتظامیہ لاہور

5824921-0300-4273421-0333-4852534

توہین رسالت کبھی ہونے نہیں دینگے
مر جائیں یہ احرار کبھی ہونے نہیں دینگے

قریہ قریہ شہر

عاشقان مصطفیٰ کی سرگرمیاں

WWW.NAFSEISLAM.COM

ماہنامہ لائبریری بعدی

کے نمائندوں کی رپورٹوں کی روشنی میں

لہذا، اہلادب، صاحبِ بشارت احمد نقشبندی، ایم پی اے عبد الرحمن راجپوت، علامہ عظمت علی شاہ ہمدانی، مفتی محمد ابراہیم قادری، علامہ مختار احمد قادری، مفتی عبد الحلیم ہزاروی، شبیر الہ طالب، سید قتیل، نجم قادری، مولانا شفیق احمد قادری، مولانا قاضی احمد نورانی، مولانا عبد الحلیم قادری، مولانا امام حسین گوڑوی، پیر عبد الحفیظ آف بھر چونڈی، علامہ شبیر احمد غمیری، مولانا محمد جب علی نصرت نسیمی، مشرف محمد قادری، صاحبزادہ محمد غوث صاحبی، امان اللہ خان نیاز قیصر، وکیٹ، انجمن توحیداتان اسلام کے سربراہ شارق، طہر القزنی، ڈاکٹر سجاد المصطفیٰ، جمیل راجپوت، مولانا سید مظفر حسین شاہ، محمد صدیق راجہ راجہ، وکیٹ، شیخ عمران الحق، سلم حسین، اے بی آئی کے عبید نورانی سمیت دیگر علماء کرام وقائدین نے کیا۔

جمعیت علماء پاکستان کی پیریم کونسل کے چیئرمین علامہ شاہ محمد انس نورانی صدیقی نے کہا کہ سرکارِ دہ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت اللہ سے محبت ہے اگر ہم تخت ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے کوئی کردار نہیں کر سکتے تو ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا امتی کہواتے کہ کوئی حق نہیں۔ انہوں نے اس امر پر اظہارِ افسوس کیا کہ آج ہمارے حکمران اپنے اس فرض سے غافل ہیں کہ انہیں اپنے اعمال کا اللہ تعالیٰ کے یہاں جواب دینا ہے۔ صاحبزادہ علامہ شاہ محمد انس نورانی نے کہا کہ حکمرانوں نے اپنے بیرونی آقاؤں کی خوشنودی کے لئے دینی حمیت اور غیرت کو گرونی ڈھلایا ہے۔ جب پاکستان کی حکومت جو نئے الزامات پر مسلمانوں کو پکڑ پکڑ کر ان کے حوالے کر رہی ہے تو پھر وہ آج مسلمانوں کے مجرم گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو امرِ یکہ سے کیوں طلب نہیں کرتی۔ انہوں نے کہا کہ روئے زمین کے کسی بھی حصے میں شاہِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے دیگر مسائل میں الجھار ہی ہے تو نہ ساری طلاق ہو کر عام کر کے عیاشی، فحاشی اور بے حیائی کو فروغ دیکر بہشت کی اور جہنم کی کھڑکیاں کھول دیں تو ہر سال اور ہر شان کیا جا رہا ہے انہوں نے کہا کہ آج کے جھگڑاؤں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حکومت کے لئے ایک الٹا

ہے۔ یہ ملک نظام مصطفیٰ کے خلاف کے لئے حاصل کیا گیا ہے یہاں کوئی اور غیر مسلمانوں کے لئے قابل قبول نہیں ہوگا جناب کی صوبائی حکومت کی طرف سے ان کے اشارے پر صوبہ میں تحریک تحفظ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پابندی عائد کر کے علماء پر جھوٹے مقدمات قائم کر کے اور دینی مدارس کے طلبہ کو پابندی حاصل کر کے قہر الہی کو دعوت دے رہی ہے انہوں نے عوام سے اہل کی کہ وہ تحفظ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے مصروف جہاد بوجہ میں اور اس راہ میں آئے والی ہر صعوبت کو استقامت سے برداشت کریں۔

مرکزی جماعت اہل سنت پاکستان کے امیر میاں عبدالخالق قادری
نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عالم کفر نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
شان اقدس میں بے ادبی کر کے پوری ملت اسلامیہ کو غمزدار کیا ہے آج کی دنیا میں
تحریک تحفظ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شروع ہو چکی ہے اور یہ اس وقت
تک جاری رہے گی جب تک گستاخانہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان کے منہ
انجام تک نہیں پہنچایا جاتا۔ انہوں نے کہا کہ امام احمد رضا، امام شاہ احمد نورانی کی وی
ہوئی فکر اور تربیت کے مطابق مقام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تحفظ لازمی ہے ورنہ
کا مرکز اور محور ہے ہم اس راستے میں کسی رکاوٹ کو نہ داشت نہیں کریں گے ہم
پاکستان سمیت ناموس تمام مسلم ممالک کے حکمران سے خطاب کر رہے ہیں کہ وہ ناموس
رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تحفظ کے لئے اپنی حیثیت اور غیرت منظر پر کریں اور
بے ادبی کرنے والوں کی سرپرستی کرنے والے ممالک سے تجارتی اور سفارتی تعلقات
ختم کر دیں۔ ہم کسی بھی وقت غلامان مصطفیٰ کو اسلام آباد کی کال دے سکتے ہیں پھر
حالات کی تمام تر ذمہ داری نااہل حکمرانوں پر عائد ہوگی۔

جمعیت علماء پاکستان کے سربراہ ممتاز ماہر تعلیم پروفیسر شاد فرید الحق
نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ شان رسالت میں قرآن کے حوالہ ساتھ
نیچے میں لاشوں کے بار بار امت مسلمہ نے اپنے بھروسہ کا اظہار کیا ہے

لوگ اس تحریک کی مخالفت کر رہے ہیں وہ دائرہ انسانیت سے خارج ہیں یورپ نے خود تہذیبوں کے ٹکراؤ کا سامان کیا ہے اس تہذیبی تصادم کو روکنا اب کسی کے لئے ممکن نہیں رہا پاکستان ایک اسلامی مملکت ہے اس کے حکمرانوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ شان رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں گستاخی کرنے والوں کا محاسبہ کر کے حکومت اپنی سطح پر ذمارک اور دیگر یورپی ممالک سے سفارتی اور تجارتی تعلقات ختم کرے اور عوام ان ممالک کی مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کر کے اپنا کردار ادا کریں۔ انہوں نے کہا کہ غلامان مصطفیٰ، ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرنے کے لئے تیار ہیں انہوں نے عوام سے ہاتھ اٹھوا کر وعدہ لیا کہ وہ یورپی مصنوعات کا استعمال ترک کر دیں گے۔

مرکزی جماعت اہلسنت کے ناظم اعلیٰ علامہ سید محمد عرفان شاہ مشہدی نے کانفرنس کے شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پوری دنیا میں امن و سکون اسی صورت میں قائم ہو سکتا ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے عظمت دی ہے پوری دنیا ان کی عظمت کو تسلیم کرے اگر ایک ارب چالیس کروڑ مسلمانوں کے حقوق کو آج تسلیم نہیں لیا تو پھر دنیا میں تہذیبوں کا تصادم ہوگا جس کے نتائج پوری دنیا کو بھگتنے پڑیں گے انہوں نے کہا کہ پورے یورپ میں انشاء اللہ لبیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا افراسیم منعقد کی جائیں گی اور دنیا میں اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان کا شک قائم کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جنرل پرویز مشرف نے بش کی غلامی کا سارا حساب کھل کرنے کی کوشش کی ہے جب کہ جنرل پرویز مشرف نے مرکزی جماعت اہلسنت پاکستان کے وفد سے ملاقات کے دوران یہ باور کرایا تھا کہ وہ سید ہیں اور حضرت خواجہ غریب نواز کی اولاد میں سے ہیں۔ لیکن اگر انہوں نے غلامی رسول کا حق ادا نہیں کیا تو ان کی یہ نسبت ان کے کسی کام نہیں آئے گی۔ انہوں نے کہا کہ ماحولان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا برحق شیخ مصطفیٰ ہی ہو سکتا ہے۔ جو عظمت

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دل سے تسلیم کرے انہوں نے تجویز پیش کی کہ تو بین رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معاملے کو عالمی عدایت انصاف میں فیصلہ کرنے کے لئے نہیں بلکہ معاملے کی وضاحت کے لئے لے جانا انتہائی ضروری ہے۔ امت مسلمہ عظمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے اپنا تن من دھن سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار ہے۔ انہوں نے وفاقی وزیر اطلاعات شیخ رشید پر کڑی تنقید کرتے ہوئے کہا کہ شیخ رشید کہتا ہے، کہ مولوی ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مسئلہ کو اپنی دکان چمکانے کے لئے استعمال کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ علماء اسلام تمہاری طرح بے ضمیر نہیں جو کہ چڑھتے سورج کے پجاری اور روز بروز آقا بدلتے والے ہوں۔ تم بٹش کے بوٹ پالش کرنے میں اپنی عافیت سمجھتے ہو اور ہم نائی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حق نمک ادا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں انہوں نے کہا کہ عالمی سطح پر مغربی دنیا کے سامنے مقام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منوا کر دیں گے۔

رکن قومی اسمبلی صاحبزادہ ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر

نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حکومت اسمبلی کے فلور پر شان رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں گستاخی کے معاملے کو مشترکہ معاملہ قرار دیتی ہے لیکن ممی میدان میں حکمران توہین کرنے والوں کی صف میں کھڑے نظر آتے ہیں انہوں نے سوال کیا کہ اگر ایسا نہیں ہے تو پھر پنجاب میں تحریک تحفظ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پابندی کیوں لگائی جا رہی ہے اور علامہ ڈاکٹر سرفراز نعیمی سمیت دینی مدارس کے طلباء اور دیگر قائدین کو رہا کیوں نہیں کیا جاتا۔ انہوں نے کہا کہ صدر پرویز مشرف بٹش کو راضی کرنے یا مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی میں سے کسی ایک کو اختیار کرنا ہوگا لیکن شاید وہ یہ سمجھتے ہیں کہ اقتدار امریکہ دینے والا ہے جب کہ اقتدار دیے والے ذات اللہ تبارک و تعالیٰ کی ہے اب بھی وقت ہے کہ حکمران امت مسلمہ کی قیادت کریں اگر انہوں نے ایسا نہیں کیا تو ان کا حشر بھی گستاخی کرنے والوں جیسا ہی ہوگا۔

انہوں نے کہا کہ متحدہ مجلس عمل حضرت علامہ امام شاہ احمد نورانی صدیقی مرتدہ کی نشانی ہے اور تحریک ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی امام نورانی کا ہی مشن ہے۔ یہ تحریک مقام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تحفظ اور نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نفاذ تک جاری رہے گی۔

سنی تحریک کے سربراہ محمد عباس قادری شہید

کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حکومت پنجاب تحفظ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پابندی عائد کرنے کے بجائے ہندو آئین رسم بسنت پر پابندی عائد کرے جس کے نتیجے میں درجنوں بے گناہ اپنی قیمتی جانیں گنوا بیٹھیں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ طاغوتی طاقتیں سلمان رشدی، تسلیمہ نسرین اور منیر شاہ جیسے شاتمان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا کر کے غیور مسلمانوں کے خلاف سازشیں کرتی رہی ہیں لیکن اعلیٰ حضرت امام احمد رضا نے ان کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور قائد اہل سنت امام شاہ احمد نورانی نے قادیانیت کا پردہ چاک کیا، محمد عباس قادری نے جمعیت علماء پاکستان کی جانب سے ۲۸ مارچ کو مینار پاکستان لاہور میں لبیک یا رسول اللہ کانفرنس کے انعقاد کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں اس کے لئے حکومت پنجاب کی اجازت کی ضرورت نہیں علمائے اہل سنت کال دیں تو ہم عظمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہر احتجاجی تحریک میں بھرپور شرکت کریں گے انہوں نے کہا کہ جب تک اتحاد اہل سنت نہیں ہوگا سازشوں کا بازار گرم رہے گا علماء و مشائخ آج اتحاد اہل سنت کا اعلان کریں ہم ان کی اطاعت کرنے کے لئے تیار ہیں۔

آزاد کشمیر قانون ساز اسمبلی کے رکن پیر عتیق الرحمن فیض پوری

نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ توہین رسالت کرنے والے سب سے بڑے دہشت گرد ہیں میں سعودی عرب اور ایران کی حکومتوں کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے لیجان رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں گستاخی کا فوری نوٹس لیا حکومت

پاکستان بھی جرات کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس معاملہ پر اسلامی سربراہی کا نفرنس طلب کر کے شان رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں کستاخی کرنیوالوں کو، جب اہل حق قرار دے اور تحفظ ناموس رسالت مصطفیٰ کا مقدمہ بھر پور انداز میں لڑے۔ ہمیں اس معاملے میں معذرت خواہانہ رویہ اختیار کرنے والے حکمران منظور نہیں۔

مرکزی جماعت اہل سنت سندھ کے امیر مفتی محمد جان نعیمی

نے لبیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نفرنس کو اتحاد اہل سنت کا مظہر قرار دیتے ہوئے کہا کہ آج کی یہ عظیم الشان کا نفرنس کی کامیابی کے موقع پر میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ ان شاء اللہ دسمبر کو سہون شریف میں صوبائی سطح پر لبیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نفرنس منعقد ہوگی۔

جے یو پی پنجاب کے جنرل سیکرٹری قاری محمد زوار بہادر

نے شرکاء کا نفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ لاہور میں تحریک تحفظ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکومت کی ایجنسیوں نے پر تشدد بنایا جب کہ پر امن احتجاجی مظاہرے دشمنان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف تھے نہ کہ حکومت کے خلاف مگر حکومت نے ان کو ریاستی ہتھکنڈوں کے ذریعے روکنے کی کوشش کی اور قائدین اہل سنت کے خلاف جھوٹے مقدمات قائم کر کے پابند سلاسل کیا۔ اس موقع پر انہوں نے جے یو پی کے زیر اہتمام اٹھائیس مارچ کو مینار پاکستان لاہور میں لبیک یا رسول اللہ کا نفرنس کے انعقاد کا اعلان کیا۔

مناظر اسلام پروفیسر علامہ سعید احمد اسد

نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کوئی سمجھوتہ نہیں ہوگا کیونکہ یہ ایمان کا مسئلہ ہے۔ شاتم رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو موت کی سزا پر کچھ لگاتے یہ ہوادے رہے ہیں کہ گستاخ رسول کو سزائے موت اور درست نہیں ہے وہ لوگ سن لیں کہ یہ اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فیصلہ

ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم ان کے وفادار ہیں جو مصطفیٰ کے غلام ہیں۔
 لبیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نفرنس کی قراردادیں
 قرار نمبر 1:- او آئی سی کا ہنگامی اجلاس فوری طلب کیا جائے۔

تحفظ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور توہین رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کے مجرمین کے خلاف مسلمانان پاکستان اور اہل سنت و جماعت کا لاکھوں نفوس پر
 مشتمل یہ عظیم الشان اجتماع صدر پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ دینی اور قومی
 غیرت و حمیت کی صحیح ترجمانی کرتے ہوئے او آئی سی کا ہنگامی سربراہی اجلاس فوری
 طلب کریں، ہماری رائے میں یہ اجلاس مدینہ منورہ میں مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 میں منعقد کیا جائے اور تمام مسلمان حکمران خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مولجہ
 اقدس میں باادب کھڑے ہو کر صلوٰۃ و سلام عرض کر کے ناموس رسالت صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم کی پاسبانی اور تحفظ کا عہد کریں۔ مجوزہ کانفرنس میں توہین رسالت صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم کے مجرمین اور ان کو تحفظ دینے والے ممالک کے خلاف ٹھوس سفارتی،
 سیاسی و اقتصادی تا دہی اقدامات کا اعلان کرے اور ایسے ممالک کی مصنوعات کا
 اجتماعی بائیکاٹ کیا جائے اور ان سے سفارتی و تجارتی روابط منقطع کئے جائیں۔ دنیا
 بھر کے تقریباً ڈیڑھ ارب مسلمانوں کے ترجمان اور نمائندہ ادارے او آئی سی کی توہین
 رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سنگین مجرمانہ مسئلے پر بے حس اور بے عملی نہ صرف
 قابل تشویش بلکہ قابل مذمت ہے۔

قرارداد نمبر 2:- ڈنمارک، ناروے اور ان تمام ممالک کی مصنوعات کا فوری
 بائیکاٹ کیا جائے۔

جب تک ہمارے حکمران عامۃ المسلمین کی ترجمانی سے غفلت برت رہے ہیں
 اور قومی جذبات کا ساتھ دینے اور ان کی صحیح ترجمانی کرنے کے بجائے مخالف
 احوال پر چل رہے ہیں یا محض بے ضرر مذمتی بیانات پر اکتفا کر رہے ہیں اور چاہتے

ہیں کہ سارے مسلمان دینی قوتی، اور ملی بے قیمتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے توہین رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس ظالمانہ وار کو برداشت کر لیں اور عشتی رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آئینہ دار کسی تو انا، جاندار اور ایمان افروز احتجاجی رد عمل کا مظاہرہ نہ کریں۔ مسلمانوں کا فرض ہے کہ اپنے حکمرانوں کے اس رویے اور بے عملی کی شدید مذمت کریں۔ اہل سنت و جماعت کے لاکھوں نفوس پر مشتمل یہ عظیم الشان کانفرنس تاجروں، صنعتکاروں، بینکاروں، تمام کاروباری حلقوں، تھوک فروشوں اور تاجران سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ دُنمارک، ناروے اور ان تمام ممالک کی مصنوعات کا فوری بائیکاٹ کا اعلان کریں جو توہین رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مبنی خاکوں کی اشاعت کو جاری رکھے ہوئے ہیں اور آزادی اظہار کی آڑ میں ان کو تحفظ دے رہے ہیں۔

قرارداد نمبر 3- حق اظہار رائے اور حقوق انسانی کے منشور کی تدوین نو کا مطالبہ یہ عظیم الشان لبیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کانفرنس پر زور مطالبہ کرتی ہے کہ حقوق انسانی کے منشور کی تدوین نو کی جائے اور کروڑوں اربوں انسانوں کی مذہبی اقدار کو پامال کرنے، دینی جذبات کو مجروح کرنے اور ذہنی اذیت رسانی کو شکنجہ جرم قرار دیا جائے اور اس طرح کے جرائم کے مرتکب افراد کو نرائل کے لئے ایسی آزاد بین الاقوامی عدالت کے حوالے کیا جائے جس میں مسلمان جج بھی شامل ہوں۔ یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ آزادانہ اظہار رائے کے حق کی تعریف از سر نو متعین کی جائے اور اس حق آزادی کے حوالے سے مذہبی جذبات کو مجروح کرنے کو قابل سزا جرم قرار دیا جائے۔

قرارداد نمبر 4- توہین رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مجرموں کو ذہنی و فکری دہشت گرد قرار دے کر انہیں عبرتناک سزا دی جائیں۔

لبیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کانفرنس بر ملا اعلان کرتی ہے کہ مسلمان، حقوق انسانی یا آزادی اظہار کی آڑ میں توہین رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہرگز

برداشت نہیں کریں گے۔ دہشت گردی کے خلاف مصروف پیکار مغربی دنیا سے ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ جسمانی اذیت کی طرح روحانی اذیت رسالتی کو بھی دہشت گردی کی تعریف میں شامل کر کے توہین رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مجرموں کو ذہنی و فکری دہشت گرد قرار دے کر انہیں عبرت ناک سزائیں دی جائیں۔

قرارداد نمبر 5- عراق میں مقدس مقامات پر امریکی ایجنٹوں کے ذریعہ ہونے والے حملوں اور تباہی پر منظور قرارداد

یہ عظیم الشان لبیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نفرنس عراق کے سامرا کے علاقے میں امام حسن عسکری اور امام نقی ہادی کے مزارات پر بم دھماکوں اور اس کے بعد حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزارات پر حملوں کی شدید مذمت کرتی ہے۔ نیز عراق میں مساجد اہل سنت پر حملوں کے واقعات کو بھی تشویش کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ عراق صحابہ کرام، اہل بیت اطہار اور اولیاء کرام کے مزارات کے حوالے سے اہل سنت کی خاص عقیدتوں اور محبتوں کا مرکز ہے۔ اب جب کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے توہین آمیز خاکے شائع کرنے پر پوری دنیا کے مسلمان امریکہ اور یورپی ممالک کی حکومتوں کے خلاف سخت احتجاج کر رہے ہیں اور اس احتجاج کی شدت میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے اور مسلمانوں کے تمام مسائل سے تعلق رکھنے والے اس میں پیش پیش ہیں تو اس اتحاد کو توڑنے کے لئے اور توجہ بنانے کے لئے اسرائیل اور امریکہ نے عراق میں یہ کھناؤنا اور قابل مذمت اقدام کیا ہے۔ یہ کانفرنس توقع کرتی ہے کہ مسلمانوں کی شیعہ اور سنی قیادت یقیناً اس سازش کا ٹھیک ٹھیک ادراک کرے گی حالات کو کنٹرول کرنے میں اپنا کردار ادا کرے گی امت مسلمہ اس وقت ایک بہت بڑی قاب مادیات اور تہذیبی تغیر سے گزر رہی ہے جو مغربی فساد انگیزوں کے لئے سخت باعث تشویش ہے۔ اور وہ اپنی سازشوں میں مصروف ہیں یہ کانفرنس ان سازشوں کی شدید مذمت کرتی ہے اور امید رکھتی ہے

کرامت اپنے عزم و حوصلے سے اسے پوری طرح ناکام بنانے کی۔
 قرارداد نمبر 6 تحریک تحفظ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دبانے کی
 سازش کی مذمت

لاکھوں عوام اہل سنت کی یہ فقیہہ المثال کانفرنس، وفاقی حکومت کی جانب سے
 اسلام آباد، راولپنڈی اور حکومت پنجاب کی جانب سے صوبے کے مختلف شہروں
 بالخصوص لاہور میں تحریک تحفظ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بے حرطافت
 دبانے کی کافرانہ روش کی شدید مذمت کرتی ہے۔ 14 فروری 2006ء کو پنجاب کی
 بے حس حکومت نے جس طرح تحفظ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ریلی کو شہوتاڑ
 کیا اور پھر تحفظ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محاذ کے راہنما اور تنظیم المدارس
 اہل سنت پاکستان کے جنرل سیکرٹری حضرت علامہ ڈاکٹر محمد رفیع انجمی اور جمعیت علماء
 پاکستان و مرکزی جماعت اہل سنت پاکستان کے رہنماؤں کے خلاف دہشت گردی
 ایکٹ کے مقدمات قائم کئے۔ 600 سے زائد کارکنان کو پابند سلاسل کیا دارالعلوم
 نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور سمیت مدارس اہل سنت پر چھاپے مارے گئے، طلبہ کو ہراساں
 کیا گیا، علماء کی عدم موجودگی میں ان کے عزیزوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ یہ تمام اقدامات
 ناقابل برداشت ہیں۔ اب جب کہ علامہ ڈاکٹر رفیع انجمی بڑی جرات کے ساتھ رضا
 کارانہ گرفتاری دے چکے ہیں ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ ان سمیت تمام
 قائدین تحریک ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سے جھوٹے مقدمات ختم کئے
 جائیں اور قائدین و کارکنان کو فی الفور رہا کیا جائے۔

قرارداد 7۔ الیکٹرانک میڈیا پر بے حیائی کے فروغ اور بسنت کی مذمت

آج کا یہ عظیم اجتماع ”جشن بہاراں“ اور ”بسنت“ کے نام پر عریانی، فحاشی کو
 فروغ دینے کی شدید مذمت کرتا ہے۔ یہودیوں کی سرپرستی میں کام کرنے والی ملی
 لیٹل لپنیاں باقاعدہ منظم طریقے پر لاہور اور ملک کے دیگر شہروں میں بے حیائی کو

پھیلا رہی ہے۔ اس سلسلے میں الیکٹرانک میڈیا کا کردار انتہائی گناہگار ہے۔ بعض چینل مسند کے نام پر بھنگڑے، ہتھیار گانے اور رقص و سرود کے بے پرواہ پروگراموں کی اس طرح تشہیر کر رہے ہیں کہ گویا وہ ملک و قوم کی خدمت کر رہے ہیں۔ مسند ناٹ اور ورلڈ میوزک کنسرٹ کے نام پر یہ اعمال ان کہ یہ دنیا کا مسد سے بڑا میوزک کنسرٹ ہے بے غیرتی اور بے شرمی کی انتہا ہے ان خراب اخلاق پر نگاہوں میں کافروں اور مسلمانوں کی تفریق کو قہر کیا جا رہا ہے۔ **شریہ حیات** کے پائے لالے جا رہے ہیں۔ ثقافت کے نام پر کثافت بھیلانے کے اس عمل کی ہم خطہ خدمت کرتے ہیں اور اس برائی میں شامل ہونے کو مستحب کرتے ہیں کہ اسلام پاکستان کو معاشرے کے نامور نہیں، اسلام کے احکامات کی خلاف ورزی نہ کریں اور نہ غیرت مند مسلمان ان کے خلاف کسی بھی کارروائی پر مجبور ہوں گے۔ خیرات حکومت وقت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ بے حیائی کے اس طوفان کو روکنے میں اپنا کردار ادا کرے۔

قرآن اور نبی ﷺ - تحریک تحفظ ناموس رسالت کو کئی گونے سے کی مذمت
لبیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غر ناس عظیم الشان اجتماع تحریک
 تحفظ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نکلا دیکھ اور پرنٹ ایڈیا پر گج گورج
 نہ دینے کی تمہید مذمت کرتے ہیں۔ بعض جھوٹا صورت دکھائی دے قتل پیش آنے
 والے حالے کو تو اچھا کر دشت علی دکنیز کی اسلئے طور پر پیش کیا لیکن ملک بھر کے
 تحفظ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ان اجتماعات کو جن میں انکھوں
 عاشقان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شریک ہو رہے ہیں صرف چند سیکند دیے جاتے
 ہیں اسی طرح بعض اخبارات اجتماعات کے شرکاء کی تعداد ظاہر کرنے میں نفل سے کام
 لیتے ہیں۔ ہم تمام ملکی اور غیر ملکی خبر رساں، نشریاتی اور اشاعتی اداروں اور ان کے ذمہ
 داران کو مستحب کرتے ہیں کہ وہ تحریک تحفظ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گورج
 دینے میں نفل سے کام نہ لیں۔ اخبارات، اہم اجتماعات کو صفحہ اول پر رکھیں ان پر

اور یہ تحریر کریں، چیلن ان اجتماعات کو نہ صرف خیروں بلکہ مثبت تبصروں میں شامل کریں اور اپنا پیشہ وارانہ اخلاقی اور دینی فریضہ احسن طور پر انجام دیں۔ واضح رہے کہ آج کی بیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نفرین، تحریک تحفہ مومنوں رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اب تک ہونے والے اجتماعات میں سب سے بڑا اجتماع ہے اور اس کو صحیح کو درجہ ملانے والے کے ناقابل برداشت ہو جائے۔

قرآن و تفسیر و کتب و رسائل و غیره

آج کا یہ فقیر المثال (الحق) خیر و بخشنے کے شائق و مالِ مہربان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
شاگردوں کے ہوا دیوں کی شہید ہوتے کرتے ہیں اور حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا
ہے کہ وہ گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شاگردوں کے ہوا دیوں کو فی الفور
گرفتار کر کے توہین و مالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جرم میں سزا موت دے۔
داخیج ہے کہ ذہنی حیات کے حافی گناہوں خیر و بخشنے کے جس جرم کے ذمہ
داران کو بھی قتل کر چکے ہیں اور اب تک زندہ رہتے پھر رہے ہیں۔ نیز ملک بھر ہا خصوص
کراچی میں خیر مثال (الحق) خیر و بخشنے کے شاگردوں کی پستوں پر بھی یہ ہندی لگا کی جائے۔ اس
کے ساتھ ساتھ ہم یہ بھی مطالبہ کرتے ہیں کہ کراچی ماسٹران صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کا شہر ہے ایک نہ بھی ٹیگم نے کراچی کی دیواروں پر ال سنت و بدعت کے عقائد
کے خلاف اشتعال اٹھایا تھا کی ہے۔ انتھار ایسے انتھار پھیلاتے والوں کو فی
الفور گرفتار کرے۔

دیرہ غازی خان میں ماہنامہ

لاہمی بعدی لاہور

حاصل کرنے کے لئے بہار نے محمد سعید خاں مستوفی

مستوی آلودہ پاکستانی چوک اور دھمازی خاص سے اہلکار

فخر علماء حق

● حضرت علامہ خادم حسین رضوی

● ڈاکٹر سرفراز نعیمی

● پیر سید محفوظ مشہدی

● علامہ مولانا طاہر تبسم قادری

اور تمام اسیران ناموس رسالت کی عظمت کو سلام

مکتبہ الفجر سرانے عالمگیر ضلع گجرات

اچھی اور معیاری کتابیں

حاصل کرنے کے لئے تشریف لائیں

مولانا محمد فاروق، ندیالوی، نائب امیر تحریک فدایان ختم نبوت پنجاب
پیر سید ضیاء الدین مشہدی، امیر تحریک فدایان ختم نبوت ضلع گجرات

توہین آمیز خاکوں کے خلاف

جمعیت علماء پاکستان اور تحریک فدا یان ختم نبوت بھائی پھیرو کے شب و روز

رپورٹ: اسد اللہ حیدر نودانی

یورپی اخبارات میں قابل اعتراض خاکے اور کارٹونز شائع ہونے سے دنیا بھر میں ہر کلمہ گو کو دلی صدمہ ہوا۔ نہ صرف پاکستان بلکہ پورے عالم اسلام میں جو رد عمل ہوا کسی کی نظر سے پوشیدہ نہیں ہے۔ اس رد عمل سے کفار بھی ایک دوسرے سے اظہار یکجہتی کرنے لگے۔ امریکہ، برطانیہ اور یورپی ممالک نے اپنے اپنے طرز عمل سے ڈنمارک کی پشت پناہی کی۔ لیکن عالم اسلام کے حکمران اپاہجوں، گنگووں، بہریوں کی طرح، بے بس اور مفلوج دکھائی دے رہے ہیں۔ اس کے باوجود عالم گیر احتجاج نے ثابت کر دیا کہ بقول ظفر علی خان

نماز اچھی حج اچھا روزہ زکوٰۃ اچھی

مگر میں باوجود اس کے مسلمان ہو نہیں سکتا

نہ جب تک کٹ مروں میں خولجہ بطحا کی عزت پر

خدا شاہد ہے کامل میرا ایمان نہیں ہو سکتا

ان حالات میں جمعیت علماء پاکستان اور تحریک فدا یان ختم نبوت بھائی پھیرو کے قائدین نے فیصلہ کیا کہ خاکے شائع کرنے والے یورپی ممالک کے خلاف بھرپور احتجاج کیا جائے اور عوامی بیداری کے لئے پرنٹ میڈیا اور منبر و محراب سے استفادہ کیا جائے۔

چنانچہ فیصلہ کیا گیا کہ ۱۰ فروری کو توہین آمیز خاکے شائع کرنے والے ممالک کے خلاف احتجاجی جلوس نکالا جائے۔ اس سلسلہ میں دعوت نامے تقسیم کئے گئے اور مساجد میں اعلانات کروائے گئے، بعد نماز جمعہ جامع مسجد اہل اربعہ رضویہ سے ان

قیادت مفتی نذیر احمد قادری خطیب جامع مسجد سے جلوس نکالا گیا۔ جلوس تھانہ والی مسجد کے باہر اختتام پذیر ہوا۔ اس موقع پر مفتی نذیر احمد قادری، مولانا امجد علی ہاشمی، مولانا محمد نصر اللہ مجددی، مشتاق احمد نورانی، مجلس عمل کے ضلعی راہنما حاجی محمد رمضان، تحریک فدایان ختم نبوت کے (راقم) محمد اسد اللہ حیدر نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ توہین آمیز خاکوں کی اشاعت اسلام کے خلاف بہت بڑی سازش ہے۔ ایسا کرنے والے دنیا کے امن کو جہاں کرنا چاہتے ہیں۔ اقوام متحدہ اس کا نوٹس لے ورنہ مسلمان پوری دنیا میں امن کی ضمانت نہیں دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ کسی بھی ملک کا قانون کسی کے مذہب کے خلاف بات کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ مذہبی شخصیات کی توہین کرنے کے خلاف بھی قانون موجود ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین پر ڈنمارک کی حکومت کا اخبار کے ایڈیٹر کے خلاف کارروائی نہ کرنا اس بات کا ثبوت ہے کہ تمام مغربی ممالک توہین رسالت کی اس سازش میں ملوث ہیں۔ جلوس میں جمعیت علماء پاکستان کے رہنماؤں چوہدری محمد عباس جاوید، صوبیدار محمد شریف خورشید، تحریک فدایان ختم نبوت اور مرکزی جماعت اہل سنت کے سینکڑوں کارکنان نے شرکت کی۔

۱۲ فروری کو فری نورانی ڈسپنری میں جمعیت علماء پاکستان تحریک فدایان ختم نبوت، مرکزی جماعت اہل سنت اور انجمن نوجوانان اسلام کے عہدیداروں کا اجلاس ہوا۔ جس کی صدارت محمد اسد اللہ حیدر سیکرٹری نشر و اشاعت تحریک فدایان ختم نبوت پنجاب نے کی۔ اجلاس میں مولانا امجد علی ہاشمی، مولانا مقصود احمد، مولانا نور الدین قادری، فہیم اختر اور دیگر عہدیداران شریک ہوئے۔ اس موقع پر مشتاق احمد نورانی نے حالات حاضرہ پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ اسلام تمام مذاہب کے احترام کا سبق دیتا ہے۔ مسلمان تمام سابق انبیاء پر ایمان رکھتے ہیں۔ مسلمان کسی نبی کی توہین کرنا تو دور کی بات ہے سوچ بھی نہیں سکتا۔ لیکن اس کے برعکس مغربی دنیا قرآن پاک اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین کر کے اسلام دشمنی کا ثبوت دیتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اسلام کے خلاف اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والے

سب سے بڑے دہشت گرد ہیں، اقوام متحدہ و آستانہ کے مرتکب افراد کے خلاف طے کاروائی کرے۔ حافظ مقصود احمد نے کہا کہ گستاخانہ خاکے شائع کرنے والے ممالک سے حکومت اپنے سفیروں کو واپس بلائے اور ان سے تعلقات منقطع کر لے۔ یہ ایک مقامی حکومتیں گستاخانہ کو سزا دیں نہیں دیتیں۔

۱۴ فروری کو تحفظ ناموس رسالت محاذ کی اپیل پر لاہور کی طرف بھائی چیرہ میں بھی ہڑتال کی گئی۔ ہڑتال میں جمعیت علماء پاکستان، انجمن تاجران، تحریک فدا یان قمر نبوت، احساس فاؤنڈیشن کے عہدیداران، سید ذاکر حسین، چوہدری عباس جاوید، مشتاق احمد نورانی، حافظ مقصود احمد، مفتی نذیر احمد قادری، محمد اسد اللہ حیدر، مولانا محمد نصر اللہ مجددی، مرزا انجم اختر، شیخ محمد منشاہ، ملک تاج الدین، ڈاکٹر عبد الرشید، ڈاکٹر عبد اللطیف، ڈاکٹر محمد اشرف، چوہدری حیدر ریاض، عبد الباقی، ڈاکٹر، اودو، ڈاکٹر شکیل احمد بھٹی، اصغر علی بھٹی، چوہدری جمال الدین، مرزا احساس فاؤنڈیشن کے سید بال حسین شاہ، رانا شہزاد اقبال، عنصر محمود، ملک افتخار، حاجی عامر، رانا حسین ایدہ، وکیٹ اور دیگر کارکنان نے بھرپور حصہ لیا۔ جامع مسجد انوار غوثیہ دہلیہ سے سربراہی جلوس کا آغاز ہوا جس کی قیادت سابق ضامی ناظم رانا امتیاز احمد خاں اور مذکورہ تنظیموں کے عہدیداروں نے کی۔ جلوس میں نعرہ تکبیر و رسالت، امریکہ مرہ دور، امریکہ کا جو یار ہے خدا ہے تہا رہے، گستاخ ممالک سے سفارتی تعلقات منقطع کرو، سید مرشد کی یا نبی، خدای رسول میں موت بھی قبول ہے کے فلک شکاف نعروں سے سربراہی چیرہ کی گونج اٹھی۔ جلوس کے دوران صدر بٹش کے پتے بھی جلانے گئے۔ جلوس دہلی کی مسجد سے واپس جامع مسجد انوار غوثیہ میں اختتام پذیر ہوا جس موقع پر رانا امتیاز احمد خاں، حافظ مقصود احمد، مشتاق نورانی، محمد اسد اللہ حیدر، مولانا نور الدین قادری، مولانا محمد نصر اللہ مجددی، مولانا امجد علی باغی، مولانا عبد العزیز قاسمی نے اپنے اپنے خطابات میں کہا کہ ناموس رسالت کی خاطر عوام نے اتحاد کا مظاہرہ کیا ہے جو قابل تحسین ہے۔ مگر ہم

حکمرانوں کی عدم دلچسپی کی مذمت کرتے ہیں۔ حکومت فوری طور پر گستاخ ممالک سے سفارتی تعلقات ختم کرنے کا اعلان کرے۔ انہوں نے کہا کہ یہودی نصاریٰ مسلمانوں کے دوست نہیں ہو سکتے۔ اللہ تعالیٰ نے بھی ان پر لعنت بھیجی ہے۔ ان سے تعلق رکھنا اسلام سے غداری ہے۔ عوام نے ناموس رسالت کے تحفظ کی خاطر کسی قسم کی بھی قربانی دینے سے دریغ نہ کرنے کا عہد کیا ہے۔

۷۔ افروری تحریک فدایان ختم نبوت کی اپیل پر کرام مفتی نذیر قادری حافظ مقصود احمد مولانا نور الدین قادری، خلیل الرحمن، مشتاق احمد لورائی، مولانا غلام رسول ہمدانی اور دیگر علماء کرام نے جمعہ کے خطابات میں تاجران اور عوام کو جلوس میں شرکت کرنے پر خراج تحسین پیش کیا۔

۲۲ فروری کو جمعیت علماء پاکستان اور تحریک فدایان ختم نبوت کی اپیل پر شہر بھر کی مساجد میں جمعۃ المبارک کے اجتماعات میں علماء کرام مفتی نذیر احمد قادری، حافظ مقصود احمد، مولانا غلام رسول ہمدانی، مولانا نور الدین قادری، مشتاق احمد لورائی، خلیل الرحمن، مشتاق احمد قادری، صاحب اللہ نے کہا کہ ناموس رسالت سے متعلق حکومت کا رویہ غیر جمید ہے۔ مقدمات، گرفتاریاں اور جھڑپوں سے تحفظ ناموس رسالت کی تحریک کو دبایا نہیں جاسکتا۔ حکم ان مغربی ممالک کی فوجوں کی حاصل کرنے کے لئے اسلام دشمنی کا مظاہرہ کر رہی ہے۔ اس لئے کہ اس احتجاج کرانے والوں نے تو اپنا پورا نہیں کی یہ حکومتی ایجنسیوں کا کام ہے۔ قراقرظوں کے قریب مطالبہ کیا کہ اسیران ناموس رسالت کو فوری طور پر رہا کر کے مقدمات ختم کئے جائیں۔

تکمیل مارچ کو جمعیت علماء پاکستان کا اجلاس جامع مسجد انوار ٹیڈ، ضویہ میں زیر صدارت میں مفتی نذیر احمد قادری مولانا اجلاس میں جمعیت علماء پاکستان کے مولانا غلام قاسم لورائی، عباس جاوید چوہدری، مشتاق احمد لورائی، عابدی محمد رمضان، اکمل دادا، قریبہ فدایان ختم نبوت کے مولانا مقصود احمد، محمد، عبد اللہ عیوب، مولانا نور الدین

قادی، مولانا نصیر احمد قادری، سیکرٹری محمد یوسف، انجمن تاجران کے چوہدری ریاض احمد شیخ، محمد منشاہ، ڈاکٹر خالد جاوید، ڈاکٹر محمد اشرف، ڈاکٹر عبدالرشید اور دیگر حضرات نے شرکت کی۔ علماء کرام نے تحفظ ناموس رسالت کے لئے صواب کرام اور علماء کرام کی خدمات کو سراہتے ہوئے کہا کہ تحفظ ناموس رسالت کی خاطر کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ انہوں نے تاجران سے اپیل کی کہ 3 مارچ کی برائیاں کو کامیاب بنانے کے لئے اپنا کردار ادا کریں۔

3 مارچ جلہ۔ عروقت و نعت شریف کے شروع ہوا۔ جلسہ سے سنی علماء ملتقی نذیر

احمد قادری، مولانا تاج محمد نورانی، مولانا مقصود احمد، قادی غلام، رسول نبیاء، مشتاق احمد نورانی، تاجران ڈاکٹر عبدالرشید، حاجی محمد رمضان، مولانا سعید اللہ قاسم، مولانا عبد العزیز قاسمی، مولانا محسن خالد نے خطاب کیا جب کہ سٹیج سیکرٹری کے فرائض مشتاق احمد نورانی، کے سرانجام دیئے۔ علماء کرام نے اپنے خطاب میں حکومتی اسلام دشمنی، مدارس، انجمن پالیسیوں کی سخت مذمت کرتے ہوئے حکومت سے کہا کہ گستاخانہ خاکے شائع کر کے، ہمارے ممالک سے تہارتی، سفارتی تعلقات ختم کئے جائیں۔ تحفظ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حیوات کے قائدین و اراکین کو ہمارے ان پر تو تم کے گئے دہشت گردی کے مقدمات ختم کئے جائیں۔ پروگرام ۲۰۰۰ء اسلام آباد سیدنا ابوبکر حسین شاہ کی دعا پر القسام پڑھ لیا ہوا۔ سلطان روڈ پر امریکہ اور وہ ملک کے پرمندانہ آتش کے گئے اور حکومت کے خلاف غرہ بازی کی گئی۔

جھوٹے نبی "ملک حمید کذاب" کی گرفتاری

مجھے خالصہ کے رہائشی ملک حمید نے نبوت کا دعویٰ کیا تو مقامی لوگوں نے پولیس کو اطلاع کی پولیس حمید کو گرفتار کر کے قحان بھائی پھیرنے لے آئی۔ جب قحان یہ خبر پھیلی چڑاواں لوگ سڑکوں پر آ گئے۔ قحانے کا گھیراؤ کر لیا پولیس سے ایکہائی مطالبہ قحان حمید کذاب کو ہمارے حوالے کیا جائے۔ پولیس نے عوام کو متحضر کرنے

کے لئے فائرنگ اور آنسو گیس استعمال کی مگر عوام نے فائرنگ آنسو گیس کی پرواہ
کے بغیر احتجاج جاری رکھا۔

احتجاج کو ختم کروانے کے لئے پولیس نے ضلعی ناظم راہہ حیات خاں کو بار بار مگر
عوام نے ضلعی ناظم کی اپیل پر کوئی توجہ نہ دی۔ پھر علماء کو بلایا گیا۔ جن میں مولانا قاسم
لورانی، مولانا مقصود احمد، مفتی ضیاء الحسن صدیقی اور علامہ نصر اللہ چودھری شامل تھے
انہوں نے بھی سیکرٹری اعلیٰ کو یہ مضمیر دیا۔

295c کے تحت مقدمہ درج ہو چکا ہے لیکن لاہور میں بھی جگا دیا گیا ہے اس
لئے آپ منتشر ہو جائیں۔ آہستہ آہستہ لوگ گھروں کو پہلے شروع ہوئے۔ شام سے
رات دو بجے تک لوگ تھانہ کے دروازہ کے سامنے کھڑے رہے۔ سیکرٹری ناظم بھی
تاجروں نے ہسپتال کر کے ختم، غصے کا اظہار کیا۔ کیس کی جلدی سے لئے مختلف
جماعتوں نے اشتراک سے کمپینیاں تحلیل دی گئی تھیں۔ علامہ غلام مصطفیٰ اور
مدنی، رجوت اسلامی سے تعلق رکھنے والے رانا سعید احمد خاں اور شمعون رانا کو روکے ہیں۔

۳ مارچ پاکستان کے مسئلہ میں عدالتی فیصلہ کے بعد لاہور میں بھی احتجاج ہوا۔
چھینہ مارنے، مٹیل، گھیاڑ میں بھی ہڑتال ہوئی۔ جامعہ مرتضویہ فرید یہ کہیا نہ میں بہت
بڑا اجتماع ہوا۔ جس میں تمام سہ لاکھ کے لوگوں نے شرکت کی۔ علامہ غلام محمد اہرار
برکاتی کی صدارت میں ہوئے، اگلے دن سے سنی علماء مولانا رانا سعید احمد چودھری، مولانا
غلام فرید طاہر، مولانا سعید غلام حسین میراں، مولانا اقبال احمد فاروقی، عالم یونین کونسل
راج محمد اشرف۔ یونیورسٹی مکتبہ کے مولانا محمد یوسف، مولانا عبد الواحد، ابلہ میٹ مکتبہ
کے حافظ محمد الیاس نے خطاب کیا۔ اس موقع پر پیر ارقطی حسین سید الطاف حسین
شاہ، مولانا عباس توری، مولانا محمد سعید برکاتی، مولانا داغ علی، مولانا خالد الدین، حافظ محمد
اکبر فیضی، مولانا خادم حسین رضوی، قادری آفتاب، حافظ منور حسن، حافظ محمد اکبر فیضی،
مدنی، علامہ ابراہیم نقشبندی، مولانا محمد یوسف، مولانا عبد القادر، مولانا عبد الغفور اور حافظ

عبد الکریم بھی موجود تھے۔ مولانا غلام محمد ابراہیم برکاتی نے خطاب میں کہا کہ تو تین آمیز خاکے حادثاتی طور پر نہیں چسپے بلکہ یہ سب کچھ باقاعدہ پلاننگ سے کیا گیا ہے۔ کفار کی اس حرکت نے مسلمانوں کو بیدار کر دیا ہے۔ یورپی دنیا میں بلیک یا رسول اللہ کے نفرت پکڑتے ہوئے احتجاج کیا گیا۔ ایک قرارداد کے ذریعے امیر انعاموں رسالت کو ہر اکرتے کا مطالبہ کیا گیا۔

۱۶ مارچ کو اسے اسے **امیر انعاموں رسالت** کی پہلی کے لئے احتجاجی جلسہ کے انتقام پر سید عرفان شاہد شہیدی، سید کھوسو شہیدی، علامہ غلام حسین رضوی اور دیگر کارکنان کی گرفتار پڑے۔ مارچ کو جلسہ کے خطبات میں احتجاج کیا گیا اور قراردادوں کے ذریعے علماء کی پہلی کا مطالبہ کیا گیا۔

بلیک یا رسول اللہ کا نفرتس

علامہ شمس الدین عظیمی راجستھانی نے کہا کہ "بلیک یا رسول اللہ کا نفرتس" کا انعقاد کیا گیا۔ **کافرتس** سے خطاب کرتے ہوئے تحریک فدا یان ختم نبوت ضلع لاہور کے امیر مولانا محمد علی رضوی نے کہا کہ مسلمانوں کی حالت اور اتحاد کا راز محبت رسول اور وفائے رسول سلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں مضمر ہے۔ آج اسلام پوری دنیا میں بڑی تیزی سے پھیل رہا ہے۔ **ممالک** واحد نیست پر ایمان لارہے ہیں۔ اسلام کی بڑھتی ہوئی تعلیمات سے عالم کفر کو شدید پریشان ہے۔ اس موقع پر مفتی نذیر احمد قادری، علامہ مقصود احمد، مولانا محمد نصر اللہ مجددی، مولانا غلام قاسم نورانی، حافظہ محمد یعقوب نقشبندی، مولانا نور الدین قاری، حفتر اقبال مشتاق، احمد نورانی اور محمد اسد اللہ حیدر بھی موجود تھے۔ جب کہ کافرتس کی صدارت سید ذاکر حسین شاہ نے کی۔ علامہ محمد علی رضوی نے کہا کہ مغربی ممالک میں اسلام جس تیزی سے پھیل رہا ہے۔ اس سے کفار کو اپنے عقیدوں اور لبرل ازم کو نقصان ہونے کا شدید خطرہ ہے اور وہ فراتے ہیں کہ کس پوری دنیا پر اسلام کا غلبہ ہو جائے۔ اس وجہ سے وہ آئے دن اسلام اور پالی اسلام

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی پر رقیق حملے کر کے مسلمانوں کے دلوں سے محبت رسول نکالنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اسلام سب انبیاء کی عزت و توقیر کا درس دیتا ہے۔ حضور تمام نبیوں کے امام اور افضل الانبیاء ہیں۔ ان کی شان میں گستاخی بہت بڑی بد بختی ہے۔ تو ہیں رسول عالم اسلام کے خلاف بہت بڑی سازش ہے۔ مشتاق احمد نورانی نے کہا کہ وفائے رسول مسلمان کی میراث ہے عزت رسول پر مسلمان اپنی اولاد مال اور جان بھی قربان کرنے سے دریغ نہیں کرتے انہوں نے کہا کہ پرامن علماء کرام پر دہشت گردی کے مقدمات قائم کرنا حکومت کی اسلام دشمنی اور علماء دشمنی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ ڈاکٹر سرفراز نعیمی، انجینئر سلیم اللہ خان اور دیگر علماء کرام پر قائم جھوٹے مقدمات کو فی الفور ختم کر کے انہیں رہا کیا جائے۔

۷ مارچ بروز جمعۃ المبارک کو داتا دربار سے گرفتار ہونے والے علماء کرام سید محفوظ مشہدی، سید عرفان مشہدی، صاحبزادہ رضائے مصطفیٰ، علامہ خادم حسین رضوی اور مولانا محمد نواز بشیر جلالی کی گرفتاری پر احتجاج کیا گیا۔ ان کی رہائی کے لئے جمعہ کے خطبات میں قراردادیں پاس کی گئی علماء کرام نے کہا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت و ناموس مسلمانوں کے ایمان کا حصہ ہے۔ مسلمان آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخی برداشت نہیں کر سکتے۔

۱۹ مارچ کو تحریک فدایان ختم نبوت کی طرف سے اجلاس طلب کیا گیا۔ اجلاس جامع مسجد انوار غوثیہ میں زیر صدارت مفتی نذیر احمد قادری ہوا۔ اجلاس میں حافظ مقصود احمد، مولانا نور الدین، قاری فیاض احمد قادری، خلیل الرحمن چشتی، حافظ محمد مضان قادری، ظفر اقبال، رانا محمد صدیق، چوہدری کمال دین، چوہدری عباس جاوید، ملک عبد الحفیظ، مشتاق احمد نورانی، محبوب احمد کھوکھر، ڈاکٹر عبدالرشید اور دیگر احباب موجود تھے۔ فیصلہ ہوا کہ اسیران ناموس رسالت کی رہائی اور گستاخان رسول کے انجام تک

جدوجہد جاری رکھی جائے گی۔ تحریک حفظ ناموس رسالت و مظلومیت کا یہ کام ہے۔
 ۲۶ مارچ کو امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے پہلے سالانہ ختم مبارک کی تقریب اسد اللہ حیدر کی رہائش گاہ پر منعقد ہوئی۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے مفتی نذیر احمد قادری نے کہا کہ امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کی پوری زندگی تحفظ ناموس رسالت کی راہ میں گزاری۔ باقی اتفاق و اتحاد قائم رکھتے ہوئے اس حضرت کے مشن کے لئے کوشاں رہیں۔ پوری موقع پر حافظ مقصود احمد، مولانا نور الدین قادری، قاری ظفر اقبال، رانا محمد صدیق نقشبندی، مشتاق احمد نورانی محبوب احمد کھوکھر اور دیگر احباب شامل تھے۔

جے یو پی اور تحریک فدایان ختم نبوت کی اپیل پر ۳۱ مارچ کو اسیران ناموس رسالت ڈاکٹر سرفراز نعیمی، انجینئر سلیم اللہ خاں اور دیگر علماء کرام کی رہائی کے لئے احتجاج کیا گیا۔ علماء کرام نے مفتی نذیر احمد قادری، مولانا مقصود احمد، مولانا نور الدین، قاری خلیل الرحمن چشتی، خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حکومت عاشقان رسول کو گرفتار کے آزادی اظہار مذمت کر رہی ہے۔ علماء کرام نے کہا کہ علماء مان مصطفیٰ کو پابند سلاسل کر کے تحریک ناموس رسالت کو دبایا نہیں جاسکتا۔ مغربی استعماری قوتوں نے ہمارے ایمان کی جان حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کر کے ہماری غیرت ایمانی کو لٹکا رہا ہے۔

۱۲ اپریل ”سانحہ نشتر پارک کراچی“ کے سلسلہ میں

جمعیت علماء پاکستان، تحریک فدایان ختم نبوت، مرکزی جماعت اہل سنت کے عہدیداروں کا مشترکہ اجلاس زیر صدارت حافظ مقصود احمد نقشبندی ہوا۔ جلسہ میاں النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نشتر پارک کراچی میں دہشت گردی کی شدید مذمت کی گئی۔ تخریب کاروں کو فوری گرفتار کر کے عبرت ناک سزا اور شہداء و زحمیوں کی مالی امداد دینے کا مطالبہ کیا گیا۔ اس موقع پر رانا محمد حنیف، مولانا محمد نصر اللہ مجددی، محمد علی

عباس جاوید، مولانا نور الدین قادری، مشتاق احمد نورانی، قاری ظفر اقبال اور محمد اسد اللہ حیدر بھی موجود تھے، شہداء کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی۔ علماء کرام نے کہا کہ میلاد النبی کے پر امن اجتماع میں دہشت گردی کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔ یہ عوام کو مذہبی اجتماعات سے متفرق کرنے کی بہت بڑی سازش ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت عوام کو تحفظ فراہم کرنے میں بری طرح ناکام ہو چکی ہے اپنے آپ کو بات پر وف کا زیروں اور اور عوام کو دہشت گردوں کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ اجلاس میں طے کیا گیا کہ مسجد جامعہ مساجد میں شہداء کے لئے قرآن خوانی اور خطبوں کی صحت یابی کے لئے دعائیں کی جائیں گی۔۔۔ جو کہ اجتماعات میں دہشت گردی کے خلاف احتجاج کیا جائے گا۔

بھائی پھیر، میں۔ سانحہ فستریادک کراچی سے اظہار یک جہتی کے لئے ہڑتال سنی تنظیموں اور انجمن تاجران کی اہلیں ہڑتال کی گئی۔ اس موقع پر مین بازار میں شہداء کے لئے قرآن خوانی کی محفل بولی جس میں موت علماء پاکستان تحریک فدایان شہادت کے رہنماؤں مفتی نذیر احمد قادری، علامہ مقصود احمد اور مشتاق احمد نورانی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مستعد اور اشتراکیت ایک سازش کے ذریعے پر امن عوام الٹ سمت کی دہشت گردی کی طرف پھیل رہے ہیں۔ جو کہ ملک کے لئے کسی بھی طرح فائدہ مند نہیں ہے۔ اس موقع پر مولانا کلام قاسم نورانی، مفتی نسیم، اسن صدیقی، حافظہ محمد یعقوب نقشبندی، مولانا خادم حسین سعیدی، انجمن تاجران کے ملک عبداللطیف، چوہدری کمال الدین، شیخ محمد غٹھا، ڈاکٹر محمد اشرف، ملک حامد حسین، چوہدری ریاض احمد، ڈاکٹر خالد جاوید اور دیگر کارکنان موجود تھے۔ مقررین نے کہا کہ موجودہ حکومت عوام کے جان و مال کا تحفظ کرنے میں بری طرح ناکام ہو چکی ہے۔ ہر طرف دہشت گردوں کا راج ہے۔ اذکے، چوریاں اور قتل و غارت عام ہو چکی ہے۔ موجودہ امن و امان کی صورت حال سے حکومت کی گڈ گورنس کا

پول کھل چکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اجتماع میں دہشت گردی کا پہلا واقعہ ہے۔ اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔ حکومت کی لا پرواہی سے ۶۰ سے زائد افراد موت کے منہ میں چلے گئے۔ ان کا نمان حکومت کی گردن پر ہے۔ حکومت کو اس کا حساب دینا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ زمان کی گرفتاری تک ہمارا احتجاج جاری رہے گا۔

علامہ الذہبی جمعہ کے اجتماعات میں بھی علماء کرام نے دہشت گردی کے اس واقعہ کی شدید مذمت کی ہے۔

بکھیا نہ میں شہداء میلاد النبی کراچی کے لئے قرآن خوانی

۱۱۳ اپریل ہمارے سرسبز شہر فیروز پور میں اہل سنت کا اجتماع ہوا۔ شہداء میلاد النبی شہر پارک کراچی کے لئے قرآن خوانی کی گئی۔ مولانا غلام محمد امجدی مدظلہ کی صدارت میں ہونے والے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے علامہ کرام مولانا عباس قادری، مولانا غلام محمد خطاب، مولانا طارق احمد صدیقی نے کہا کہ میلاد النبی کے جلسہ میں تخریب کاری کرتے ہوئے اسلام آباد، پاکستان کے دشمن ہیں۔ حکومت اس کی تحقیقات اعلیٰ سطح پر کرے۔ مقامی اہل سنت و جماعت کی تحریک کا گھیراؤ نہ کرنے میں ہر گرم تھی اس کو ابھی انکوائری میں شامل کیا جائے۔ اس موقع پر سید لطف حسین شاہ، پیر انضی لبو، حافظ باغ علی، حافظ منور حسن جماعتی، قادری محمد اکبر فیضی، حافظ عبدالکریم اور دیگر علماء بھی موجود تھے۔

تحفظ ناموس رسالت کے لئے جدوجہد جاری ہے مرکزی قائدین کی طرف سے جو بھی ہدایات ملیں گی ان پر عمل کیا جائے گا۔

(حدیث شریف) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ دعا اور نماز آسمان اور زمین کے مابین معلق راقی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور میں اس وقت دریا بہ نہیں بہتی جب تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر دعا نہ ہو۔ سنن ترمذی کتاب جلد ۱ ص ۲۰۳

حضرت تاجدار ولایت زبده العارفین، قدس سره، انکسین عذرا الوصلین فخر الکلمین برهان العاشقین
محبوب الیگاہ انبیاء، ناشی عنہ الثانی منہج جو دو خواہر ہر ہر اصفیاء، مرشد القیادہ پیشوائے صوفیاء

مکمل خواجہ اویس قرنی، امین علم لدنی، عارف حقانی۔

محبوب قرنی
شیخ
طریق
بلد
المعروف زلفات والی کبار
تاجدار مہرہ شریف

زیر نگاہ

بمیر حضور تاجدار ولایت

ساجزہ پیر افتخار احمد الہی

ساجزہ پیر و فقار احمد الہی

ساجزہ پیر محمد الہی

نقیب

ترجمان سداویسہ ساجزہ

مولانا محمد الہی

(کوہ الہ)

زیر مسرت پستی

جانشین حضور ولایت سجادہ صفا
منہج اخلاص و محبت پروردہ آغوش ولایت
حضرت ساجزہ الحاج

پیر نصیر محمد الہی

سجادہ شین دربار الیہ محمد شریف

الداعون الخیر

ساجزہ محمد الہی • ساجزہ محمد الہی • ساجزہ محمد الہی • ساجزہ محمد الہی • ساجزہ محمد الہی

رابطہ

052 : 6207123

0300 : 6118859

0300 : 6120176

0300 : 7115464

0301

6648637

جھنگ
در بار عالیہ
مہرہ شریف
نقیب الہی
انشاء اللہ تعالیٰ

ہر سال
الاحقرم الحرام
کو مستعد ہوتا

پیر محمد الہی

بعد نماز عشاء
تلاوت لغت تعارف
و محفل سماع
بلاذخر ختم شریف

تحفظ ناموس رسالت کانفرنس بھکھی شریف

رپورٹ: ذاکر شریف آصف جلال

بیدار جذبوں کی سرزمین اور شریعت و طریقت کی وادی ”بھکھی شریف“، ضلع منڈی بہاؤ الدین نے ہمیشہ دینی ملی تحریکوں میں جامعہ گروہ دار اور کیا ہے۔ چنانچہ موجودہ دور اضطراب میں گستاخانہ خاکوں کے خلاف احتجاج میں بھی اس مقام سے بڑی موثر آواز بلند کی گئی۔ منڈی بہاؤ الدین اور دیگر مقامات پر احتجاجی ریلیوں کے انعقاد کے علاوہ ۲ مارچ ۲۰۰۶ کو تاریخی ”تحفظ ناموس رسالت کانفرنس“ کا انعقاد کیا گیا۔ اس کانفرنس کے داعی مخدوم ملت پیر سید محمد محفوظ مشہدی صاحب مہتمم مرکزی جامعہ محمدیہ نوریہ رضویہ بھکھی شریف مرکزی راہنما جمعیت علماء پاکستان فضل کریم گروپ تھے۔ کانفرنس کا اہتمام جامعہ سے منسلک نو تعمیر شدہ بہت بڑی مسجد جامع محمدیہ میں کیا گیا تھا۔ صبح ہی سے قافلوں کی آمد کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ دس بجے دن باقاعدہ کاروائی کا آغاز کیا گیا دیکھتے ہی دیکھتے عاشقان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک جم غفیر جمع ہو گیا۔ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت سے سرشار تھے۔ آنکھوں میں نمی اور جذبوں میں بڑی حرارت تھی۔

کانفرنس کی صدارت آستانہ عالیہ بھکھی شریف کے سجادہ نشین حضرت پیر سید محمد مظہر قیوم مشہدی نے کی جب کہ مہمان خصوصی میں جگر گوشہ محدث اعظم پاکستان صاحبزادہ حاجی محمد فضل کریم، صاحب ایم این اے فیصل آباد تھے، اس کانفرنس کا انعقاد جہاں گستاخانہ خاکوں کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرنے کے لئے تھا وہاں ۱۴ فروری کو لاہور میں نکالی جانے والی احتجاجی ریلی کے موقع پر حکومت پنجاب کی طرف کی جانے والی گرفتاریوں اور ناجائز مقدمات کی مذمت کے لئے تھا۔ کانفرنس میں اہل سنت کے مقامی خطیب سید شمس الدین شاہ صاحب نے خطاب

کرتے ہوئے عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چاشنی اور راہ عشق میں شہادت کی لذت پر گفتگو کی۔

ان کے بعد جامعہ محمدیہ بھکھی شریف کے مدرس مولانا جمیل احمد صدیقی صاحب توہین رسالت کے بھیاٹک اور گھناؤنے جرم کی مذمت کرتے ہوئے اس پر شرعی سزا کا بیان کیا۔ نیز بیان کیا اس موقع پر دیگر مسالک ہمارے نعرے لگا کر اہل سنت کی حقانیت کا اعلان کر رہے ہیں۔ ان کے بعد بطل حریت سید محمد محفوظ مشہدی صاحب نے کہا کہ یہ تازہ گستاخی کا واقعہ اس لئے رونما ہوا کہ اب تک امت مسلمہ نے رشدی اور تسلیمہ نسرین کو داصل جہنم نہیں کیا تھا انہوں نے کہا ناموس رسالت ہمارے ایمان کا معاملہ ہے اس سلسلے میں ہم جان کی بھی باز لگا دیں گے انہوں نے حکومت کی نااہلی، بے حسی اور بے غیرتی کا ذکر کرتے ہوئے بالخصوص وزیر اعلیٰ پنجاب کے رویے کی مذمت کی اور باقی صوبوں کے وزرائے اعلیٰ نے خود احتجاج میں شریک ہوئے ہیں پنجاب کا وزیر اعلیٰ غیرت ایمانی کے اظہار پر جھوٹے مقدمات بتا رہا ہے۔ انہوں نے کہا پنجاب کا وزیر اعلیٰ پنجاب میں سکھا شاہی چاہتا ہے اس کی دلیل دیگر امور کے علاوہ لاہور میں مسجد شہید گنج میں گوردوارہ کی تعمیر ہے۔ انہوں نے کہا ہم پرویز الہی کی سکھا شاہی کا ڈٹ کر مقابلہ کریں گے انہوں نے کہا ہم تحفظ ناموس رسالت محاذ کا حصہ ہیں اور لاہور میں محاذ کے قائدین کو تنہا نہیں چھوڑیں گے۔

ان کے بعد راقم محمد اشرف آصف جلالی نے کہا ناموس رسالت کی خاطر پوری دنیا پہیلیوں کا انعقاد اور ان میں کلنا فداک یا رسول اللہ کے بینرز یہ واضح کر رہے ہیں کہ مسلک حق اہل سنت کی چمک ہر جگہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ حضرت سعید بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول کے مطابق ایک بھی عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہوتے ہوئے بھی اگر کوئی ہمارے نبی علیہ السلام کی گستاخی کر گیا تو اللہ تعالیٰ اس ایک کو بھی معاف نہیں کرے گا انہوں نے کہا ہمارا مطالبہ یہ نہیں کہ گستاخی کرنے والے معافی مانگیں۔ بلکہ ہم سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فتوے کی روشنی میں یہ

مطالبہ کرتے ہیں کہ گستاخوں کے سر اتار دے جائیں۔ راقم نے لاہور کی ۱۴ فروری والی تاریخی ریلی کے موقع پر جامعہ جلالیہ کے سامعہ کردار کا بھی ذکر کیا۔

راقم نے کہا کہ حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کے دیئے ہوئے جذیوں کی گری باطل پرستوں کو آج بھی محسوس ہوتی ہے۔ انہوں نے نام نہاد روشن خیالی کا مدلل طریقے سے رد کیا اور تحفظ ناموس رسالت کی تحریک کو آگے بڑھانے کا اس انداز میں اعلان کیا۔

ناموس نبی کی خاطر ہم ہر باطل سے ٹکرائیں گے

جو راہ میں ہماری آئے گا ہم اس کو مار گرائیں گے

ان کے بعد پیر سید محمد محفوظ مشہدی صاحب کے تحت جگر اور جامعہ محمدیہ نوریہ رضویہ بھکھی شریف کے نائب مہتمم صاحبزادہ پیر سید نے شرکاء اور مہمانوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اس عزم کا اظہار کیا۔ تحفظ ناموس رسالت کا کارواں ان شاء اللہ منزل کی طرف رواں دواں رہے گا۔

ان کے بعد متحرک سنی راہنما جگر گوشہ محدث اعظم حضرت صاحبزادہ حاجی محمد فضل کریم صاحب کو دعوت خطاب دی گئی۔ چنانچہ وہ کئی گھنٹوں سے گونج اٹھا۔ حضرت پیر سید محمد محفوظ مشہدی صاحب نے حاجی صاحب کو پارلیمنٹ میں تحفظ ناموس رسالت کی تاریخی قرارداد پیش آنے پر نثران تمسین پیش کیا۔ حاجی صاحب نے ارباب حکومت سے بڑی کھری کھری باتیں کیں اور کہا ناموس رسالت کے تحفظ کی تحریک کو کوئی دبا نہیں سکتا۔ انہوں نے مطالبہ کیا ۱۴ فروری کو لاہور میں جو توڑ پھوڑ ہوئی اس کی تحقیقات کے لئے سپریم کورٹ کے ججز پر مشتمل بیج بنایا جائے۔ انکار ادا ہوئے ہے کوئی سنی اس توڑ پھوڑ میں شریک نہیں ہے۔ انہوں نے کہا ہمارے مدارس کے طلبہ اور علماء کو رہا کیا جائے اور علماء پر جو ناجائز مقدمات چائے گئے ہیں ان کو ختم کیا جائے۔ ہم راست اقدام پر مجبور ہوں گے کافر نس کا اختتام صلوٰۃ و سلام پر ہو اور حضرت پیر سید محمد عظیم قلم شاہ مشہدی نے دعا کی کہ کافر نس میں جامعہ بھکھی شریف کے فضلا کے لکڑے سے شرک کر لیں۔

منڈی بہاء الدین میں

اسیران ناموس رسالت کا تاریخی استقبال

مفتی مجاہد احمد مدظلہ

تختِ ناموس رسالت محمدیؐ نے دورانِ حضورؐ کا صحیح مکمل کے حوالے سے عظمت رسالت کا تقریریں کے موقع پر مرکزی جمعیت علماء پاکستان کے مرکزی رہنما سید محمد محفوظ شہیدی مرکزی جماعت اہل سنت کے باغیچہ مفتی سید محمد عرفان شہیدی اساتذہ العلماء و مولانا خادم حسین رضوی صاحبزادہ سید عثمان شرف رضوی اور دیگر کارکنوں کو گرفتار کیا گیا اور ایک ماہ کے لئے نظر بند کر دیا گیا۔

لیکن سنی تنظیموں کے احتجاج پر ہاتھ پیر حکومت پنجاب کو رہائی کا فیصلہ کرنا پڑا جب قائدین اسلام رہا ہوئے تو پھر سے لاہور میں ان کا استقبال کیا گیا۔ جامعہ حزب الاحناف جامعہ نظامیہ جامعہ تعمیر اور سولہ شیعہ ازیہ میں اہل الہود نے قید المثال استقبال کیا۔

اگلے صبح جب اہل آبا کی ضلع منڈی بہاء الدین کے لئے روانہ ہوئے تو شاہین پور گجرات میں ہنگاموں کا رکن جمع ہو گئے۔ جن کی قیادت سید ضیاء الاسلام گیلانی نارووالی شریف مولانا مقبول احمد شاد یوالہ، مولانا ناصر محمود انجم جلالی، قاری محمد حلیف جلالی اور قاری علی محمد نے کی اس موقع کارکنوں نے ملک مخالف نعروں لگائے اور پھول پھینکا دے گئے۔ قائدین وہاں سے منڈی بہاء الدین کے لئے روانہ ہوئے اور ۱۱ اپریل اتوالی میں مولانا سید شعیب حسین بخاری صاحبزادہ عبدالعزیز عبدالعزیز نظامی کاظمی جانی منور حسین اور حاجی محمد یونس کی قیادت میں بڑی تعداد میں لوگوں نے استقبال کیا اور پھولوں کے ہار پہنائے جب قائدین وہاں سے روانہ ہوئے تو پھر سے شہر سے باہر

قاری سکندر حیات جلالی قاری عیدالعلوم جلالیسمیت ہزاروں کارکنوں نے اسیران کا زبردست استقبال کیا گیا اور قائدین کو جھولوں کی صورت میں لایا گیا۔

اس کے بعد موضع مانگٹ شریف میں صاحبزادہ عبدالجلیل مولانا زین العابدین مولانا محمد شعیب اور صاحبزادہ خالد محمد اکبر کی قیادت میں پتہ پاک استقبال کیا گیا تھا۔ قائدین اب مانگٹ سے روانہ ہوئے تو ایک بڑا اگلیوں تھا جس میں ہمارے افراد موٹر سائیکلوں اور گاڑیوں پر سوار تھے ٹوپ ٹنگ ہوا ہے چلتے تو یہاں استقبال کے لئے ہزاروں لوگ موجود تھے جن کی قیادت سے چوہدری شمس الدین محمد صاحب تحصیل باہم مفتی جمیل احمد مدظلی صدر تحریک پاکستان رہا کرتے تھے۔ صاحبزادے سرکاری سماعت الی سنت مولانا محمد یعقوب قریم فیاضان التم نہایت چوہدری ریاض گوہر صاحب امر سہاوی چوہدری محمد اکبر آف رسول سعید اکبر گوگی صاحبزادہ محمد اشرف غوری صاحب اور دیگر علماء کر رہے تھے ہاتھوں نے جھنڈے اور غیر الفاہ تھے تھے اور فنگ شکاف ٹھہرے لگا رہے تھے کارکنوں نے قائدین کو پھولوں سے لادیا تھا۔ منڈی بہاؤ الدین کی تاریخ میں یہ ایک فیصلہ کن استقبال تھا۔ قائدین نے کہا ہے تھے مرا حق مراد ہری محفوظ مشہدی، محفوظ مشہدی سینوں نے شیر پا لا اور عرقان محکمگی والا۔

جب جلوس یہاں سے روانہ ہوا تو اس کی سپاہی تقریباً دو کھو میسز تھی جس میں سینکڑوں موٹر سائیکلوں اور گاڑیوں بھی شامل تھیں۔ آخر میں دارالعلوم جلالیہ رضویہ سکول میں عظیم الشان عظمت رسالت کانفرنس ہوئی جس سے تمام قائدین نے پر جوش خطابات فرمائے۔

درو شریف پڑھنے کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بالا سند مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کوئی مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ مجھ پر میری روح کو واپس کرے ہے۔
پھر اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔ (المنار، جلد ۲ ص ۸۲)

ڈسکہ کی رپورٹ

مولانا محمد نواز نقشبندی

”عظمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ وہ دو لفظ ہیں جن میں نور ایمان پوشیدہ ہے اور مومن کے ایمان کی معراج ہیں۔ اس لئے کہ خود خالق کائنات نے اپنی لاریب آخری آسمانی کتاب قرآن حکیم میں درجنوں مقامات پر عظمت مصطفیٰ، تعظیم مصطفیٰ، توقیر مصطفیٰ، ادب مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کو حقیقت ایمان قرار دیا ہے اور مدار ایمان قرار دیا ہے حقیقت ہے کہ کوئی مومن بھی اپنے آقا و مولیٰ نبی کریم رؤف الرحیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی ذات اقدس کے بارے میں ذرا برابر بھی بے ادبی گستاخی کو برداشت نہیں کر سکتا وہ کوئی خبیث الفطرت ہی ہوگا جو خاتم المرسلین کی گستاخی سے اور بے تاب نہ ہو۔ وگرنہ سلیم الفطرت تو تڑپ کے رہ جاتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ گزشتہ مہینوں جب یورپی اخبارات میں اللہ کریم کے آخری نبی محبوب دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخی کرتے ہوئے خاک کے شائع ہوئے تو پوری دنیا میں روئے زمین پہ بسنے والے تمام اہل ایمان سراپا احتجاج بن کر میدان میں اتر آئے ہر طرف سے صدائے احتجاج بلند ہونے لگی۔ حتیٰ کہ فضا نے عالم میں احتجاج کی صدائیں گونجنے لگیں اور چشم فلک نے دیکھا کہ اللہ کے بندوں نے نبی کے چاہنے والوں نے روئے زمین کو رب للعالمین کی توحید اور رحمۃ للعالمین کی عظمت و رسالت کے نعروں اور ترانوں سے معطر و منور کر دیا اور مطالبات ہونے لگے کہ گستاخوں کو قرار واقعی سزا دی جائے ان بد بختوں سے زمین کو پاک کر دیا جائے ایسے حالات میں ڈسکہ شہر نے بھی کلیدی کردار ادا کیا ۱۳ فروری بروز منگل کو نفاذ نظام مصطفیٰ اور مقام مصطفیٰ کے تحفظ کی داعی جماعت جمعیت علماء پاکستان اور جماعت المسلمین کے ائمہ بنی عامہ قاری خالد محمود مفتی سرمدین الدین، چچ بڑی ظفر حیات اور مولانا محمد فاضل صابری، حافظہ محمد جمیل، ملک کی قیادت میں جماعتی کارروائی کی

تحریک نظام مصطفیٰ کی یاد تازہ ہو گئی تمام شعبہ ہائے زندگی کے افراد شریک ہوئے۔
ریلی سے پہلے ڈسکہ شہر کے معروف میلاد چوک میں عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ جس
میں مقررین نے ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اہمیت کو اجاگر کیا ۲ مارچ
جمعرات کو جامع مسجد حاجی نواب دین والی میں پروقار اجلاس ہوا جس میں زندگی کے
ہر شعبہ کی نمائندگی تھی اجلاس نے متفقہ طور پر ۳ مارچ کو پورے شہر میں شرڈاؤن ہڑتال
کی کال دی جو کہ انتہائی کامیاب رہی اس ہڑتال سے پہلے پولیس نے کارکنوں کو
ہراساں کیا اور جمعیت علماء پاکستان ضلع سیالکوٹ کے ناظم اعلیٰ جناب چوہدری ظفر
سہاوی کو گرفتار کر لیا۔ جمعہ المبارک کے اجتماعات میں قرارداد مذمت پیش کرتے
ہوئے گرفتار شدگان کی رہائی کا مطالبہ کیا گیا جس کی وجہ سے گرفتار شدگان رہا ہوئے۔
۲۱ مارچ منگل کو فورڈ ٹاؤن ہوٹل سمہو یاں روڈ ڈسکہ میں جمعیت علماء پاکستان ڈسکہ نے
ایک بھر پور اجلاس منعقد کیا جس میں تحصیل بھر سے خادمین تشریف لائے جس میں
مہمان خصوصی جمعیت علماء پاکستان پنجاب کے سیکرٹری جنرل جناب قاری زوار بہادر
تھے خطبہ استقبالیہ راقم الحروف محمد نواز نقشبندی نے پیش کیا۔ علاوہ ازیں علامہ قاری
خالد محمود صاحب نے اتحاد کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے اہل سنت کو متحد کرنے کی
کوششوں پر زور دیا۔ اور مہمانوں کی تشریف آوری کا شکریہ ادا کیا۔ چوہدری ظفر سہاوی
صاحب نے امام شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ کے افکار کی روشنی میں نفاذ نظام مصطفیٰ کی
برکات پر روشنی ڈالی قاری زوار بہادر صاحب نے ۲۸ مارچ کو مینار پاکستان لاہور میں
منعقد ہونے والی بلیک یار رسول اللہ کانفرنس کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے کارکنوں کو
بھرپور شرکت کرنے کی اپیل کی آخر میں اختتامی دعا اور نورانی لنگر پر اجلاس برخواست
ہوا اجلاس کی کامیابی میں ظفر سہاوی، مبشر بٹ، کاشف بٹ، حافظ ہمایوں رشید،
صاحبزادہ نوید بیک صاحب، نمایاں کردار تھا پھر ۲۸ مارچ کو بلیک یار رسول اللہ کانفرنس
میں ڈسکہ شہر سے بھرپور بسوں کا قافلہ شریک ہوا۔

زندہ اردو زبان کی ایک جامع لغت

جس میں اردو ادب کے عام قاری اور طالب علموں کی جملہ
ضروریات پورا کرنے کی کوشش کی گئی ہے

علمی اردو لغت

(جامع)

مؤلف وارث سرہندی ایم۔ اے مرحوم

علمی کتب خانہ کبیر سٹریٹ اردو بازار لاہور

فون نمبر 7248129*7353510

قیمت متوسط 160 روپے

جامع قیمت 460 روپے

ایک ایسی لغت جس کو اردو ادب کے ماہرین مثلاً ڈاکٹر سید عبداللہ کٹر و حید قریشی
ڈاکٹر عبادت بریلوی ماہر القاری (کراچی) مسٹر آفتاب حسین کراچی یونیورسٹی
مرزا آباد کے علاوہ ملک کے رہنما ہوں مثلاً جگ جگ بات شہر قمر و دیگر کاتبین
الفاظ و کلمات نے "علمی اردو لغت" کا قلم اٹھایا ہے۔

تحفظ ناموس رسالت کانفرنس ڈیرہ غازی خان

سعید خان مستوی

ڈیرہ غازی خان تحفظ ناموس رسالت کے سلسلے میں کئی بار احتجاجی جلوس نکالے گئے ضلعی انتظامیہ نے رکاوٹ ڈالی تو انتظامیہ کے ساتھ مذاکرات ہوئے ان پر واضح کیا گیا کہ ہم پرامن ڈنمارک کی حکومت کے خلاف تو ہیں آمیزخا کے شائع کرنے پر احتجاج کریں ہیں نہ کہ آپ کے خلاف۔ اگر انتظامیہ نے مداخلت کی تو پھر پرامن احتجاج کی ہرگز ضمانت نہیں دی جاسکتی۔ انتظامیہ سے مذاکرات میں جمعیت علماء پاکستان کے ضلعی صدر مناظر اسلام علامہ محمد بخش فیضی جنرل سیکرٹری محمد بلال احمد نائب صدر محمد سعید خان مستوی صاحبزادہ انور حسن قریشی صدر مرکزی میلاد کمیٹی علامہ مفتی غلام رسول فیضی امیر مرکزی جماعت اہل سنت ڈیرہ علامہ حافظ محمد خاں باروی علامہ قاری محمد شاہد سعیدی علامہ خلیل احمد سلیمانی صوفی محمد یوسف ابو بکر نورانی نے شرکت کی گذشتہ جمعہ المبارک کو مرکزی جامع مسجد بلاک ۳ پر ایک عظیم الشان احتجاجی جلوس مرکزی جماعت اہل سنت جمعیت علماء پاکستان کے زیر اہتمام نکالا گیا احتجاجی بینروں کے ساتھ لبیک یا رسول اللہ کے نعروں سے شہر کے مختلف راستوں سے گزرتا ہوا ٹریفک چمک پر جلسہ بزم کے بعد اختتام پذیر ہوا۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض سرانجام دیئے محمد بلال احمد نے ادا کیے مذکورہ علماء کرام نے خطاب کیا، آخر میں درود و سلام کے بعد دعا لے خیر علامہ عبد العزیز قطبی صدر جے یو پی تحصیل تونسہ نے کی مقررین نے حکومت پاکستان کی ناموس رسالت کے اہم معاملے میں بے غیرتی کی مذمت کی گئی قرآن و حدیث کی پاس کی گئیں کہ ڈنمارک اور دیگر حکومتوں کے ساتھ سفارتی تعلقات ختم کئے جائیں ۱۸ مارچ کو بعد نماز عشاء پاکستانی چمک میں تحفظ ناموس رسالت کانفرنس، محلہ کھنڈی کئی جس کی صدارت حضرت شیخ عابد رضا شاہ صاحب سجادہ نشین آستان عالیہ "مکتبہ المدینہ" نے کی مہمانان گرامی شیخ غلام عباس شاہ صاحب سجادہ نشین امام غلام

محمد بخش فیضی صدر جے یو پی ڈیرہ علامہ مفتی غلام رسول فیض علامہ قاری محمد شاہد سعیدی، محمد سعید خان مستوی، علامہ خلیل احمد سلیمانی صاحبزادہ انور حسن قریشی لیاقت علی حافظ ربواز سعیدی، محمد خالد صاحب تھے خصوصی خطاب مناظر اسلام استاذ العلماء شیخ الحدیث محمد اشرف سیالوی نے کیا، علامہ محمد بلال احمد نے قراردادیں پاس کیں خصوصاً لاہور میں مناظر اسلام حضرت علامہ پیر عرفان مشہدی علامہ محمد محفوظ شاہ مشہدی، علامہ خادم حسین رضوی کے ساتھ 26 علماء کرام کی گرفتاریوں کی مذمت کی گئی۔ مقررین نے کہا حکومت یہودیوں کی خوشنودی کے لئے اسلام دشمنی میں علماء کرام کو گرفتار کر رہی ہے احتجاج ڈنمارک حکومت کے خلاف ہے۔ اور تکلیف پاکستان کی بے غیرت حکومت کو ہو رہی ہے شیخ الحدیث علامہ محمد اشرف سیالوی نے دو گھنٹے گستاخ رسول اور اس کے انجام کے موضوع پر خطاب فرمایا اور علماء اہل سنت کی گرفتاری کی مذمت کی۔

تحفظ ناموس رسالت نمبر نکالنے پر

چیف ایڈیٹر سید اجمل گیلانی

اور ایڈیٹر قاری محمد افضل باجوہ مجاہد ختم نبوت

کو مبارک باد پیش کرتے ہیں

Paktel

ب۔ مبشر باجوہ پی سی او اینڈ موبائل ہاؤس چوک قلعہ کالا دلا سیالکوٹ

تحریک تحفظ ناموس رسالت

میں جمعیت علماء پاکستان اور مرکزی جماعت اہل سنت کو جراثیم کا کردار
شیخ الحدیث مفتی محمد اشرف جلالی (کاموگی)

ارشاد بانی ہے **وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنْتُمْ الْأَعْلَوْنَ** اے مومن نہ سستی
کریں اور نہ ہی شکستیں کھینچو اور کلمہ خیر سے لئے گئے ہیں۔

ارشاد نبوی ہے **أَلَا صَلَاحٌ بِعَلْمٍ وَلَا بَعِلْیَ** اسلام غالب ہونے کے لئے ہے
نہ کہ مظلوب ہونے کے لئے۔

ارباب عقل و دانش کا فرمان ہے کہ انسان نیک ہو یا بد مومن ہو یا کافر رہنا ہو یا
بیگانہ دامیر ہو یا غریب چار چیزیں دل سے محبت کرتا ہے۔

۱۔ وطن۔ ۲۔ مال۔ ۳۔ اولاد۔ ۴۔ جان

اور یہ بھی روز روشن کی طرح نمایاں ہوا ہے کہ بوقت ضرورت انسان وطن کو
مال پر قربان کر دیتا ہے۔ اسی طرح بوقت ضرورت انسان مال کو اولاد پر قربان کر دیتا
ہے اور یوں ہی بوقت ضرورت اولاد کو جان پر قربان کر دیتا ہے۔

افضل الشہداء امیرنا حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو ہی سید الشہداء
امیرنا حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مذکور بالا چاروں چیزوں کو اللہ رب
العزت کی راہ میں قربان کیا اور قربان فرما کر ثابت کر دیا کہ ان چاروں چیزوں کی محبت
ٹانہوی حیثیت رکھتی ہے۔ اللہ اور اس کے رسول کی محبت اولین حیثیت رکھتی ہے۔

ارشاد ربانی ہے۔

مورتوں، بچوں سونے اور چاندی کے اھیروں، نشان زدہ گھوڑوں اور جانوروں
غیر کھیتوں کی محبت سے انسان کو آرامت کر دیا گیا ہے۔ جس کا مقصد یہ ہوا کہ ان
چیزوں کی محبت انسان کے دل میں ڈال دی گئی ہے۔ پھر فرمایا یہ دنیا کی زندگی کا سادہ

سامان ہے۔ اچھا انجام اللہ رب العزت کے ہی ہاں ہے۔ اور پھر فرمایا آؤ میں تمہیں بتاؤں کہ ان تمام سے ایک اور چیز بہتر بھی ہے اور وہ ہے تقویٰ۔

(سورہ آل عمران پارہ ۳ آیت ۱۳-۱۵)

تمام محبوں کی حیثیت عاقلانی ہے اور تمام مجتہدین علماء اس کے مول کی محبت پر قربان۔
 لہذا مقام مصطفیٰ کے صحیح اور نظام مصطفیٰ کی بحالی کے لئے صبح و شام رات دن
 کوشاں رہتا ہوں اور مسلمان کی **اللہ رب العزت** خصوصاً علماء کرام اور مشائخ عظام کی۔
 راقم الحروف 27-1-2006 بروز جمعہ المبارک تھا اور عشاء کے بعد سویا ہوا تھا
 رات کے تقریباً ۱۱ بجے وہ قہقہوں کی پولیس نے راقم کے گھر کا گھیراؤ کر لیا اور راقم کے
 بیٹے محمد عثمان علی کو گرا کر لیا اور علی تھانے لے جایا گیا راقم نے پولیس سے پوچھا کہ محمد
 عثمان علی گھر کا کیا جرم ہے تو پولیس نے جواب دیا۔ کہ یہ جمعیت علماء پاکستان تحصیل
 کاموٹکے کا خازن ہے اور نو جوان ہے اور آپ مرکزی جماعت اہل سنت پاکستان
 ضلع گوجرانوالہ کے امیر ہیں۔ یوں ہی آپ جمعیت علماء پاکستان ضلع گوجرانوالہ کے
 صدر ہیں اور اسی طرح آپ **تحریک مجلس پاکستان تحصیل کاموٹکے** کے صدر ہیں۔
 29-01-2006 روز اتوار لاہور میں میرا تھن پولیس ہو رہی ہے اور ہمیں یقین ہے
 کہ آپ ضرور ضرور کوئی نہ کوئی کاروائی کریں گے۔

اللہ اور اس کے رسول کی رضا کے لئے چھ دن حوالات اور جیل میں رہنا پڑا۔
 واپسی پر میرے سمیت کئی ساتھیوں نے میرے بیٹے محمد عثمان علی گجر خازن جمعیت علماء
 پاکستان تحصیل کاموٹکے سے پوچھا کہ جیل میں کیسے گزری تو اس نے کہا کہ چھ دن کی
 زندگی ہی اصل زندگی تصور کرتا ہوں۔

27-1-2006 بروز جمعہ کی رات کے گیارہ بجے صاحبزادہ مولانا نعیم احمد
 اویسی کے گھر سے ٹیلی فون موصول ہوا کہ مولانا کو ان کے رہنوں بھائیوں سہاں محمد
 سعید اویسی اور محمد اعجاز اویسی سمیت گرفتار کر لیا گیا ہے۔

کوٹوالی تھانہ گوجرانوالہ رابطہ کیا گیا تو جواب ملا کہ مولانا نعیم احمد اویسی جمعیت

علماء پاکستان ضلع گوجرانوالہ کے جنرل سیکرٹری ہیں اور یوں ہی وہ متحدہ مجلس عمل کے ضلعی قائد ہیں یوں ہی وہ ملی یک جہتی کونسل میں بھی کام کرتے رہے ہیں۔ اور ہمیں لاہور سے حکم ملا ہے کہ تینوں بھائیوں کو گرفتار کر لینا۔ اور واقعی اس بات میں کوئی شک نہیں کہ مولانا مرد میدان ہیں۔ اس سے پہلے بھی کئی بار یوسفی سنت پر عمل کر چکے ہیں۔ گزشتہ سال گوجرانوالہ میں میرا تھن ریس کوزور بازو سے روکا گیا اور مولانا کو پیش پیش پایا گیا۔ گزشتہ سے پیوستہ سال سرکس کی آڑ میں زنا اور جوئے کے اڈہ کوڈنڈے کی طاقت سے روکا گیا اور مولانا کو اس کی پاداش میں دو ہفتے جیل میں ڈال دیا گیا۔

قائد ملت اسلامیہ علامہ الشاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی زندگی میں گزشتہ سے پیوستہ سال فرمایا تھا کہ اٹھائیس مارچ کو لاہور میلاد مصطفیٰ کانفرنس ہوگی۔ حضرت کے انتقال کے بعد وہ کانفرنس ہوئی۔ راقم الحروف حافظ محمد اشرف جلالی امیر مرکزی جماعت اہل سنت پاکستان ضلع گوجرانوالہ اور مولانا نصیر احمد ایسی جنرل سیکرٹری جمعیت العلماء پاکستان ضلع گوجرانوالہ نے شہر سمیت ضلع بھر کا بھرپور کئی دن دورہ کیا۔ اللہ کریم نے کرم فرمایا اور ہم تقریباً پینتیس بسوں کا قافلہ لے کر لاہور پہنچنے میں کامیاب ہوئے۔

مرکزی جماعت اہل سنت اور جمعیت علماء پاکستان ضلع گوجرانوالہ کا کردار ہمیشہ بہتر رہا۔

14-2-2006 کو کامونکے میں احتجاجی مظاہرہ ہوا جس کے نتیجے میں چھ گھنٹے ٹریفک جام رہی راقم اللہ کے فضل و کرم سے صبح دس بجے سے لیکر شام چار بجے تک جی ٹی روڈ پر با خطاب کیا اور دعا کی۔

24-2-2006 بروز جمعہ المبارک نماز جمعہ کے بعد بہت بڑی ریلی منعقد ہوئی۔ جو کہ غلامنڈی مین بازار سے ہوتے ہوئے جی ٹی روڈ پر پہنچی اور خطابات وغیرہ ہوئے۔ یوں ہی 3-3-2006 بروز جمعہ المبارک کو بھی ایک عظیم الشان ریلی کا اہتمام کیا گیا بہت ساری تنظیمات کے صدور کا خطاب بھی ہوا۔ ان دونوں ریلیوں

میں محمد عثمان علی گجر اور حافظ محمد عبداللہ نورانی کا کردار بھی نمایاں اور واضح رہا۔

14-2-2006 بروز منگل ہونے والے احتجاجی مظاہرہ یوں ہی 206-3-3

بروز جمعہ المبارک کو ہونے والی ہڑتال سے غلہ منڈی سبزی منڈی اور مین بازار کے مختلف تاجروں اور تاجروں کی تنظیموں کے عہدیداروں سے ملاقات کی۔ اور ہر کسی کے سراہا۔ اللہ رب العزت اپنے فضل و کرم اور اپنے محبوب کریم کے وسیلہ جلیلہ سے ہمیں خلوص جیسی نعمت سے مالا مال فرمائے۔

مرکزی جماعت اہل سنت اور جمعیت العلماء پاکستان گوجرانوالہ سے ہمکنار فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ حاجی محمد یونس جاوید، میاں عبدالرشید رضوی، سید امداد حسین بخاری کی محنت اور کاوش قابل ستائش اور قابل تعریف ہے۔

یوں ہی جب 28-1-2006 کو فقیر جب گوجرانوالہ پہنچا تو معلوم ہوا کہ چوہدری محمد سعید شاد کو بھی میرا تھن ریس کے سلسلہ میں گرفتار کر لیا گیا ہے۔ 31-1-2006 کو پانچ بجے شام جیل کے دروازہ پر پہنچے اور رہا ہونے والوں کو نعرہ تکبیر و رسالت کی گونج میں کاروں کے جلوس میں گھرا لیا گیا۔ چوہدری محمد طارق مہر قاری محمد احمد رضا صوفی محمد عباس، حافظ محمد عبداللہ اور حافظ گلزار حسین چشتی سمیت بہت سارے ساتھیوں نے رہا ہونے والے مجاہدین کے گلے میں مار ڈالے۔ اسی دوران سید امداد حسین شاہ سنیر نائب صدر جمعیت علماء پاکستان ضلع گوجرانوالہ جیل میں ساتھیوں کی ملاقات کرتے رہے اور کھانا وغیرہ پہنچاتے رہے۔ مرکزی جماعت اہل سنت اور جمعیت علماء پاکستان کا کردار ہمیشہ نمایاں اور واضح رہا ہے۔ تحریک پاکستان، تحریک ختم نبوت، تحریک نظام مصطفیٰ اور باقی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ بغیر کسی لالچ اور طمع کے کام کیا۔ آج بھی ہزاروں اخبار گواہ ہیں کہ مذکورہ بالا جماعتیں ہمیشہ پر امن رہنے اور رکھنے کی کوشش کرتی ہیں۔ ویسے بھی مرکزی جماعت اہل سنت اسی فیصد اہل سنت و جماعت کی واحد نمائندہ جماعت ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم تمام اتحاد ہو کر مقام مصطفیٰ کے تحفظ اور نظام مصطفیٰ کے نفاذ کے لئے کام کریں۔

تبصرہ کتب

تبصرہ نگار محمد آصف نعیمی شعبہ دس لکھائی جامعہ اسلامیہ مراکز العلوم

نام کتب: صلوٰۃ علیہ وسلم و تسلیما موضوع مجموعہ دوسرا

مرتبہ و حوالہ: محمد مقصود الحسن مرزا اشاعت چھاپہ

صفحات: 803

ناشر: مصطفیٰ قادری

فاریق کالونی، النور، لاہور 54810

مکرم القام چٹاب محمد مقصود الحسن صاحب نے درود و سلام کا یہ عظیم مجموعہ ہے
مجموعہ صلوٰۃ علیہ وسلم و تسلیما جس کو جمع کرنے کے لئے موصوف نے ان رات ایک کیا
ہوگا اور کثیر تعداد میں فضائل درود و سلام کی کتب کی ورق گردانی ہو گئی اور درود و سلام
کی کتب کے مطالعہ کے وقت موصوف ان لحظات میں بھر چر فیض یاب بھی ضرور ہو گئے
واقعہ موصوف کے درود و سلام کے مطالعہ کے وقت ان لحظات کو بڑے قیمتی لحظات سمجھتا
ہے اور موصوف کے ان لحظات پر ان کو مبارک بات بھی عطا کرتا ہوں اور دعا
کرتا ہوں اللہ پاک اپنے محبوب کو صدقہ تمام امت کو درود و سلام کے فیض
برکات سے مستفیض ہونے کی توفیق عطا فرمائیں موصوف نے قرآن پاک کی آیات
بنیات اور کثیر تعداد میں حدیث مبارکہ سے اور صحابہ کرام کے اقوال تابعہ و تالیف کے
اقوال اور اولیائے امت کی کتب سے اس عظیم اور خوبصورت کتاب مجموعہ درود و سلام کو
مرتب کیا۔

ہاں تو درود و سلام پر مبنی بہت سی کتابیں اکثر، بیشتر شائع ہوتی رہتی ہیں لیکن یہ
کتاب اپنی نوعیت میں ایک منفرد انداز رکھتی ہے۔

کتاب مجموعہ درود و سلام عشق حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرآنی اسلوب کا
عکس ہے اور پھر درود و سلام وہ منفرد اور بے مثل عبادت جو ایک وقت حکم خداوندی بھی

ہے اور حلت و سبب بظاہر بھی ہے۔

کتاب مجموعہ رسالہ اسلام کی خاص اور اہم بات ہے اور یہ ہے موصوفہ کے رسالہ اسلام کے آداب اور اہمیت اور اسکے فضائل پر بھی روشنی ڈالی ہے۔

اور مختصر رسالہ کتاب میں نکجا کر کے قاری کے استفادہ کے لئے ان کے تراجم بھی درج کر دیے ہیں یہ کتاب مصطفیٰ فاؤنڈیشن کے شائع کی ہے۔

مطلعہ کا پتہ: الدار الشریعہ اسلامی لاہور، قاری کا کوئی موصولہ والا موصول کینٹ لاہور۔

پاکستان فون 5820659

نام کتاب: مجموعہ مسائل رسالہ اہمیت

التمکات: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر: مصطفیٰ فاؤنڈیشن لاہور

امام احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ جہ و جہاں صدی کے عظیم مجدد اور مہر
محدث اور مفتی تھے امام احمد رضا جس مسئلہ پر قلم اٹھاتے ہیں وہ اس کا تعلق علوم نقلیہ
سے ہو یا علوم عقلیہ سے یا ان دونوں کی کسی فرع سے وہ اس کی ہر نیات و اصول
پر کامل عبور رکھنے کا ثبوت دیتے ہوئے لہجہ کی حقیقت و تہمت کے ساتھ اس کے تمام
پہلوؤں کو اجاگر کرتے ہیں اور قاری کو اپنے اخراجات و اخراجات سے متحرک کرتے ہیں
ان کے کے ہم عصر مخالف و موافق تمام علماء نے ان کے اس شخص صی و صف کا اعتراف
کیا ہے۔ حضور پر نور خاتم النبیین سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خاتم یعنی بعثت
میں آخر جمیع انبیاء و مرسلین بلا تاویل و بلا تخصیص ہو یا ضروریات دین سے ہے جو اس کا
منکر ہو یا اس میں ادنیٰ شک و شبہ کا بھی راہ وے کا فر مرتد ملعون ہے آیہ کریمہ لکن
رسول اللہ و خاتم النبیین و حدیث متواتر لایٰ نبی بعدی سے تمام امت مرحومہ نے سلف
خلقا پیشہ ہوئے ہیں مگر حضور راقہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا تخصیص تمام انبیاء میں
آخر نبی ہونے حضور کیساتھ یا حضور کے بعد قیام قیامت تک کسی کو نبوت ملے گا ہے۔

زیر تبصرہ کتاب مجموعہ رسائل رد مرزا ایت میں بھی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے مفسر پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا قرآن وحدیث کی روشنی میں تحلیل و تامل کے ساتھ ثابت کیا ہے اور مرزا ایت کا بھی قرآن وحدیث کی روشنی میں اور اکابرین امت کی کتب سے رد کیا ہے۔

بلکہ آپ مرتد اہل بیت اور مرزائی ٹوائوں میں غرق نہیں کرتے اور عواموں کے
یکساں احکام بیان کر جاتے ہیں۔ مرتد اہل بیت کے عقلم کے بارے میں امام احمد رضا
خاں بدایونی اپنے فتاویٰ رضویہ میں فرماتے ہیں کہ قادیانی مرتد منافق
وہ کہ کلمہ اسلام اب بھی پڑھتا ہے۔ اپنے آپ کو مسلمان ہی کہتا ہے اور یہ اللہ عزوجل یا
رسول اللہ یا کسی نبی کی توہین کرتا ہے۔ اور بات دین میں سے کسی شے کا منکر ہے
قادیانی کے پیچھے نماز باطل نہیں ہے قادیانی کو کوبہر حرام ہے۔

نام کتاب: عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مصنف: مولانا حاجی محمد قیس، رشتہ: ماسٹر آف تعلیمات اسلامی

مؤلف: محمد بن علی بن ابی طالب

صفحات ۳۰۲ تا ۳۰۱ : تذکره شریف علی قلی کالائی و الشیخ ابوالحسن بن ابی سعید

حضرت علامہ پیر قیصر نور بخش مفتی محمد رفیع قادری علیہ الرحمہ کا شمار ان مسلم مفکرین

امد بہرین و علما، دستاورد میں آجاتا ہے جو اسلامی دنیا میں اپنی زندگی ہی میں عظیم کمکاری

اوسنے کی وجہ سے اپنا لوہا منوا چکے تھے اسلوب تحقیق و تحریر کا منفرد انداز رکھتے تھے

حضرت پروفیسر نور بخش توکلی علیہ الرحمہ نے مسلمانوں کی اجتماعی ضرورتوں کو پورا

لکھنے کے لئے بہت قابل قدر کتابیں لکھیں رہے تھے، کتاب علیہ السلام، النبی صلی اللہ

طیہ و آلہ و بارک و سلم اور کتاب کا موضوع ہے حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بحیثیت دوست

عالم مصنف علیہ الرحمۃ نے اپنے موضوع کے ساتھ مکمل انصاف کیا ہے۔ قرآن

۱۰۔ بیٹ لیا ہوگی میں اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اقوال اور افعال پر

امت کی کتب سے مکمل دلائل سے ثابت کیا ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صرف اپنے غلاموں کے لئے ہی رحمت نہیں۔

بلکہ جمیع مخلوقات و انسانیت کے لئے رحمت ہیں اور اسی طرح حیوانات و نباتات و جہادات کے لئے بھی رحمت ہیں یہ کتاب مصطفیٰ فاؤنڈیشن وائٹن نے مرکزی جماعت اہل سنت وائٹن کے تعاون سے شائع کی ہے۔ بیرونی حضرات E-121 کا روقہ کالونی وائٹن لاہور سے روپے کے ایک ٹکٹ بھیج کر منگوا سکتے ہیں۔

نام کتاب: عظمت والدین

مؤلف: مفتی محمد غلام الدین رضوی

صفحات: ۲۷

شرف اشاعت: مصطفیٰ فاؤنڈیشن لاہور

طابع: مسلم کتابوی لاہور

حضرت علامہ مفتی محمد غلام الدین رضوی کا شمار اہل سنت و جماعت کے بہترین فضلاء میں ہوتا ہے۔ حضرت مفتی صاحب کی قلمی خدمات بے شمار ہیں۔ زیر تبصرہ کتاب عظمت والدین بھی آپ کی ایک بہت خوبصورت و اعلیٰ کتاب ہے عظمت والدین قرآن پاک کی نعم اور متواتر حدیث پاک سے ثابت ہیں حضرت مفتی محمد غلام الدین رضوی صاحب نے قرآن پاک کی نگاہ میں ماں باپ کا مقام اور ماں باپ کی خدمت اور احترام کے اسرار و رموز کو بہترین انداز میں بیان کیا ہے۔ اہل حدیث متواترہ سے مکمل دلائل کیساتھ ثابت کیا ہے کہ والدین کی نافرمانی سخت ممانعت رکھتی ہیں۔ اور اکابرین امت کی کتب سے بھی عظمت والدین اور ان کی عزت و محرم کے بارے میں خوبصورت انداز میں روشنی ڈالی گئی ہے۔ یہ کتاب مصطفیٰ فاؤنڈیشن وائٹن نے مرکزی جماعت اہل سنت وائٹن کے تعاون سے شائع کی ہے بیرونی حضرات ۱۵ روپے کے ایک ٹکٹ بھیج کر طلب کر سکتے ہیں۔

ماہنامہ لائبریری بعدی کے نام

مشاہیر ملت کے

پیغامات

مولانا محمد منشاء تابش قصوری

پیر زاوہ علامہ اقبال احمد فاروقی

پروفیسر عبدالرؤف قریشی

ممتاز محقق پروفیسر مجیب احمد

خطیب پاکستان علامہ محمد عارف نوری

علامہ عبدالمصطفیٰ ہزاروی

عیدوں کی عید

محمد عارف برکاتی

جب کائنات میں کفر و شرک، وحشت و بدعت کا گھپ اندھیرا پھایا ہوا تھا۔ انسانی معاشرہ میں، روحانی، اخلاقی اور اجتماعی قدروں کی ہونے کی ہر ابرتھیں ایسے میں اربع الایلیٰ کو مکہ مکرمہ میں پیدا ہوا **صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم** کے گھر سے ایک نور چمکا جس نے ان کو ان عالم کو جگمگہ جگمگہ کر دیا۔ سبکی ہوئی انسانیت کی آنکھ جن کی طرف گئی ہوئی تھی وہ جا بجا در رسالت محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام عالمین کے لئے رحمت بن کر مادر کلیجی پر جلوہ گر ہوئے۔ کفر و ظلمت کے یا دل چھٹ گئے، شاد و ایمان شہر کی کھل پڑا۔ آگیا چودہ نکھرے ٹوٹ گئے، ہزار سال سے شعلہ زن آتش کدہ بجھ گیا، دہریے سداۃ فتنہ ہو گیا، کفر اللہ کو وجود آگیا، بت سر کے بل گر پڑے اور ہر طرف نور ہی نور چھا گیا۔ مظلوم انسانوں کو ایک ایسے محسن اعظم عطا ہو گئے جو خلق کے سرور، شافعِ محشر، خیر کائنات و قائم کوثر اور نور مجسم ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ **وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ** اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سداۃ جہاں کے لئے (تہذیب القرآن پارہ ۷، سورہ بقرہ)۔

ابولہب جو کہ کافر تھا اس کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (اپنے بھتیجے) کی آمد کی خوش خبری ملی تو اس نے انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے کنیز "ثویبہ" کو آزاد کیا تھا مرنے کے بعد حضرت عباس نے اسے خواب میں دیکھا اور پوچھا تو جواب دیا کہ تم سے جدا ہو کر مجھے خیر نہ ملی مگر اس انگلی سے پانی ضرور ملتا ہے جس سے میں نے کنیز "ثویبہ" کو آزاد کیا تھا۔ (بخاری شریف) چنانچہ جب اسے پانی کی نعمت کی خوشی ملتی ہے تو ہم مسلمان کتنے خوش الحسب ہیں جو سرکارِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کی خوشی مناتے ہیں۔ امارتِ سعادتوں اور ایوانوں میں خوشی کی لہر دوڑا گئی ہے۔

نثار تیری چہل پہل پر ہزاروں عیدیں ریح الاول
سوائے ابلیس کے جہاں میں بھی تو نوشیاں منار ہے ہیں
(معلق امیر سالک لکھی)

ارشاد باری تعالیٰ: وَأَمَّا بِنِعْمَةِ فَحَدِّثْ

اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو (توبہ سورہ ۳۰)
سرکارِ عالم فیضِ کبیرہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت الاربے لئے
تمام نعمتوں سے افضل ہے۔ لہذا ہمیں اس نعمت عظمیٰ کا خوب چرچا کرنا چاہیے
اور خوشی کے اظہار پر سب سے بڑے جشن کے طور پر مناتے ہوئے چرچاں چلوں،
تذرو نیاز، محفل میلاد مناکر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنی چاہیے کیونکہ یہ ”عیدِ اں
کی عید ہے“

ہر سال کی طرح اس سال بھی خوشی کا اظہار کرنے کا وعدہ
کرتے ہوئے آپ سے درخواست کرتی ہے کہ براہ کرم آپ بھی ہر ممکن طور پر حصہ
لیتے ہوئے ۱۲ ربیع الثانی کی آمد پر بھارت میں جہاں آپ کی ولادت ہوئی ہے اپنے گھر، فاقہ
پر چرچاں، بینرز و جھنڈے آویزاں کریں اپنے علاقے کی ہر مسجد اور مدرسے سے
محفل میلاد، جلوس کا انعقاد اور خاص کر شب ولادت صبح صادق کے وقت محفل بہاراں
سرکارِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حسین تصور میں خوب کر قیام کر کے صلۃ و سلام کے
گلہ سستے پیش کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ عزوجل سے دعائیں مانگیں، مختصر کار، بارش اور
صنعت کار اپنی مصنوعات میں ۱۲ فیصد خصوصی رعایت فرما کر اس خوشی میں شامل
ہوں اور اعانات و سیزز آویزاں کریں۔ محافل اور مصافحہ کیجئے۔ مٹھائیاں تقسیم کیجئے۔
چٹن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اٹلیکر، بانٹنے، سنیوں پر غلٹیں پاک اور گنبد
قطرہ اور سب سے بڑے گلہ گائیں، میلاد لٹچی انرا اور پارٹیز کا انعقاد کریں، اور وہ سب سے بڑے
سے بڑے اور غریبوں میں ناشن اور کپڑے تقسیم اور کار خیر کے ساتھ ساتھ محفل تذرو نیاز اور

علم کی ترویج کے لئے علماء کرام کو دینی کتب تحفے میں دیکر نعت کا اظہار کریں اور سب سے بڑھ کر ایک دوسرے کو "جشن عید میلاد النبی" کی مبارک بار بذر عید کا رزق ملاقات، فون اور پیغامات بھیجیں اور عید مبارک کا دجاج عام کریں کہ جس طرح رمضان المبارک اور عید الاضحیٰ پر کرتے ہیں۔ اگر آپ عالم دین ہیں تو اپنے خطبوں اور وعظ میں عوام الناس کو یہ سستی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نقل کی ترغیب دلائیے، معظم ہیں تو اپنے شاگردوں کو جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منانے کی ترغیب دیجئے، مجلس یاد کریں جو ہر سال ہر محلہ اور ہر گھرانے میں عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے سے سیمینار، کانفرنس، اور خصوصی قوانین کا چرچا عام کریں کہ یہ عیدیں بھی ہر کار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے میں ملی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کریں۔ کیونکہ محفل میلاد اگر گزرنے کے خواہش میں یہ بھرب ہے کہ اس سال امن و امان رہا ہے اور ہر مرد و پائے میں جلدی خوشی ملتی ہے۔ (مواہب الدنیہ) حضرت سیدہ الامام تسلیٰ (رحمۃ اللہ علیہ) آپ کے علم میں یہ بات بھی ہوگی کہ سن ۲۰۰۶ کو امت مسلمہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بار پر منارہی ہے۔

ہم کوئین نرائش ہے قہاری ساری

حق اپنے یہ بزم تمہیں ہے سنا ساری

اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب تم مسجد میں

داخل ہوتے ہو تو اپنی اڑھائی پر سلام بھیجو کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میرے کاٹے

اقدس گویوں نے طاق اور نہ اپنے گھروں کو قبرستان بناؤ تم جو پورے گھر میں بھی قرآن

پڑھا کر تمہارا گھر عمارت بن جائے۔ (الحدیث شریف جلد ۸ ص ۸۳)

پیرزادہ اقبال احمد فاروقی

مدیر جہان رضا کی کتاب ”باتوں سے خوشبو آئے“

سے ناموس رسالت کے حوالے سے ایک ایمان افروز اور باطل سوز اقتباس

”ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تحفظ کا معاملہ ہو یا قادیانوں کو مکمل

چھٹی دینے کا مسئلہ۔ علمائے کرام اگر چہ توڑ پھوڑ کی راہوں پر نہیں چلتے مگر ان کی راہیں

مضبوط اور پختہ ہیں۔ یہ لوگ خاتم الانبیاء کے ولی الے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم کی عزت پر جان دینے والے ہیں۔ ناموس مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سب

کچھ نادریدے والے ہیں۔ کوئی طاقت ان کے جہادی علم کے خلاف انہوں کو روک نہیں سکتی

۔ فوجیوں کو شاید ان فقیروں سے کبھی واسطہ نہیں پڑا۔ جس سطح و ہارور پتاج کی فوجی

حکومت کو جاز ہے وہ یہاں تک شوق کے سامنے کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔

پڑا تمہیں ہے کبھی دل جلوں سے کام نہیں

جلائے رکھ نہ کندوں تو داغ نام نہیں

(باتوں سے خوشبو آئے)

علیہ السلام کے والدین لاہور

پیغام

ممتاز ماہر تعلیم شاعر اہل سنت ادیب ملت حضرت مولانا محمد منشاء تالپش
قصور ری سربراہ شعبہ قاری جامعہ نظامیہ لاہور

محترم المقام بنیاد محمد الخلیل نقشبندی رحمہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "ماہنامہ" لائبریری
بعدی نے بشارت دی کہ ہم اپنے ماہنامہ کا "تحفظ ناموس رسالت نمبر" نکال رہے
ہیں۔ یہ لہجہ مثبت اقدام ہے۔ "شاہان رسول اکرم" کا سلسلہ نیا نہیں۔ زمانہ خیر
سے ہی گستاخوں کا ٹول چلا آرہا ہے۔ لیکن ان کی سو قیادہ کاروائیوں کے باوجود اگر خدا
اور رسول میں نہ کی آئی اور نہ ہی آسکتی ہے۔ مگر ایسی باتیں اور کھرو سناڑشیں کرنے
والوں کا انجام بخیر نہ ہوا۔ عذاب الہی میں گرفتار ہوتے چلے آ رہے ہیں۔ اور عبرت
کا نشان بنتے جا رہے ہیں۔ شاہان رسول اکرم علیہ التحیہ والسلام نے اپنی باتوں
کا نذرانہ پیش کر کے ناموس رسالت کا تحفظ کیا اور دنیا و آخرت میں سرخروئی کی
سعادت سے ہم و ہمدرد ہوئے۔

ماہنامہ "لائبریری بعدی" اپنی مساعی جلیلہ کو یہ ہے کہ لا الہ الا اللہ تعالیٰ
اراکیں رسالہ کو کامیابی و کامرانی عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

محمد منشاء تالپش قصوری

جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

پیغام

ممتاز محقق جناب پروفیسر مجیب احمد

شعبہ تاریخ جامعہ پنجاب

اسلامی تہذیب و تمدن کا ازل سے ہی طاغوتی طاقتوں سے تصادم جاری ہے۔ جو انشاء اللہ عالمی غلبہ اسلام تک جاری رہے گا۔ تہذیبوں کے اس تصادم میں اسلامی تہذیب و تمدن کا یہ طرہ امتیاز رہا ہے کہ اس نے کبھی بھی طریق تکالیف کے نزدیک معزز اور محترم شخصیات کی توہین نہیں کی۔ اس کے برعکس، مخالفین اسلام نے ہمیشہ اپنی فکری اور نظریاتی شکست کو تسلیم کرنے کی بجائے اسلام اور اس کی معزز و محترم شخصیات کی توہین کرنے کی جسارت کی ہے۔ یورپ کے بعض اخبارات کے ذریعے توہین رسالت کی حالیہ کوششیں بھی اسی سلسلہ کی ایک ٹھیک مثال ہے۔ جس کی جتنی بھی مذمت کی جائے، کم ہے۔

ماہنامہ 'لائبریری بعدی' (لاہور) کی مجلس ادارت مبارک ہادی کی ستی ہے جس نے ناموس رسالت اور مقام مصطفیٰ کے تحفظ کے لئے خصوصی فیہر شائع کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ادارہ لائبریری بعدی کی اس عظیم کاوش کو قبول فرمائے اور ہم سب کو اس سے مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مجیب احمد

شعبہ تاریخ و جناب پروفیسر لاہور

پیغام

مفکر اسلام، علامہ پروفسر عبدالرؤف قریشی

چیئر مین تحریک غلبہ اسلام پاکستان

ماشاء اللہ ماہنامہ لائبریری بعدی تحریک غلبہ اسلام کے تحت کا ایک درخشندہ ستارہ ہے جس میں آقا کے کریم علیہ السلام کی ناموس کے خلاف اٹھنے والی ہر مکروہ آواز اور ہونے والی ہر ناپاک سازش کا قلع قمع کیا جاتا ہے اور خصوصاً احمی مرتبہ کے غلاموں کو ایک نیا دل اور نیا حوصلہ فراہم کیا جاتا ہے۔ لائبریری بعدی کی پوری نیم جذبہ عشق رسول سے سرشار ہے اور احمی غلبہ شکنی ہے کہ وہ اس پرچے کو کمرشل پرچوں کی طرح نہ پاکی سے آلودہ کرے پیچھے نہیں کہاری بلکہ عقرواقا کی مستی کے عالم میں غلامی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حق ادا کر دیتی ہے۔

پیغام

قاری سعید احمد کریم (ملتان)

ماہنامہ لائبریری بعدی مبارک باد کا مستحق ہے کہ حقائق و حقائق کو صحابہ کبار کی سنت پر عمل کرتے ہوئے گستاخ رسول کے نظریات کو صفحہ ہستی سے مٹانے کے لئے ماہ اپریل ۱۹۷۱ء کا خصوصی شمارہ "تخت ناموس رسالت نمبر" شائع کر رہا ہے میں اس موقع پر ادارہ لائبریری بعدی کو اپنے بھرپور تعاون کا یقین دلاتا ہوں اس نظریاتی پرچے کی اشاعت اور ترسیل کے علاوہ سالانہ خریداری کے سلسلے میں میری خدمات ہر وقت حاضر ہیں۔

السلام

سعید احمد کریم

عالم جامعہ ضیاء القرآن یو ڈاک نمبر ۱۱۱

خطیب پاکستان علامہ محمد عارف نوری کا پیغام

نظر یہ ختم نبوت کا ترجمان اور تحریک فدایان ختم نبوت کا نمائندہ جریدہ ماہنامہ لاہوری بعدی لاہور اہل سنت و جماعت کا ایک متنوع علمی جریدہ ہے۔ جو عوام اہل سنت کی فکری رہنمائی کرتا ہے اور علماء و محققین کو بھی علمی رہنمائی دیتا ہے۔ یہ رسالہ پچھلے سات سالوں سے مسائل کی زیادتی اور مسائل کی کمی کے باوجود اپنا نظریاتی سفر جاری رکھے ہوئے ہے۔ جس میں نگار و دستوں کے علاوہ محترم محمد افضل رشید نقشبندی کی انتھک کفایت کا بڑا دخل ہے۔ ماہ اپریل مئی کا شمار تحفظ ناموس رسالت نمبر کے عنوان سے مطلع صحافت پر جلوہ گر ہو رہا ہے۔ جو یقیناً ہم سب کے لئے خوشی کا باعث ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ لاہوری بعدی کی ساری انتظامیہ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اور اہل سنت کے خواص و عوام کو اس خصوصی شمارے سے بھرپور استفادہ کی توفیق بخشے۔ آمین

محمد عارف نوری سبزہ زار لاہور

جانشین مفتی اعظم پاکستان

صاحبزادہ محمد عبدالمصطفیٰ ہزاروی کا پیغام

تحفظ ناموس رسالت کے حوالے سے جو شخص ادارہ یا تنظیم کسی بھی حوالے سے کردار ادا کرے وہ یقیناً خوش بخت اور بدیہ تبریک و تحسین کا مستحق ہے۔ "ماہنامہ" "لاہوری بعدی" "لاہور نے" "تحفظ ناموس رسالت نمبر" نکال کر قابل ستائش کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ اس پر لاہوری بعدی کی پوری انتظامیہ کو جتنی مبارکباد دی جائے وہ کم ہے۔

صاحبزادہ محمد عبدالمصطفیٰ ہزاروی

عالم اعلیٰ تنظیم المدارس پاکستان

عالم اعلیٰ جامعہ نظامیہ خصوصی لاہوری گیٹ لاہور

دو گنا مجاہد

تحریر و تحقیق: صلاح الدین سعیدی

۴ فروری کے جلوس ناموس رسالت میں سرکاری غنڈوں نے اپنے مکروہ عزائم پورے کرنے کے لئے منشی سرگرمیوں کی یلغار کر کے معصوم اور نستے سنی عوام، علماء، مدرسین، اساتذہ اور دینی طلباء کے کردار کو مشکوک بنایا اور قید و بند کی جھٹی سے گزارا تو ایک بہت بڑا کام ناموس رسالت کے قیدیوں کو کھانا اور دیگر ضروریات کی فراہمی کا تھا۔ یہ اتنا بڑا کام تھا کہ کسی بڑی سے بڑی جماعت کو بھی اس کام کی ذمہ قبول کرنا دشوار تھا لیکن جمعیت علماء پاکستان کے عظیم کارکن چوہدری محمد صدیق سیکرٹری اور نوجوان اور پر جوش عالم دین علامہ سید محمد عابد گردیزی نے اپنے دیگر مخلص ساتھیوں سمیت انتہائی احساس ذمہ داری اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مہمانوں کی خدمت کے جذبہ سے یہ کام شروع کیا اور اب تک جاری رکھے ہوئے ہیں۔

دو دن رات وہ مدارس کے مہتمم حضرات، مخیرین اہل سنت، مختلف تاجروں، تنظیمات اہلسنت اور عوام اہل سنت کے ملاقاتیں کرتے ہیں۔ انہیں جیل میں موجود اسیران ناموس رسالت کے احوال سناتے ہیں۔ ضروریات کی تفصیل بتاتے ہیں ان کے ذہن بناتے ہیں پھر چندہ یا اجناس وغیرہ حاصل کر کے دیکیں پکواتے ہیں، روٹیاں پکواتے ہیں۔ ٹرک میں رکھ کر خود خادم کے طور پر ساتھ جاتے ہیں۔ جیل اہلکاروں سے ملتے ہیں قانونی تقاضے پورے کرتے ہوئے اور دیگر کٹھن مراحل سے گزرتے ہوئے اسیران ناموس رسالت تک پہنچ کر انہیں کھانا کھلاتے ہیں دودھ مشروبات اور جس پلاتے ہیں۔ پھلوں اور پھولوں کے تحائف پیش کرتے ہیں اس طرح یہ حضرات حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مہمانوں کی خدمت کر کے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رضا میں اور محبتیں سمیٹ رہے ہیں۔ ہم دونوں مجاہدوں کی عظمت کو سلام پیش کرتے ہیں۔